703

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،17-مارچ2006

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جوزیرغورلایاجائے گا)

مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹرگاڑیاں مصدرہ2006

705

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا چوبیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 17-مارچ2006

(یوم الجمع، 16-صفر المظفر1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر7 منٹ

پر زیر صدارت

جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

وَإِذۡ قَالَ إِبۡرَٰهِيمُ رَبِّ ٱجۡعَلۡ هَـٰذَا ٱلۡبَلَدَ ءَامِنٗا وَٱجۡنُبۡنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعۡبُدَ ٱلۡأَصۡنَامَ o

سُوۡرَةُ إبراهيم آيت 35

اور جب ابراہیم نے دعا کی کہ میرے پروردگار اس شہر کو (لوگوں کے لئے) امن کی جگہ بنا دے۔ اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں بچائے رکھ o

وما علینا الا البلاغ o

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص کا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! On his behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیے!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 871 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز رکن نے سید احسان اللہ وقاص کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 871 دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں تیل دار اجناس کا رقبہ، فی ایکڑ پیداوار اور دیگر تفصیل

*871 سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب میں سورج مکھی اور دیگر تیل دار اجناس کتنے رقبہ پر کاشت کی جاتیں ہیں؟ ہمارے ہاں سورج مکھی کی اوسط فی ایکڑ پیداوار کیا ہے، کیا یہ پیداوار بین الاقوامی معیار کے مطابق ہے گزشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال زیر کاشت رقبہ میں کتنا اضافہ ہوا؟

(ب) صوبائی حکومت تیل دار اجناس کی پیداوار بڑھانے کے لئے کاشتکاروں کے ساتھ کیا تعاون کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، کاشتکاروں کی رہنمائی کے لئے کیا اقدامات کئے گئے اور مزید کون سے اقدامات زیر غور ہیں؟

(ج) صوبائی حکومت نے تیل دار اجناس کی مناسب قیمت کاشتکاروں کو دینے کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے ہیں اور کیا اس سے کاشتکاروں کو قیمت کا تحفظ حاصل ہوا؟

وزیر زراعت

(الف) صوبہ پنجاب میں 02-2001 میں سورج مکھی 52,979 ایکڑ اور دیگر تیل دار 3 اجناس (سرسوں، کنولہ) 3,33,300 ایکڑ رقبہ پر کاشت کی گئیں۔ صوبہ میں سورج مکھی کی اوسط پیداوار 545 کلو گرام فی ایکڑ رہی جو کہ بین الاقوامی معیار سے کم ہے۔

گزشتہ سال کے مقابلہ میں سورج مکھی کا رقبہ 17.34 فیصد اور دیگر تیل دار اجناس کے رقبہ میں 8.4 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

03-2002 کے لئے سورج مکھی کے زیر کاشت رقبہ 3,00,000 ایکڑ مقرر کیا گیا ہے جو گزشتہ سال کے کاشتہ رقبہ سے پانچ گنا زیادہ ہے۔

(ب) صوبائی حکومت نے تیل دار اجناس کی پیداوار بڑھانے کے لئے مختلف اقدامات کئے ہیں۔ محکمہ زراعت نے صوبہ کے سترہ موزوں اضلاع میں سورج مکھی کا رقبہ بڑھانے کے لئے پاکستان آئل سیڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کے تعاون سے کاشتکاروں کو ترغیب دی ہے۔ ان اضلاع میں معیاری بیج کی دستیابی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ چھ منتخب اضلاع ساہیوال، پاکپتن، خانیوال، ملتان، وہاڑی اور لودھراں میں سورج مکھی کا رقبہ اور پیداوار بڑھانے کے لئے ایک پراجیکٹ شروع کیا گیا ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت درج بالا اضلاع کی ہر یونین کونسل میں دو نمائشی پلاٹ لگائے جا رہے ہیں جن کے لئے محکمہ نے بیج مفت فراہم کیا ہے نیز سورج مکھی کی گہائی کے لئے محکمہ پچاس روپے یومیہ کرائے پر تھریشر بھی کاشتکاروں کو مہیا کرے گا۔

مزید برآں کاشتکاروں کی رہنمائی کے لئے تربیتی کورسز، فارمر ٹریننگ، فیلڈ ڈیز کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں کاشتکاروں کو بذریعہ پمفلٹ اور فلپ چارج سورج مکھی کی بہتر پیداوار کے حصول کے لئے جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے متعلق بتایا جا رہا ہے۔

(ج) صوبائی حکومت نے آئل ملز مالکان کو ترغیب دی ہے کہ وہ سورج مکھی اور دیگر تیل دار اجناس کی پیداوار کی مناسب قیمت کا فصل کی بجائی سے پہلے اعلان کریں تاکہ کاشتکاران زیادہ رقبے پر ان کی کاشت کریں۔ سورج مکھی کی موجودہ بہاریہ فصل کے لئے آئل ملز مالکان نے پیداوار بحساب -/630 روپے فی من خرید کرنے کا اعلان کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ پنجاب میں سورج مکھی اور دیگر تیل دار اجناس کتنے رقبہ پر کاشت کی جاتی ہیں اور ہمارے ہاں سورج مکھی کی اوسط فی ایکڑ پیداوار کیا ہے، کیا یہ پیداوار بین الاقوامی معیار کے مطابق ہے؟ تو انہوں نے جو بین الاقوامی معیار سے متعلق جواب دیا ہے وہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں 02-2001 میں سورج مکھی 52,979 ایکڑ اور دیگر تیلدار اجناس (سرسوں، کنولہ) 3,33,300 ایکڑ رقبہ پر کاشت کی گئیں۔ صوبہ میں سورج مکھی کی اوسط پیداوار 545 کلو گرام فی ایکڑ رہی جو کہ بین الاقوامی معیار سے کم ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت پیداوار کو بین الاقوامی معیار کے مطابق لانے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: جناب سپیکر! میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیے!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: جناب سپیکر! میں آپ سے وضاحت چاہتا ہوں کہ ایک sitting میں کیا ایک ممبر دو سے زیادہ سوال دے سکتا ہے یا نہیں؟ اس میں مجھے آپ کی رولنگ چاہئے کیونکہ جو اس وقت question hour شروع ہو چکا ہے اس میں ہمارے فاضل ممبران کے دو سے زیادہ بھی سوال آئے ہوئے ہیں۔ اس میں مجھے آپ کی رولنگ چاہئے۔ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! شاہ صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ دو سوال ہو سکتے ہیں لیکن جس چیز کی وہ نشاندہی کر رہے ہیں اس میں بڑا واضح ہے کہ دو ممبر نے سوال دیئے ہیں اصغر علی قیصر اور سمیع اللہ خان۔ سمیع اللہ خان کے دو independent questions ہیں اور دو سوال اکٹھے ہیں۔ ہم سمیع اللہ خان صاحب کا نام write off کر سکتے ہیں مگر اصغر علی قیصر صاحب، he may put those questions

جناب ارشد محمود بگو: وہ دو سوالوں کے بعد تیسرا سوال نہیں کر سکتے۔

رانا آفتاب احمد خان: مگر اصغر علی قیصر صاحب کا بھی نام ساتھ ہے اس لئے question take up ہو سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ ان کا مقصد کچھ اور ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ ایک ممبر کے جو بار بار سوالات آ رہے ہیں ان کا کہنے کا یہ مقصد ہے۔ ویسے بھی دو سوال کے بعد allow نہیں کیا جاتا رولز بھی یہی ہیں اور ہم کرتے بھی یہی ہیں۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ شاید شاہ صاحب سمجھا نہیں سکے ویسے تو کوئی بھی سوال کرے اس کا جواب دینا چاہئے لیکن یہ معزز ممبر نے دو سوال کئے ہیں he is allowed اور اس کے بعد انہوں نے دو سوال کسی اور کے ساتھ مل کر کئے ہیں جب یہ کتابچہ چھپا اس میں ایک معزز ممبر کا نام delete کر دیا گیا تو شاید وہ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جب متعلقہ وزیر سے دونوں نام approve ہو گئے ہیں تو پھر اس کے بعد یہاں پر کیا ایک نام delete کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہاں پر آ کر کیا گیا ہے جب ڈیپارٹمنٹ کے پاس گیا وہاں دونوں نام تھے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس میں issue یہ ہے کہ ایک ممبر کے دو سوال آ سکتے ہیں اگر اس کے چار سوال ہیں یا چار سو سوال ہیں وہ دوسری sitting میں آ سکتے ہیں مگر جیسے انہوں نے یہاں کہا ہے کہ سمیع اللہ صاحب کا نام delete ہوا ہے مگر اصغر علی قیصر کا نام تھا تو ان کے سوال تو آ سکتے ہیں۔ اگر دونوں کے نام آ بھی جائیں تو وہ سمیع اللہ خان صاحب take up نہیں کریں گے بلکہ اصغر علی قیصر کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ بھی take up کر سکتے ہیں اور میں بھی decision دے سکتا ہوں کہ کون کر سکتا لیکن میں دو سے زیادہ ویسے بھی اجازت نہیں دیتا۔ جی، وزیر موصوف! یہ سوال سورج مکھی کے بارے میں تھا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اپنا ضمنی سوال دہرا دیتا ہوں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں سورج مکھی کو بین الاقوامی معیار کے مطابق کہا گیا ہے۔

وزیر خوراک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! بگو صاحب جو "سورج مکھی" کہہ رہے ہیں اصل لفظ "سورج مکھی" ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ سورج مکھی ہے، مکھی نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جی ہاں، سورج مکھی Sorry sir۔

جناب قائم مقام سپیکر: تلفظ میں ذرا غلطی ہو گئی۔ پہلے میرے تلفظ میں بھی غلطی تھی۔

جناب ارشد محمود بگو: بہت شکریہ، چودھری صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب نے بالکل صحیح point out کیا ہے۔ I am grateful

جناب ارشد محمود بگو: جی ہاں، یہ زمیندار ہیں، ہم تو زمیندار نہیں ہیں۔ اس میں میرا سوال یہ ہے کہ حکومت سورج مکھی کی پیداوار کو بین الاقوامی معیار کے مطابق کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر زراعت: جناب سپیکر! ویسے تو یہ سورج مکھی اکیلا نہیں بلکہ زراعت میں ہر فصل کو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہ بین الاقوامی معیار پر آ جائے کیونکہ بنیادی طور پر ہمارا ملک زرعی ملک ہے اور ہم committed ہیں کہ ہم اس کو enhance کریں۔ میرے بھائی نے جو سوال کیا ہے تو میں نے جواب میں بتایا ہے کہ ہم نے اس سال سورج مکھی 52979 ایکڑ پر کاشت کیا اور سرسوں 3 لاکھ 33 ہزار پر کاشت کیا اور اس کی فی ایکڑ پیداوار 14.63 آئی ہے اور یہ قطعی طور پر بین الاقوامی معیار کے مطابق نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ سورج مکھی کا بیج ہم امپورٹ کرتے ہیں اور یہ بیج ہم امپورٹ کر کے لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ ایسی فصل ہے جس کو ہم نے کوشش کی ہے کہ لوگوں تک introduce کریں لوگوں کو اس طرف راغب کریں اس کے لئے میں اپنے بھائی کی اطلاع کے لئے گزارش کروں گا کہ ہم نے چھ اضلاع میں اس کا پراجیکٹ چلایا ہے اس میں ساہیوال، پاکپتن، خانیوال، ملتان، وہاڑی اور لودھراں شامل ہیں۔ یہ چھ ڈسٹرکٹ ہیں جہاں پر ہم نے اس کو متعارف کرایا ہے۔ پھر ہم نے یہ کیا کہ زمین کی تیاری کے علاوہ اور دوسرے مراحل کے علاوہ ہر یونین کونسل میں دو دو نمائشی پلاٹ خود اپنے خرچے پر کاشت کر کے لوگوں کو متعارف کرایا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! لودھی صاحب تفصیل میں چلے گئے ہیں میں نے تو تفصیل پوچھی ہی نہیں تھی میں نے تو بڑا مختصر سوال کیا تھا یہ بڑی لمبی لسٹ ہے ابھی لودھی صاحب نے اس کا بڑا لمبا جواب دینا ہے۔ میرا مختصر سوال جناب وزیر موصوف سے یہ تھا کہ اس سورج مکھی کی پیداوار کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بنانے کے لئے حکومت کیا کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر! ہم ایک تو بیج امپورٹ کر رہے ہیں، دوسرا ملز مالکان کو راغب کر رہے ہیں کہ اس کی قیمت تعین کی جائے تاکہ لوگوں کو attraction ہو۔ تیسرا چھ اضلاع میں ہم نے اس کو introduce کرایا ہے۔ گورنمنٹ نے خود اپنی گرہ سے اگا کر وہاں سیمینار کر کے لوگوں کو یہ بتایا ہے کہ یہ فصل آپ کو اگانی چاہئے۔ یہ منافع بخش فصل ہے۔ ہر چھ اضلاع میں ہر پلاٹ پر ہم نے سیمینار کئے ہیں اور لوگوں کو introduce کرایا ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ فصل کو عام زمینداروں تک لے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا اس سے average میں کوئی ترقی ہوئی ہے؟

وزیر زراعت: ہمارے پاس average تو 14.63 آئی ہے لیکن جب کھیت کی تیاری کریں گے، levelling کریں گے، اس کو پانی صحیح دیں گے، اس کو متناسب کھادیں دیں گے، pesticides کو استعمال کریں گے، لوگوں کو ٹریننگ دیں گے تو اس کے بعد یہ فصل عام ہو گی تو پھر انشاء اللہ اس کو standard پر لے آئیں گے۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب ارشد لودھی صاحب نے بڑی وضاحت سے جواب دیا ہے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ہماری فی ایکڑ پیداوار بین الاقوامی معیار سے کافی کم ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا اور یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس وقت سورج مکھی کی جو سب سے زیادہ قسم کاشت کی جا رہی ہے وہ Hi-Sun 33 ہے۔ اس کے مقابلے میں دنیا میں بہت سی ایسی اقسام ہیں جو اس سے بہت زیادہ پیداوار دیتی ہیں۔ اب آسٹریلیا کی مثال لے لیں کہ وہاں پر ایسی اقسام کاشت کی جا رہی ہیں کہ جن میں Hi-Sun 33 کا نام ہی نہیں ہے۔ اس سے زیادہ ایڈوانس آ گئی ہیں۔ وزیر موصوف خود ہی فرما رہے ہیں کہ ہم یہ بیج امپورٹ کر کے کاشتکاروں میں تقسیم کرتے ہیں تو کیا پیداوار کم ہونے کی ایک وجہ یہ بھی نہیں ہے کہ یہ جو قسم درآمد کی جا رہی ہے۔ یہ اس معیار کی نہیں ہے جو زیادہ پیداوار دے جبکہ دنیا میں ایسی اقسام بھی ہیں جو بہت زیادہ پیداوار دیتی ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ان کے علم میں ہے کہ دنیا میں اور بہت سی زیادہ پیداوار دینے والی اقسام ہیں اگر ہیں تو ان کو امپورٹ کرنے کے سلسلہ میں کیا حکومتی اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مقامی طور پر اس بیج کو جو کہ زیادہ

پیداوار دے،اس کو تیار کرنے کے سلسلہ میں کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

وزیر زراعت: جناب سپیکر! اس میں وہی بات ہے کہ پرائیویٹ کمپنیاں بیج کو امپورٹ کر رہی ہیں۔ ہمارا ایک سنٹرل لیول پر پاکستان آئل سیڈ ڈویلپمنٹ بورڈ ہے جو اس کو regulate کرتا ہے اور جوں جوں ملک میں demand ہوتی ہے تو وہاں وہ اچھے سے اچھا بیج منگوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم تو سورج مکھی کو introduce ہی اب کر رہے ہیں۔ اس کے لئے ہم نے چھ اضلاع کو چنا ہے۔ اس کے بعد لوگوں کو extension کے ذریعے اس طرف راغب کریں گے کہ یہ ضروری امر ہے کہ آپ اس کو بھی کاشت کریں۔ دنیا میں اچھے اچھے بیج تو بے شمار ہوں گے۔ اس میں پرائیویٹ کمپنیاں dealing کر رہی ہیں۔ ہم نے اس فصل کو introduce کیا ہے کہ جوں جوں لوگوں میں اس کا رواج آئے گا، پرائیویٹ کمپنیاں اس کا بیج امپورٹ کریں گی اور جہاں تک زمین کی تیاری کا تعلق ہے۔ آپ کو علم ہے کہ ہم نئی ٹیکنالوجی امپورٹ کر رہے ہیں، LASER levelling کے ذریعے کاشت ٹھیک کر رہے ہیں، پانی کو ٹھیک کر رہے ہیں، متوازن کھادیں دے رہے ہیں تو اس میں گورنمنٹ کے تمام steps اسی لئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کا مقصد یہ ہے کہ جو مختلف varities ہیں جیسا کہ آپ نے مختلف اضلاع مقرر کئے ہیں ایسی جو high yield دینی والی قسمیں ہیں اگر وہ بھی مختلف اضلاع میں try کی جائیں تو جو سب سے زیادہ پیداوار دے اس کو اپنایا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو سوال کیا گیا ہے اس کی تاریخ وصولی 25-03-2003 ہے اس وقت جو جواب آیا تھا اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ سورج مکھی کی موجودہ بہاریہ فصل کے لئے آئلز مل مالکان نے پیداوار بحساب -/630 روپے فی من خریدنے کا اعلان کیا ہے۔ اب دو سال گزر گئے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2006 کی فصل کے لئے فی من ریٹ کیا مقرر کروایا گیا ہے؟

وزیر زراعت: ہم نے مل مالکان کو میٹنگ میں بلا کر راغب کیا ہے کہ آپ -/630 روپے فی من اس کی قیمت لگائیں تاکہ لوگوں کو یہ پتا چلے کہ یہ فصل بھی منافع بخش ہے لیکن fluctuation تو چلتی رہتی ہے، کبھی اوپر اور کبھی نیچے۔ اس میں کوئی definite بات نہیں ہے۔ ہم تو اس کو introduce ہی اب کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں نے specific سوال کیا ہے کہ اس سال کے لئے کیا ریٹ مقرر کروایا گیا ہے کیونکہ یہ تین سال پرانا سوال ہے۔ اگر ریٹ اس سے کم ہو گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ گورنمنٹ اس کے ریٹ کو آگے بڑھانے میں ناکام ہے۔ مجھے یہ جواب دیں کہ specific کیا ریٹ ہے۔ اگر یہ اس سال کا نہیں بتا سکتے تو 2005 کا ریٹ بتادیں کہ 2005 میں کیا ریٹ دیا گیا تھا؟

وزیر زراعت: یہ تو private affair ہے، demand کی ratio ہے۔ ہم نے کم از کم -/630 روپے کیا ہے۔ آگے جتنا مرضی بڑھ جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تو کم از کم ہے، آگے جتنی بڑھ جائے؟

چودھری اعجاز احمد سماں: وزیر موصوف یہ بیان فرما دیں کہ سورج مکھی کی اوسط پیداوار کا بین الاقوامی معیار کیا ہے۔

وزیر زراعت: کیا یہ مجھ سے متعلقہ سوال ہے؟

چودھری اعجاز احمد سماں: مجھے تو information چاہئے اور ہاؤس کو یہ پتا ہونا چاہئے کہ سورج مکھی کی پیداوار کا بین الاقوامی معیار کیا ہے؟ جس طرح آپ نے یہاں بیان فرمایا ہے کہ یہاں 545 کلو گرام ہے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ چیئرپرسن مصباح کوکب ایم پی اے
کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ چیئرپرسن: اب اگلا سوال 1252 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔ (قطع کلامیاں) پچھلا سوال مکمل ہو چکا ہے۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: میں نے یہ گزارش کی تھی کہ وزیر موصوف کو یہ بتادیں، مجھے بھی اس چیز کا پتا نہیں ہے کہ بین الاقوامی سورج مکھی کی اوسط پیداوار کا فی ایکٹر یا فی ہیکٹر کیا معیار ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہماری پیداوار کم ہے اور یہ ذرا بین الاقوامی معیار بتادیں؟

محترمہ چیئرپرسن: میرا خیال ہے کہ اس کا جواب آ چکا ہے۔ ہم نے دوسرا سوال شروع کر دیا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: مجھے اس چیز کا پتا نہیں چلا۔

محترمہ چیئرپرسن: کیا اس کا جواب آ چکا ہے؟

رانا ثناء اللہ خان: انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ سورج مکھی کی اوسط پیداوار 545 کلو گرام فی ایکڑ رہی جو کہ بین الاقوامی معیار سے کم ہے۔وزیر زراعت جو کہ سورج مکھی کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے اور improve کرنے کے لئے جو اقدامات کر رہے ہیں تو انہیں کم از کم یہ معلوم ہونا چاہئے کہ بین الاقوامی معیار سے ہم کتنا پیچھے ہیں۔ اگر ہماری اوسط پیداوار 545 کلو گرام فی ایکڑ ہے تو بین الاقوامی معیار کیا ہے۔ ہم کس کو meet کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جدوجہد کر رہے ہیں اور یہ ساری improvement کر رہے ہیں۔ان کو معیار کا پتا ہونا چاہئے۔یہ فرمائیں کہ بین الاقوامی معیار کیا ہے اور ان کا معیار اس بین الاقوامی معیار سے کتنا کم ہے؟

محترمہ چیئرپرسن: لودھی صاحب! آپ اس سلسلے میں بتائیں کہ کیا ہم meet کر رہے ہیں؟

وزیر زراعت: میں نے یہ گزارش کی ہے کہ ملک کی پیداوار کا تو میں بتا سکتا ہوں لیکن بین الاقوامی طور پر میں تمام ملکوں کی fluctuations کیسے بتا سکتا ہوں؟ لازمی طور پر زیادہ ہو گی۔ ہم جب اس standard پر آئیں گے تو ان کو ضرور بتا دیں گے۔ بصورت دیگر یہ fresh question کر لیں پھر ہم ارد گرد کے ملکوں سے پوچھ کر ان کو بتا دیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: میڈم! مجھے افسوس ہے کہ ہمارے وزیر زراعت کو یہ بھی نہیں معلوم کہ بین الاقوامی معیار ایک ہی ہوتا ہے وہ مختلف ملکوں کا معیار نہیں ہوتا۔بین الاقوامی معیار ایک پیمانہ ہوتا ہے جو کہ set ہو گا کہ یہ بین الاقوامی معیار ہے اور جس کو یہ achieve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔جب ان کو اس معیار کا ہی نہیں پتا، ان کو اپنی منزل کا ہی نہیں پتا کہ ان کی پیداوار 545 فی ایکڑ ہے اور اس کو یہ 600 یا 700 پر لانا چاہتے ہیں۔جب ان کو اپنے اس ہدف کا ہی نہیں پتا تو پھر یہ کیا improvement کریں گے؟ بین الاقوامی معیار ایک ہی ہو گا وہ مختلف ملکوں کا معیار نہیں ہو گا۔ آپ وزیر زراعت کی performance کا اندازہ لگائیں کہ وہ ایک ہدف کو achieve کرنے کے لئے کوشش تو کر رہے ہیں لیکن انہیں ہدف کے متعلق معلوم نہیں ہے کہ بین الاقوامی معیار کیا ہے؟

محترمہ چیئرپرسن: رانا صاحب! آپ پنجاب کے حوالے سے ان سے پوچھیں۔

رانا ثناء اللہ خان: محترمہ! اگر ایسا ہے کہ ہمیں بین الاقوامی معیار سے کوئی غرض نہیں ہے تو پھر جب انہوں نے یہاں پر تحریر فرمایا کہ سورج مکھی کی اوسط پیداوار 545 کلو گرام فی ایکڑ رہی جو کہ

بین الاقوامی معیار سے کم ہے تو کس معیار سے کم ہے، وہ معیار بتائیں تو سہی؟

محترمہ چیئر پرسن: اگر آپ بین الاقوامی معیار کے حوالے سے پوچھنا چاہتے ہیں تو آپ fresh question دے دیں تاکہ وہ معلومات لے کر آپ کو بتا سکیں۔

رانا ثناء اللہ خان: اگر ایسا ہے تو پھر وزیر موصوف کہہ دیں کہ مجھے بین الاقوامی معیار کا پتا نہیں ہے۔ وہ اس بات کو admit کریں۔

میاں ماجد نواز: میڈم! میں آپ کی وساطت سے رانا صاحب سے کہوں گا کہ جو عالمی معیار آپ پوچھنا چاہتے ہیں۔ ہر وقت ہر فیلڈ میں ریسرچ ورک جاری ہے۔ اس ریسرچ ورک کی وجہ سے ہر دفعہ معیار تبدیل ہو جاتا ہے۔ ہمارے hybrid seeds آرہے ہیں۔ ہر ملک کا اپنا اپنا زراعت کے حوالے سے ہدف ہے جسے وہ achieve کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر زمین کی اپنی اپنی production abilities ہیں۔ الحمد للہ ہمارا معیار تو بہت اچھا جا رہا ہے اور ہمارے ریسرچ سنٹرز کام کر رہے ہیں۔ ہم تو hybrid seeds کی طرف جا رہے ہیں۔ عالمی معیار کے بارے میں تو آپ کوئی حتمی بات کر ہی نہیں سکتے کیونکہ یہ تو ہر دفعہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اگر آپ latest ہدف پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپ fresh question کریں انشاء اللہ ہمارے وزیر آپ کو منہ توڑ جواب دیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کیا سوالات کا منہ توڑ جواب دیا جا سکتا ہے؟ چیئر پرسن صاحبہ! آپ اس بات پر اپنی ruling دیں کہ ہاؤس میں سوالات کا منہ توڑ جواب دیا جا سکتا ہے؟

محترمہ چیئر پرسن: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ مجھے صرف یہ بتائیے گا کہ ضمنی سوال کتنے لوگ کر رہے ہیں؟ مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہو رہا کہ ایک سوال پر کتنے لوگ ضمنی سوالات کرنا چاہتے ہیں۔ ایک ہی سوال پر بار بار ضمنی سوالات پوچھے جا رہے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: میڈم! رولز یہ ہیں کہ ہر فاضل ممبر ضمنی سوال کر سکتا ہے۔ ہاں ایک ممبر دو سے زیادہ ضمنی سوال نہیں کر سکتا۔ باقی اگر 371 ممبران کسی سوال پر ضمنی سوال کرنا چاہتے ہوں تو آپ ان پر پابندی نہیں لگا سکتے۔ یہ سوال کرنے چاہئیں، آپ اس کو thrash out ہونے دیں۔ لودھی صاحب ماشاء اللہ بڑے سینئر اور سمجھدار وزیر ہیں۔ وہ جہاں دیدہ ہیں اور اپنے شعبے کو

بھی جانتے ہیں۔ آپ نہ گھبرائیں انشاءاللہ وہ جواب دیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص: محترمہ! ضمنی سوال۔

محترمہ چیئر پرسن: جی، فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص: میڈم! میری گزارش یہ ہے کہ پٹرول اور ڈیزل کی import کے بعد ہم جو سب سے بڑی import کرتے ہیں وہ edible oil کی ہے۔ ہمارے لئے یہ کتنی شرمناک بات ہے کہ ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے اور اس کے باوجود ہم edible oil import کرتے ہیں۔ ہمارے اس ہاؤس کے اندر بھی زیادہ تعداد میرے کاشتکار بھائیوں کی ہے لیکن چونکہ حکومت نے کبھی بھی کاشتکاروں کی صحیح مدد نہیں کی، صحیح protection نہیں کی جس کی وجہ سے پاکستان کے اندر تیل دار اجناس کی کاشت بہت کم ہے۔ یہاں جز (الف) کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ 2002-03 کے لئے سورج مکھی کا زیر کاشت رقبہ 3,00,000 مقرر کیا گیا ہے جو گزشتہ سال کے کاشتہ رقبہ سے پانچ گناہ زیادہ ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2002-03 میں 3,00,000 مقرر کیا گیا تھا اس وقت 2006 میں سورج مکھی کے لئے زیر کاشت رقبہ کتنا ہے اور اس سال کتنی فصل ہونے کی توقع ہے؟

محترمہ چیئر پرسن: میرے خیال میں یہ fresh question ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: کیسے، کس لحاظ سے؟ یہ تو وزیر صاحب کو اپنے جواب میں خود ہی بتانا چاہئے تھا۔ سپیکر صاحب کی طرف سے already یہ رولنگ دی جا چکی ہے کہ جب ہاؤس میں کسی سوال کا جواب دیا جائے تو اس سے متعلقہ latest information's فراہم کی جائیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے وزیر زراعت کے پاس ساری معلومات ہوں گی اور وہ جواب دیں گے۔

محترمہ چیئر پرسن: جی، لودھی صاحب!

وزیر زراعت: میڈم! جس سال یہ سوال پوچھا گیا اس سال کے حوالے سے جواب دے دیا گیا ہے اب latest information یہ ہے کہ اب اس کی کاشت 2,68,000 ایکڑ پر ہو رہی ہے۔ پہلے 52979 ایکڑ کاشت ہوئی تھی۔ 2004-05 میں اس کی کاشت 2,68,000 ایکڑ پر ہوئی۔ میرے دوست اگر مزید تفصیل چاہتے ہیں تو وہ fresh question کر لیں۔

سید احسان اللہ وقاص: وزیر زراعت مجھے یہ بتادیں کہ پنجاب کے اندر تیل دار اجناس کو بڑھانے کے لئے زمینداروں کو کیا کیا incentives دیئے گئے ہیں اور کیا کیا کوششیں کی جا رہی ہیں؟ اس وقت ہماری تیل دار اجناس دوسرے نمبر پر سب سے بڑی import ہے۔ اس کو کم کرنے کے لئے پنجاب میں کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

محترمہ چیئر پرسن: جی، لودھی صاحب!

وزیر زراعت: جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہم نے اس پراجیکٹ میں چھ اضلاع کو لیا ہے۔ وہاں نمائشی پلانٹ لگانے کے بعد حکومت تمام اخراجات وہاں پر برداشت کر رہی ہے بلکہ اس کو thrash out کرنے کے لئے حکومت اپنے اخراجات سے مشینری بھی مہیا کر رہی ہے تاکہ لوگوں کو اس جانب مائل کیا جائے کہ وہ اس فصل کو زیادہ سے زیادہ کاشت کریں۔ نئی ٹیکنالوجی لانے کے بعد ہم زمینداروں کو راغب کر رہے ہیں کہ وہ اس فصل کو زیادہ سے زیادہ کاشت کریں۔ میں نے steps بتا دیئے ہیں، بے شمار steps ہیں۔ انشاء اللہ آہستہ آہستہ اس کو اسی stage پر لے جائیں گے جس stage پر ہماری گندم اور کپاس کی فصل ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: ضمنی سوال۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ 06-2005 میں سورج مکھی کی پیداوار پہلے سے کم ہوئی ہے یا بڑھی ہے؟ اب اس کا season گزر چکا ہے، اب sowing ہو چکی ہے۔ انہیں علم ہو گا کہ کتنی sowing ہوئی ہے۔ میں 06-2005 کے حوالے سے پوچھ رہا ہوں کہ کیا پچھلے سالوں کی نسبت ان میں sowing کم ہوئی ہے یا زیادہ؟ اس کا perfect جواب دیں اور سوچ سمجھ کر جواب دیں۔ اگر جواب غلط ہوا تو میں تحریک استحقاق پیش کروں گا۔ شکریہ

محترمہ چیئر پرسن: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت: انہیں وارننگ دینے کی عادت ہے۔ میں نے انھیں 05-2004 کے figures دیئے ہیں اگر انہوں نے 06-2005 کے figures پوچھنے ہیں تو پھر نیا سوال دے دیں۔

چودھری اصغر علی گجر: پورے پاکستان کے اندر محکمہ زراعت سب سے اہم محکمہ ہے۔ یہ حکومت، یہ ملک اور یہ قوم زراعت کے سر پر چل رہی ہے لیکن اسمبلی کے اندر زراعت کا منسٹر کپکپا کر اس کے جواب دے رہا ہے۔ ان کو کہا جائے کہ ہمارے سوالوں کے صحیح صحیح جواب آنے چاہئیں۔ میں

نے تو صرف پیداوار کا پوچھا ہے کہ بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے۔ اس میں کونسی ایسی نئی بات ہے کہ 2005-06 میں اس کی پیداوار بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے کہ اس کی پیداوار کو بڑھایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ اس کے لئے فارمنگ کر رہی ہے، پیسے خرچ کر رہی ہے، thrashing کے انتظام کر رہی ہے، ظاہر ہے اس سے پیداوار بڑھی ہو گی تو وزیر موصوف اٹھ کر کہہ سکتے ہیں کہ ہماری ان کوششوں سے 2005-06 میں پیداوار بڑھی ہے۔ وہ اٹھ کر یہ بات کہہ دیں اور میں اپنا حق محفوظ رکھتا ہوں اللہ اللہ خیر صلا۔

محترمہ چیئر پرسن: چودھری صاحب! ماشاء اللہ آپ بہت سینئر ممبر ہیں اور لودھی صاحب بھی بہت سینئر ہیں۔ آپ کو ان کے بارے میں یہ بات نہیں کرنی چاہئے کہ جواب دیتے ہوئے ان پر کپکپاہٹ طاری ہو رہی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جی، میں یہ نہیں کہتا بلکہ میں کہتا ہوں کہ بڑی جرأت مندی سے ہر بات کا جواب نہیں دے رہے۔

محترمہ چیئر پرسن: وہ جرأت مندی سے جواب دے رہے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: اچھا دے رہے ہیں؟ چلو ٹھیک ہے۔

جناب صبغت اللہ چودھری: تابڑتوڑ سوالات کا منہ توڑ ہی جواب دیا جائے گا۔

محترمہ چیئر پرسن: اس سوال پر آدھے گھنٹے سے بھی زیادہ وقت گزر چکا ہے۔ اس پر کافی ضمنی سوالات بھی آ چکے ہیں اور ضمنی سوالات کے جوابات بھی بڑی تفصیل سے آ چکے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب! سوال نمبر 1252 شروع کریں۔

سید احسان اللہ وقاص: محترمہ! کل بھی یہی ہوا تھا کہ ہم سوال کچھ کرتے تھے اور جواب کچھ آتا تھا۔ اگر ہمارے سوالوں کا یہی حشر ہونا ہے تو پھر ہم ضمنی سوال نہ پوچھا کریں تاکہ آدھے گھنٹے کی بجائے پانچ منٹ میں ہی یہ بتیس کے بتیس سوال ختم ہو جایا کریں۔۔۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئر پرسن: اب میں دوسرا سوال شروع کر چکی ہوں۔ اس لئے آپ اس پر بات کر لینا۔

رانا آفتاب احمد خان: میں legal point پر بات کرنا چاہتا ہوں:

You are supposed to listen to me. Under the rules, the Chair has just to say the name of the member, and you are not supposed to announce number of questions. This is the job of the Hon'ble Member that he announces the number of a question. You just have to speak Syed Ihsanullah Waqas. Then he has to say that Q. No.1252 but you are not supposed to give the number of the questions. I just wanted to correct you because you are sitting here.

محترمہ چیئر پرسن: ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 1252 محترمہ چیئر پرسن یہ 2003 کا سوال ہے اور اسی زمانے کا ہی جواب ہے۔ بہر حال جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

محترمہ چیئر پرسن: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آم کی بیماریوں، تحقیقاتی کام اور مراکز کی تفصیل

*1252 سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں آم کے باغات میں "کیوئیک ڈیکلائن" کی بیماری وسیع پیمانے پر پھیل چکی ہے، جس سے آم کے باغات شدید خطرہ سے دوچار ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے "آم" پیدا کرنے والے جنوبی پنجاب کے علاقوں میں کسی ایک جگہ بھی آم کے بارے میں خصوصی تحقیقاتی مرکز قائم کیا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں اور کیا ایسا تحقیقی ادارہ آئندہ قائم کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) حکومت پنجاب نے آم پیدا کرنے والے زمینداروں Mango Growers کو کیا سہولتیں فراہم کی ہیں؟ آم کی بہتر مارکیٹنگ اور اس کے لئے سائیڈ انڈسٹریز قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کے لئے بھی اگر کوئی اقدامات کئے گئے ہیں، تو ان کے بارے میں بھی مطلع فرمائیں۔

وزیر زراعت:

(الف) آم کے باغات پر Quick Decline بیماری کے حملہ کی شکایات چند علاقوں سے موصول ہوئی تھیں۔ جس کے بعد شعبہ Mango Research Station, Shuja Abad and Plant Protection Research Department, Ayub Research Institute Faisalabad نے آم کی کاشت کے علاقوں میں سروے کیا جس سے پتا چلا کہ آم کی کاشت کے علاقوں میں 2 فیصد تک اس بیماری کا حملہ ہوا۔ اس کے بعد ان پر کئے گئے تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں اس بیماری پر قابو پانے کے لئے ابتدائی سفارشات مرتب کی گئیں جن کو Horticulture Foundation of Pakistan سے چھپوایا گیا اور ریڈیو، ٹی وی پر بھی نشر کیا گیا۔ مزید برآں یہ سفارشات ہر ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) کے ذریعے آم کے باغبانوں تک پہنچائی گئیں لیکن یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ان سفارشات کو مکمل طور پر باغبانوں نے نہیں اپنایا اگر ان سفارشات پر عمل کیا جائے تو متذکرہ بیماری کے پھیلنے پر کسی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں اس بیماری پر مزید ریسرچ پیپرز چھپنے کے مراحل میں ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب نے آم پر تحقیق کے لئے شجاع آباد میں 1976 میں Mango Research station قائم کیا۔ یہ ادارہ تب سے آم کے مختلف مسائل کے بارے میں مصروف تحقیق ہے۔ اس ادارہ کو مزید فعال بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے حال ہی میں ایک Disease Diagonastic Laboratory قائم کی ہے جو ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ یہ لیبارٹری انشاء اللہ آم کی بیماریوں کی روک تھام میں کلیدی کردار ادا کرے گی۔

(ج) حکومت پنجاب محکمہ زراعت نے صوبہ بھر میں آم کے باغوں کی پیداواری صلاحیت میں کمی اور ان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو محسوس کرتے ہوئے 1997-2000 کے دوران ایک پراجیکٹ بنام Rehabilitation of Mango Citrus Fruit Orchards کے تحت آموں کے باغات کی بحالی کے لئے کام کیا۔ اس مقصد کے لئے آم پیدا کرنے والے علاقوں بشمول رحیم یار خان، بہاولپور، ملتان، خانیوال، ساہیوال، وہاڑی، مظفر گڑھ اور ڈی جی خان میں پانچ پانچ ایکڑ رقبہ کے باغات کے ایسے 160

قطعات منتخب کئے گئے جو بہت خستہ حالت میں تھے۔ان نمائشی باغات پر محکمہ زراعت (توسیع) کے عملہ نے رقبہ کاشتکاروں کے ساتھ مل کر کام کیا ہے۔اس پراجیکٹ کے تحت پیداواری ٹیکنالوجی فراہم کرنے کے لئے ضروری مشینری اور دوسرا سامان بھی مہیا کیا گیا۔پودوں کی بہتر طریقے سے کانٹ چھانٹ، دیکھ بھال اور متواتر نگہداشت سے دو سال کے اندر اندر پودوں کی حالت پہلے سے بہت بہتر ہو گئی اور متعلقہ نمائشی پلاٹ کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔آم کی پیداوار میں اضافے کے لئے استعمال کی گئی، پیداواری ٹیکنالوجی سے باقی کاشتکاروں / باغبانوں کو آگاہ کرنے کے لئے Farmer Day منعقد کئے گئے۔اس طرح ان نمائشی بلاکوں کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہونے سے ان باغات کے قریبی دوسرے مالکان نے بھی اس ٹیکنالوجی کو اختیار کیا اور خاطر خواہ فوائد حاصل کئے۔

اس پراجیکٹ کی کامیابی کے بعد جنوری 2002 میں اس پراجیکٹ کا دوسرا فیز (Second Phase 2002-04) شروع کیا گیا۔اس تین سالہ منصوبہ میں آم کے دو سو باغوں کو منتخب کیا گیا۔ہر باغ کا رقبہ پانچ ایکڑ تک رکھا گیا۔اس مقصد کے لئے آم کے اضلاع ملتان، لودھراں، خانیوال، ساہیوال، بہاولپور، بہاول نگر، رحیم یار خان، فیصل آباد، وہاڑی، مظفر گڑھ، جھنگ اور راجن پور کے لئے تیس ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں اور پراجیکٹ کے تحت ان باغات پر منظور شدہ پیداواری ٹیکنالوجی استعمال کی جا رہی ہے۔ اس ٹیکنالوجی کو دوسرے کاشتکاروں تک متعارف کروانے کے لئے Farmer Day منعقد کئے جا رہے ہیں۔اس طرح رحیم یار خان، بہاولپور، ملتان، خانیوال، ساہیوال اور وہاڑی میں آموں کی آٹھ نرسریاں بھی قائم کی گئی ہیں ہر نرسری سال میں اچھی نسل کے آموں کے پانچ ہزار پودے تیار کرے گی۔یہ پیداوار پراجیکٹ کے تیسرے سال شروع ہو گی۔ان پودوں کو تیس روپے کے حساب سے فروخت کیا جائے گا۔

باغبان بھائیوں کو ریڈیو، ٹی وی، سیمینار اور زراعت نامہ کی وساطت سے ہر مرحلہ پر معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور آم کے مختلف مسائل کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا مناسب حل بھی تجویز کیا جاتا ہے۔اسی وساطت سے ماہرین اپنی تحقیق کا نچوڑ پیش کرتے ہیں۔جس سے باغبان بھائی مستفید ہوتے ہیں۔

آم چونکہ ایسا پھل ہے جو باقاعدگی سے برآمد کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کی مارکیٹنگ کے مسائل کا زیادہ تعلق بالواسطہ طور پر برآمد سے ہوتا ہے۔ اس لئے آم کی بہتر مارکیٹنگ کے لئے حکومت پاکستان نے وفاقی سطح پر Horticultural,Development and Export Board قائم کر رکھا ہے۔ جس کا دفتر لاہور میں ہے۔

مارکیٹ میں بہتر کوالٹی کا آم فراہم کرنے کے لئے تحقیقاتی مرکز برائے، بعد از برداشت، ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد آم کی کاشت کے علاقوں میں جگہ جگہ کیمپ لگاتا ہے اور باقاعدہ باغبان بھائیوں کو عملی طور پر آم کے پھل کو توڑنے، بہتر حالت میں رکھنے، خوبصورت اور محفوظ انداز میں پیش کرنے کے بارے میں تربیت دیتا ہے۔

اندرون پاکستان آم کے اہم علاقوں میں باقاعدہ نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے اور بیرون ملک سے آم کے درآمد کنندگان کو مدعو کیا جاتا ہے اور ہمارے زمینداروں اور تاجروں کو ان کے ساتھ گفت وشنید کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ بیرون ملک پاکستانی آم کو متعارف کروانے کے لئے Export Promotion Bureau کلیدی کردار ادا کر رہا ہے نہ صرف بیرون ملک آم کو متعارف کروانے کے لئے سٹال لگائے جاتے ہیں بلکہ زمینداروں اور تاجروں کو بیرون ملک لے جا کر وہاں کی منڈیوں اور تاجروں میں بھی متعارف کروایا جاتا ہے تاکہ یہ ان منڈیوں کی ضروریات اور شرائط کو سمجھ سکیں۔

تمام فصلات خاص کر Horticultural Crops جس میں آم، کینو وغیرہ شامل ہیں، کی بہتر مارکیٹنگ کے لئے حکومت پنجاب محکمہ زراعت نے ایک پراجیکٹ تیار کیا ہے جو منظوری کے مراحل میں ہے۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان، ایشیائی ترقیاتی بنک کے تعاون سے ایک مطالعاتی جائزہ کروا رہی ہے جس کا مقصد متعلقہ انڈسٹری کے مسائل سے آگاہی اور مسائل کا حل تلاش کرنا ہے۔ اس کے لئے ملکی ماہرین کے علاوہ غیر ملکی ماہرین سے بھی مدد لی جائے گی۔

محترمہ چیئرپرسن: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص: اس سوال کا اتنا تفصیلی جواب دیا گیا ہے لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ میں نے جو چیزیں بالکل direct پوچھی ہیں ان کا کوئی جواب نہیں ہے۔ ہم شہری لوگ ہیں جن کا زراعت سے کوئی بہت زیادہ واسطہ ہی نہیں ہے۔ ہمیں بھی اس بات کا پتا ہے کہ آموں میں چونسہ آم

سب سے اچھا ہے لیکن ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارا جو سب سے اچھی کوالٹی کا آم ہے یہ جو نہی تھوڑا سا پکتا ہے ساتھ ہی اندر سے گلنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہم پاکستان کے اندر اتنی اعلیٰ کوالٹی کا آم پیدا کرتے ہیں لیکن اس پر کوئی ریسرچ نہیں کی گئی کہ یہ آم جو گلنا شروع ہو جاتا ہے اس کا کیا علاج کیا جائے۔ انہوں نے ایکMango Research Stationقائم کیا ہوا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ شجاع آباد میںMango Research Stationکے اندر کتنے افراد ہیں جنھوں نےPh.Dکی ہوئی ہے، کتنے افراد ریسرچ سکالرز ہیں،ان کی کیا ریسرچ ہے اور ان کی کیا qualificationہے؟

محترمہ چیئرپرسن: جی،لودھی صاحب!

وزیر زراعت: محترمہ چیئرپرسن!فیصل آباد میں ایک پورا انسٹیٹیوٹ ہے جو اس کوregulateکرتا ہے۔ فیصل آباد میں پیتھالوجی سیکشن ہے۔ شجاع آباد میں ایک ادارہ ہے جو پلانٹ مینگو ریسرچ کا کام کرتا ہے۔ ہمارے یہ دونوں ادارےwell-equippedہیں ان میں qualified officers لگے ہوئے ہیں اور مختلف منصوبوں کے ذریعے آم کی فصل کو آگے بڑھاتے رہتے ہیں۔ مینگو ریسرچ سٹیشن شجاع آباد میں تمام چیزیںexamineکرتے ہیں اورintroduceکر کے لوگوں کو بتاتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: میرا سوال اور تھا لیکن اگر وہاں پر بھی کوئی ہیڈ کلرک لگا کر، معاف کرنا میں ہیڈ کلرک کی توہین نہیں کرنا چاہتا لیکن جو ان کا کام ہے وہی انہوں نے کرنا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ریسرچ کے لئے صرف کلیریکل سٹاف ہے یا وہاں پر کوئیPh.Dیا کوئی ماہرین زراعت جنھوں نے کم از کم ایم ایس سی کی ہو وہ کتنے افراد ہیں؟ وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ فیصل آباد کے اندر ایوب ریسرچ فارم ہے۔ اگر ایوب ریسرچ فارم سارا کام کرتا تو پھر شجاع آباد میں یہ ادارہ قائم کرنے کا کوئی فائدہ تھا اور نہ ضرورت تھی۔ اگر آپ نے شجاع آباد میں ایک ادارہ قائم کیا ہے تو اسے ایکproperادارہ ہونا چاہئے وہاں پرproperلوگوں کو رکھیں، وہاں پرproperلوگ ریسرچ کرنے والے ہوں جو اس بارے میں رہنمائی کریں۔ اس کے ساتھ ہی جز(ب) کے جواب میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ایک مزیدDisease Diagonastic Laboratoryقائم کی گئی ہے جو ابتدائی مراحل میں ہے۔ کیا وہ ابھی بھی ابتدائی مراحل میں ہے یا کن مراحل میں ہے؟ اور مجھےspecificallyبتائیں کہ وہاں پر کتنےPh.Dاور کتنے ایم ایس سی ہیں؟

محترمہ چیئرپرسن: سید احسان اللہ وقاص صاحب!اگر آپ تعداد کے بارے میں پوچھ رہے ہیں تو نیا

سوال کریں تاکہ وہ ڈیپارٹمنٹ سے تعداد لے کر بتادیں گے لیکن آپ کی باقی بات کا جواب لودھی صاحب بتادیں گے۔

چودھری اصغر علی گجر: آپ ان سے پوچھیں تو سہی، آپ خود کیوں جواب دیتے ہیں؟ انہیں ہر چیز کا پتا ہے۔ وہ آج سے وزیر زراعت نہیں بلکہ بیس سال سے ہیں اور انہیں ہر چیز معلوم ہے آپ ان سے پوچھیں۔

محترمہ چیئر پرسن: پلیز تشریف رکھیں۔ جی، لودھی صاحب!

وزیر زراعت: ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں ایک ڈی جی rankکا آدمی ہے۔ ملتان میں ایک ڈائریکٹر rankکا آدمی ہے پھر شجاع آباد میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کا شعبہ ہے اور پھر ان کا عملہ ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ ہم نے آم کے علاقے شجاع آباد میں یہ سٹیشن بنایا ہے اور وہاں پر ایک لیبارٹری بنائی ہے جو اب بن چکی ہے۔ وہاں مختلف بیماریوں کا تجزیہ کرتے رہتے ہیں اور پھر لوگوں کو بتاتے رہتے ہیں لیکن اگر انہوں نے سارا عملہ پوچھنا ہے تو پھر یہ نیا سوال کریں میں تمام افسروں کے نام ان کو دے دوں گا۔

چودھری اصغر علی گجر: محترمہ! آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ ٹائم دیتی ہیں لیکن وزیر زراعت کی بھی بڑی مہربانی کہ وہ جواب نہیں دیتے۔ میرا سوال ہے کہ اس دفعہ پنجاب کے اندر citrusکو بہت بڑی بیماری لگی ہے۔ Citrusمیں کینوں، فروٹر اور مسمی کے جوان پودے خشک ہو گئے ہیں اس طرح لاکھوں پودے مر گئے ہیں اور اس کی وجہ سے پنجاب کے اندر کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کونسی بیماری تھی اور اس کا کیا تدارک کیا گیا ہے؟

محترمہ چیئر پرسن: جی، لودھی صاحب!

وزیر زراعت: چودھری صاحب کو ہمیشہ یہ عادت ہے---

محترمہ چیئر پرسن: چودھری صاحب کی آپ سے پرانی دوستی ہے۔

وزیر زراعت: یہ quick declineکی بیماری ہے جو آم اور citrusکے پودے کو damageکرتی ہے۔ ہم نے اس کے علاج کے لئے اپنی ٹیمیں سرگودھا، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور آم کے ایریا میں بھیجی ہیں اور اس کو ہم نے کنٹرول کیا ہے اور جو strategyنافذ کی ہے اس سے تمام باغات بحال ہو گئے ہیں۔ اس کی بیماری کا نام ہے quick decline ۔

جناب ارشد محمود بگو: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

محترمہ چیئر پرسن: بگو صاحب! میں آپ کو ابھی موقع دیتی ہوں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب والا! اسی سوال کے جز (الف) کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ اس بیماری پر مزید ریسرچ پیپرز چھپنے کے مراحل میں ہیں۔ یہ دو سال پرانا سوال ہے تو کیا ان دو سالوں میں وہ جو ریسرچ پیپرز چھپنے تھے وہ چھپ چکے ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو اس کی کاپی عنایت فرمادیں۔

محترمہ چیئر پرسن: جی، لودھی صاحب!

وزیر خوراک: جناب والا! وہ پمفلٹ چھپ کر تقسیم ہو چکے ہیں۔ ہم نے دو سو باغات آم کے ایریا میں اور تین سو باغات citrus کے ایریا میں بحال کئے ہیں۔ اللہ کے حکم سے اب باغات progress کر رہے ہیں اور سب سے زیادہ آمدنی دے رہے ہیں۔ اس وقت ہمارا citrus بھی export ہو رہا ہے۔ آم بھی export ہو رہا ہے۔ کونسی بیماری کے متعلق آپ بات کر رہے ہیں، اس کا توہم نے توڑ بھی کر لیا ہے۔

محترمہ چیئر پرسن: بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں ہم نے ہارٹیکلچرل ڈویلپمنٹ اینڈ ایکسپورٹ بورڈ قائم کر رکھا ہے۔ میرا لودھی صاحب سے سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ 2005 میں کتنا آم ایکسپورٹ کیا گیا؟

محترمہ چیئر پرسن: بگو صاحب! آپ نیا سوال جمع کروادیں تاکہ وہ آپ کو محکمے سے جواب لے کر بتا دیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میڈم! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے اس سوال کے جز (ج) کے اندر یہ لکھا ہے کہ آم اور کینوں وغیرہ کی بہتر مارکیٹنگ کے لئے حکومت پنجاب محکمہ زراعت نے ایک پراجیکٹ تیار کیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ چونکہ اس کا جواب 16-4-2003 کو آیا ہے۔ کیا یہ پراجیکٹ منظور ہو گیا ہے اور اگر ہو گیا ہے تو اس کی کیا تفصیلات ہیں؟

محترمہ چیئر پرسن: جی، لودھی صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔ محترمہ! میرے سوال کا جواب ابھی نہیں آیا۔ میرے

سوال کا جواب ابھی آنا تھا تو آپ نے فاضل رکن ڈاکٹر سید وسیم اختر کو یہ floor دے دیا۔ طریق کار تو یہ ہے کہ جب کوئی معزز رکن ضمنی سوال کرتا ہے تو سب سے پہلے اس کا جواب آتا ہے اور اس کے بعد اگر کوئی دوسرا ممبر سوال کرنا چاہے تو کرتا ہے۔ میں نے سوال یہ کیا تھا کہ اس سال 2005 میں کتنا آم ایکسپورٹ ہوا ہے۔ سوال میں بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ انہوں نے ایک ادارہ بنایا تھا جو کہ آم ایکسپورٹ کرتا ہے اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ پہلے اس کا جواب آ جائے اس کے بعد دوسرا سوال لیں۔

محترمہ چیئر پرسن: وزیر خوراک صاحب! اب آپ ان دونوں ضمنی سوالات کا جواب دیں۔

وزیر خوراک: جناب! میں نے تو عرض کیا ہے کہ یہ مارکیٹنگ کا سوال ہے۔ وزیر مارکیٹنگ اس کا جواب دے رہے ہیں۔

محترمہ چیئر پرسن: جناب قاسم نون صاحب!

وزیر زرعی مارکیٹنگ: میڈم چیئر پرسن صاحبہ! میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ محترم ارشد بگو صاحب نے پوچھا ہے تو میں اس ساری صورتحال کے متعلق عرض کروں گا۔ فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ ہارٹیکلچرل ایکسپورٹ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ اور جتنے بھی ہارٹیکلچرل کے حوالے سے ہمارے agriculture produces ہیں ان کو ہم ایکسپورٹ کرتے ہیں۔ جہاں تک 2005-06 کے حوالے سے پوچھا گیا ہے تو اس میں نوے ہزار سے لے کر ایک لاکھ دس ہزار میٹرک ٹن تک آم مختلف ممالک میں ایکسپورٹ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ہم بہت ساری مارکیٹوں کو explore بھی کر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ بڑی خوشی کی خبر ہے کہ چائنیز نے بھی اس معاملے میں keen interest show کیا ہے اور انشاء اللہ اس میں بہتری ہو گی۔

محترمہ چیئر پرسن: ڈاکٹر وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: یہ جو پراجیکٹ منظوری کے مراحل میں تھا میرا یہ سوال ہے کہ آیا یہ پراجیکٹ منظور ہو گیا ہے، دوسرا یہ کہ اس کی تفصیلات کیا ہیں؟

محترمہ چیئر پرسن: جی، وزیر زرعی مارکیٹنگ!

وزیر زرعی مارکیٹنگ: اس میں یہ عرض کرتا چلوں کہ یہ ایگریکلچر مارکیٹنگ کے حوالے سے ہے۔ آم، فروٹ اور سبزیوں کی processing and preservation اور پاکستان ہارٹیکلچرل

ایکسپورٹ ڈویلپمنٹ بورڈ کے حوالے سے ایک بہت بڑا پراجیکٹ حال ہی میں محکمہ زراعت نے منظور کرایا ہے۔ جس کے ذریعے آم کے کاشتکاروں کو بہتر مارکیٹنگ کے جدید خطوط پر grading/packing اور اس کے بعد ان کی سائزنگ، لیبلنگ اور اس کے بعد ایکسپورٹ کے مراحل سے گزرنا ہوگا۔ امید ہے کہ اس پراجیکٹ سے آم کے کاشتکاروں کو فائدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں میں یہ بھی عرض کروں گا کہ یہ پراجیکٹ پہلے ہی منظور ہو چکا ہے اور .It is in the pipeline اور یہ بہت جلد ہم launch کر رہے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے، شکریہ۔ اب آپ بات کیجئے۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: میں یہ گزارش کروں گا کہ پچھلے آدھے گھنٹے سے ایک ہی سوال کو discuss کیا جا رہا ہے اور تقریباً 36 سوال ہوتے ہیں۔ ہمارے سوال کی یہ پوزیشن ہے کہ تقریباً دو یا تین سال کے بعد ایک سوال کا یہاں پر جواب آتا ہے۔ ہم تین سال تک اس کا انتظار کرتے ہیں اور اس وقت تک سارے حالات بھی تبدیل ہو چکے ہوتے ہیں۔ جب اس پر discussion شروع ہوتی ہے تو تین چار سوال discuss کرنے کے بعد انہیں dispose of کر دیا جاتا ہے اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ میرا ایک سوال نمبر 6286 ہے اگر اس کو پہلے discuss کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ تشریف رکھیں، اگلا سوال ہونے کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: محترمہ! میں آپ سے یہی گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ ہمارے ان سوالات کی محکموں کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ پچھلے دنوں میں ایک محکمے میں بیٹھا ہوا تھا اور محکمے کے سیکرٹری اپنے ایک ساتھی کے ساتھ discuss کر رہے تھے کہ اسمبلی کا فلاں سوال آیا ہوا ہے اور اس کا جواب دے دیں۔ اس کے بارے میں فون پر ان کو جواب دے رہے تھے کہ ابھی نہیں ہو رہا تو انہوں نے کہا آپ جو مرضی جواب دے دیں لیکن اسمبلی میں بس اس کا جواب بھجوا دیں چونکہ ان کو اس بات کا پتا ہے کہ اسمبلی میں اس پر discussion ہوتی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی action لیا جاتا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ تشریف رکھیں۔ اگر ہم نے out of turn question شروع کر دیئے تو پھر اس طرح ایک غلط روایت قائم ہو جائے گی۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: لیکن اس کی اہمیت کو تو دیکھ لیا جانا چاہئے۔ جس سوال کی اہمیت زیادہ ہو اس کو پہلے discuss کر لیا جائے۔

محترمہ چیئر پرسن: آپ محکمے کو کہہ دیا کریں کہ اس کا جواب جلدی دے دیا کریں۔ اگلا سوال محترمہ نورالنساء ملک صاحبہ کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا dispose of ہوتا ہے۔ اگلا سوال جناب تنویر اشرف کائرہ صاحب!

چوہدری اعجاز احمد سماں: جناب والا! سوال نمبر 3496، on his behalf (معزز رکن نے جناب تنویر اشرف کائرہ کے ایما پر طبع شدہ سوال نمبر 3496 دریافت کیا)

محترمہ چیئر پرسن: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔112 گجرات۔ جدید کاشتکاری کے لئے حکومت کی طرف سے دستیاب سہولیات

*3496: جناب تنویر اشرف کائرہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔112 گجرات میں جدید کاشتکاری کے سلسلے میں محکمہ زراعت کاشتکاروں کو کیا سہولتیں پہنچا رہا ہے؟

(ب) محکمہ زراعت کا عملہ (فیلڈ سٹاف) کتنے عرصہ بعد کاشتکاروں کو صلاح مشورہ دینے کے لئے کاشتکاروں کے پاس جاتا ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) محکمہ زراعت مختلف شعبہ جات پر مشتمل ہے جو زمین کی تیاری سے لے کر پیداوار کے حصول کے بعد اس کی فروخت تک کے تمام مراحل پر کاشتکاروں کی مناسب رہنمائی کرتا ہے۔ جدید کاشتکاری کے سلسلہ میں محکمہ زراعت کاشتکاروں کو درج ذیل سہولتیں فراہم کرتا ہے۔

1۔ فصلوں کے یکساں اگاؤ اور پانی کے مناسب استعمال کے لئے زمین کو لیزر کے ذریعے ہموار کرنا۔

2۔ زمین کو کٹاؤ سے بچانے کے لئے مناسب جگہوں پر بند باندھنا۔

3۔ پانی کے ضیاع کو روکنے اس کے بہتر استعمال اور وقت کی بچت کے لئے پکے کھال بنانا۔

4۔ ٹربائن / ٹیوب ویلز کی تنصیب۔

5۔ زمین و پانی کا معیار پرکھنے کے لئے زمین و پانی کا تجزیہ

6۔ زرعی زہروں اور کھادوں کے معیار کو برقرار رکھنے کے لئے قانون کے مطابق کارروائی کرنا

7۔ علاوہ ازیں فصل کی بیجائی سے کٹائی تک کے تمام مراحل پر مختلف امور سے متعلق محکمہ زراعت (توسیع) کاشتکاروں کے لئے درج ذیل خدمات فراہم کرتا ہے:۔

I۔ ہر سیزن کے اوائل میں فیلڈ سٹاف کی ٹریننگ کا اہتمام کرنا۔

II۔ بمطابق علاقہ جات فصل کی جدید اقسام کو روشناس کروانا اور بیج کی رسائی کو ممکن بنانا۔

III۔ جدید طریقہ ہائے کاشت بذریعہ مشینری ممکن بنانا اور سیڈ گریڈرز کے ذریعے کاشتکاروں کے اپنے پاس رکھے بیج کو صاف کرنا۔

IV۔ بیج کی مناسب مقدار بلحاظ موسم، مناسب و متناسب کھادوں کا استعمال، بروقت کاشت، کم پانی اور آبپاشی کا اہم مراحل پر استعمال، بلحاظ جڑی بوٹی مناسب بوٹی مار زہر کا استعمال، کیڑوں مکوڑوں و بیماریوں کے ممکنہ حملہ سے قبل مناسب تدابیر جیسے امور سے کسانوں کو بروقت آگاہ کرنا۔

V۔ زرعی نمائشی پلاٹس کا اہتمام کرنا اور زمینداروں کو سفارش کردہ پیداواری امور سے آگاہ کرنا۔

VI۔ کیڑے یا بیماری کے اچانک حملہ کی صورت میں بذریعہ اخبارات، لٹریچر، ریڈیو، ٹی وی پر اعلانات، ذاتی و اجتماعی روابط کے ذریعہ کاشتکاروں کو مناسب حکمت عملی اختیار کرنے کی ترغیب دینا۔

VII۔ حکومت پنجاب کی جانب سے مخصوص کردہ وقت میں گندم و دھان کے سیزن کے دوران کم از کم دو دفعہ ہر گاؤں میں فارمرز ٹریننگ پروگرام کا انعقاد کرنا، کسانوں کی اس تربیت کا بندوبست زرعی گریجوایٹ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

VIII۔ توسیعی عملہ کا فصلوں کی پسٹ سکاؤٹنگ کرنا اور کاشتکاروں کو بروقت بیماری و کیڑے کے حملہ سے متعلق آگاہ کرنا۔

IX۔ پسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول کے شعبہ کا ہمہ وقت فیلڈ میں وزٹ کرنا، پسٹ سکاؤٹنگ کرنا اور کسی بھی بیماری یا کیڑے مکوڑے کے حملہ کی صورت میں موقع پر ہدایات دینا اور پھر محکمہ زراعت (توسیع) کے ساتھ مل کر اس حملہ کو کنٹرول کرنا۔

(ب) محکمہ زراعت (توسیع) کا عملہ حکومت پنجاب کی طرف سے طے شدہ شیڈول کے تحت کم از کم دو دفعہ فصل گندم کے دوران، دو دفعہ فصل دھان کے دوران، چھ دفعہ فصل کپاس کے دوران، دو دفعہ فصل کماد کے دوران اور ایک ایک دفعہ فصل مکئی، فصل چنے اور فصل سورج مکھی کے دوران تقریباً تمام مواضعات میں جہاں ان فصلات کی کاشت ہوتی ہے، کاشتکاروں کے لئے ٹریننگ کا اہتمام کرتا ہے، جن کا ٹرینر ایک زرعی گرایجویٹ ہوتا ہے۔ اس فصل کے دوران زمین کی تیاری، مناسب بیجوں اور کھادوں و زرعی ادویات کے استعمال سے لے کر فصل کی برداشت و مارکیٹنگ تک کے تمام مراحل کی رہنمائی کی جاتی ہے۔ مزید براں دوسرے تمام مسائل مثلاً قرضہ کے حصول، پیداوار کی فروخت وغیرہ میں بھی مناسب رہنمائی کر کے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے علاوہ فصل کی حالت کا سروے کرنے، کیڑوں و بیماریوں کی پیسٹ سکاؤٹنگ، جڑی بوٹیوں کے کنٹرول وغیرہ کے مرحلوں پر دفتری اوقات میں کاشتکاروں کی دہلیز پر انفرادی اور مجموعی طور پر بھی کاشتکاروں سے رابطہ کیا جاتا ہے۔ پبلسٹی ورک کے دوران بھی کاشتکاروں سے رابطہ ہوتا رہتا ہے۔ علاوہ ازیں سبزیات و باغات کے سلسلہ میں بھی کاشتکاروں کو موقع اور وسائل کے مطابق معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ فیلڈ اسسٹنٹ جو کہ اپنی یونین کونسل کے اندر زرعی امور کا انچارج ہوتا ہے ہر وقت اپنے علاقہ میں ہمہ تن مصروف رہتا ہے اور یہ کہ کاشتکاروں کے لئے رابطہ کا ایک آسان ذریعہ ہے جب کہ زراعت آفیسر پورے مرکز کے علاقہ میں زرعی توسیعی کاموں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب والا! اس سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ ہر سیزن کے اوائل میں فیلڈ سٹاف کی ٹریننگ کا اہتمام کرنا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ملک خدا بخش بچہ، ایوب خان کے زمانے میں وزیر خوراک تھے، نواب آف کالا باغ اس وقت گورنر تھے۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: میکسی پاک بیج انہوں نے اس وقت امپورٹ کیا تھا۔ اس وقت جن لوگوں کو ٹریننگ دی گئی ان لوگوں کے نام بتادیں اور آج جن لوگوں کو ٹریننگ دی گئی ہے ان کے

بھی نام بتادیں۔

محترمہ چیئر پرسن: یہ سوال آپ لکھ کر بھیج دیں وہ آپ کو صحیح بتادیں گے۔آپ کوئی ضمنی سوال کریں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: محترمہ!اگر سوال کی سمجھ نہیں آئی تو میں دوبارہ سمجھا دیتاہوں۔جواب میں لکھاہوا ہے کہ حکومت پنجاب کی جانب سے مخصوص کردہ وقت میں گندم ودھان کے سیزن کے دوران کم ازکم دو دفعہ ہر گاؤں میں فارمرز ٹریننگ پروگرام کا انعقاد کرنا،کسانوں کو اس کی تربیت کابندوبست زرعی گریجویٹ کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔اس ایوان میں ایسے ایسے وزیرزراعت اور بڑے قابل آدمی رہے ہیں۔جیسے سر جوگیندرا سنگھ جن کا باہر نام لکھا ہوا ہے،ملک خدابخش بچہ جنہوں نے یہاں میکسی پاک بیج امپورٹ کیا تھااور گندم میں Green Revolution ان کی وجہ سے آیا تھا۔یہ اتنا بتادیں کہ آج کس کس موضع میں ٹریننگ دی جارہی ہے۔

محترمہ چیئر پرسن: آپ تشریف رکھیں۔اگلا سوال چودھری خضرالیاس ورک صاحب!

راناثناء اللہ خان: جناب سپیکر!سوال نمبر 4706 .On his behalf۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیاجائے۔(معزز رکن نے چودھری خضرالیاس ورک کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 4706 دریافت کیا)

محترمہ چیئر پرسن: جی،اس کا جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آئل سیڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹس کی تفصیل اور کارکردگی

*4706 چودھری خضرالیاس ورک: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت صوبہ میں کتنے Oil seeds ریسرچ انسٹیٹیوٹس نے کون کون سے نئے بیج کس کس فصل کے مارکیٹ میں متعارف کروائے ہیں؟

(ب) صوبہ کے seeds ریسرچ انسٹیٹیوٹس نے Oil seeds کے جو بیج متعارف کروائے ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

(ج) سال 1991 سے آج تک کا seeds ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا بجٹ کتنا ہے اور کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

وزیر زراعت:

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد کے ذیلی ادارہ تحقیقات روغندار اجناس، فیصل آباد (Oilseeds Research Institute, Faisalabad) کے مندرجہ ذیل شعبہ جات،(Sub-stations) اس وقت صوبہ پنجاب میں تحقیقاتی سرگرمیاں سرانجام دے رہے ہیں۔

1۔ شعبہ تحقیقات روغندار اجناس، خانپور (Oilseeds Research Sub-stations, Khanpur)

2۔ شعبہ تحقیقات جوجوبا، بہاولپور، Jojoba Research Sub-station, Bahawalpur

3۔ شعبہ تیلدار اجناس، پپلاں (Oilseeds Research Sub-station, Piplan)

4۔ شعبہ تمباکو تحقیقاتی سٹیشن، ساہیوال (Tabacco Research Station, ahiwal)

ادارہ ہذا نے اب تک مندرجہ ذیل فصلوں کے نئے بیج مارکیٹ میں متعارف کروائے ہیں۔

فصل/اقسام

I۔ رایا سرسوں (Rapeseed & Mustard) پیلا رایا، رایا انمول، خانپور رایا

II۔ سویابین (Soybean) فیصل سویابین

III۔ مونگ پھلی (Groundnut) نمبر 334، بانکی

IV۔ السی (Linseed) چاندنی

V۔ تل (Sesamum) ٹی ایس-3

(ب) ادارہ ہذا نے مستقبل میں جو بیج متعارف کروانے ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

I۔ رایا سرسوں (Rapeseed& Mustard)

آر-بی-جے-96024، آر-بی-جے 96026

II۔ سورج مکھی (Sunflower) ایف-ایچ-106، ایف-ایچ-245

III۔ تل 97004 (Sesamum)، 96006

IV۔ سویابین (Soybean) 95-1

V۔ السی (Linseed) ایل-ایس-99، ایل-ایس-95

VI۔ مونگ پھلی (Groundnut) 93-7

(ج) آئل سیڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کا پچھلے چودہ سال کا بجٹ 1991 تا2004 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ادارہ تحقیقات روغندار اجناس فیصل آباد اور اس کے ذیلی شعبہ جات میں منظور شدہ عملہ کی تعداد 212 ہے اور اس وقت کل 186 افراد حاضر سروس ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: اس میں میرا supplementary question یہ ہے کہ ہمارے ریسرچ انسٹیٹیوٹس کے بجٹ میں ایک تو Establishment Charges ہوتے ہیں اور دوسرا ان کے Operational Research جو کہ ان کے Primary Functions کے اخراجات ہوتے ہیں تو ان دونوں اخراجات میں گورنمنٹ کوئی تناسب برقرار رکھتی ہے کہ Primary Functions پر زیادہ پیسے خرچ ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین رائے اعجاز احمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، لودھی صاحب!

وزیر زراعت: جناب چیئرمین! رانا صاحب یہ پوچھ رہے ہیں کہ ان کے Operation Head اور گورنمنٹ لیول پر جو ملازمین ہیں ان کا کیا rational ہے لیکن میں انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ریسرچ انسٹیٹیوٹس کو اس ضمن میں اس انداز سے نہیں دیکھا جا سکتا کہ non-development پر 85 فیصد بجٹ لگے اور میں نے یہ خود محسوس کیا تھا اور اس کا 15 فیصد ریسرچ پر لگے۔ اس لئے یہ figures بالکل صحیح ہیں کہ non-development پر زیادہ پیسا خرچ ہو رہا ہے اور ریسرچ پر کم خرچ ہو رہا ہے۔ اسی لئے میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی تھی کہ چیف منسٹر پنجاب نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس کو 60/40 کی ratio پر لے کر جا رہے ہیں یعنی ہم 60 percent non-development پر خرچ کریں گے اور 40 فیصد ریسرچ پر خرچ کریں گے تو رانا صاحب کو اس انداز سے نہیں دیکھنا چاہئے کہ اس پر خرچ زیادہ ہو رہا ہے اور آمدنی کم ہو رہی ہے۔ ان ریسرچ سنٹروں کا کام صرف یہ ہے کہ ہم ریسرچ کر کے نئی نئی variety سامنے لے کر آئیں اور اس نئی variety کو اپنے ماحول کے مطابق ڈھالنے کے بعد اس کو فیلڈ میں لے کر جائیں۔ کسی وقت ایک ایک variety کو 10/10 دفعہ مختلف انداز میں آزمانا پڑتا ہے اس لئے اس کو اس ضمن میں نہ دیکھیں بلکہ یہ دیکھیں کہ since partition ہم نے اس میں کتنی ترقی کی ہے۔ آپ گندم کی بات کریں، آپ کپاس کی بات کریں، آپ رائس کی بات کریں یا دیگر فصلوں کی بات

کریں تو انشاءاللہ .We are comming up امید یہ ہے کہ ان ریسرچ سنٹروں کے بل بوتے پر ہی اس progress میں top کریں گے۔

رانا ثناءاللہ خان: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے میرے سپلیمنٹری سوال کے جواب کو الجھا دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں کہ 2000-2001 میں Establishment Charges ایک کروڑ 42 لاکھ روپے ہیں اور ریسرچ پر Operational Charges، یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ بیج پر ریسرچ کرتے ہیں، پھر دس دفعہ کرتے ہیں وہ سارے Operational Charges ہیں۔ Operational Charges صرف 19 لاکھ روپے ہیں جبکہ Establishment Charges ایک کروڑ 42 لاکھ ہیں یعنی ایک کروڑ 42 لاکھ روپے کی وہ صرف تنخواہیں لیتے ہیں اور ریسرچ کا انہوں نے صرف ایک دفعہ تجربہ کیا یا دس دفعہ کیا، اس کے اوپر انہوں نے پورے سال میں صرف 19 لاکھ روپے خرچ کئے۔

جناب چیئرمین: اس کا جواب تو انہوں نے دے دیا۔ اب بات یہ ہے کہ اس میں ان کا بہتری کا کوئی ارادہ ہے یا نہیں، یا ہم انڈین کا کماد کا بیج اگائیں گے یا انڈیا کے بیج سمگل ہو کر آئیں گے وہ لگائیں گے۔ ان کے جواب سے ثابت ہوتا ہے کہ ریسرچ پر پیسے کم لگ رہے ہیں۔

رانا ثناءاللہ خان: جناب چیئرمین! انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ہاں، یہ درست ہے کہ پہلے 85 فیصد Establishment پر خرچہ آتا تھا اور Operation پر صرف 15 فیصد تھا۔ اب یہ ہمارے وزیراعلیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ 40 فیصد اس طرف ہو گا اور 60 فیصد اس طرف ہو گا۔ 15 فیصد اور 85 فیصد والا جواب انہیں 09-09-2004 کو موصول ہوا ہے اور میں نے جو ایک کروڑ 42 لاکھ اور 19 لاکھ، ایک کروڑ 20 لاکھ اور 14 لاکھ ایک کروڑ 87 لاکھ Establishment Charges اور صرف 20 لاکھ ریسرچ پر، یہ 2004 تک کی figure ہے۔ اب یہ فرمائیں کہ اب انہوں نے بہتری کر کے جو 40 فیصد اور 60 فیصد کی ratio قائم کی ہے اس سال اس پر عملدرآمد ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: لودھی صاحب! آپ ہاؤس کو یقین دہانی کرائیں کہ ہم اس سال میں یہ کریں گے۔ ویسے ریسرچ پر ہمارا کام کم ہے جبکہ ہمارا زرعی ملک ہے۔

وزیر زراعت: جناب چیئرمین! ہم نے اسی لئے اس پر اصولی فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس کو 40/60 فیصد پر لے جائیں۔ رانا صاحب اگر figure پر جائیں گے تو میں یہ admit کرتا ہوں کہ اس میں discrepancy ہے لیکن میں تو گزارش یہ کر رہا ہوں کہ We have taken notice of

that. کہ ہم نے Operational Head کو high کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ بات نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ وہاں لگانا چاہتے ہیں یا نہیں؟

وزیر زراعت: جناب والا! ابھی کریں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ کب کریں گے؟

جناب چیئرمین: یہ اگلے سال 2006-07 میں کریں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! 2005-06 میں انہوں نے کچھ نہیں کیا؟

جناب چیئرمین: ملک محمد اقبال چنڑ صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا! بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ اگر تو آپ نے چیئر پر بیٹھ کر منسٹروں کا دفاع کرنا ہے اور اس اسمبلی کے اندر رفاہ اور اچھائی کے جو کام ہو رہے ہیں ان کو وزراء کی کمزوریوں کی وجہ سے دبا دینا ہے پھر تو زراعت اس ملک میں ترقی نہیں کر سکتی کہ تین سال سے کرسیوں پر بیٹھے ہیں، 15 percent development پر خرچ ہو رہا ہے اور 85 percent non development پر خرچ ہو رہا ہے۔ بتاؤ! یہ ملک زراعت کے اعتبار سے تباہ نہ ہو تو کیا ہو گا؟ میں یہ برملا کہتا ہوں کہ اس وقت پنجاب کے اندر زراعت بری طرح سے تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ کوئی کسانوں کا پرسان حال ہے اور نہ ہی ان کے بارے میں کوئی سوچا جاتا ہے۔ کپاس کا بحران آتا ہے تو زمینداروں کو اس کے پیسے نہیں ملتے، جب گندم کا بحران آتا ہے تو اس کے پیسے نہیں ملتے، گنے کا بحران آتا ہے تو اس کے پیسے نہیں ملتے۔ یعنی جب اجلاس ہوتے ہیں تو اس وقت یہ بات نہیں کی جاتی اور جب اجلاس ختم ہو جاتے ہیں تو منسٹر صاحب ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ کھاد کی قیمت نہیں بڑھے گی۔ کھاد کی قیمت ایک سال کے اندر 10/10 دفعہ بڑھتی ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اصغر گجر صاحب! ایسا ہے کہ ہم پھر زراعت پر بحث کا دن مقرر کر دیتے ہیں۔ میرا خیال ہے یہ مناسب رہے گا۔ تشریف رکھیں۔ ملک محمد اقبال چنڑ صاحب!

ملک محمد اقبال چنڑ: سوال نمبر 4837

پنجاب سیڈ کارپوریشن، اغراض و مقاصد، سٹاف اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*4837 **ملک محمد اقبال چنڑ**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کب، کن مقاصد کے لئے قائم کی گئی تھی؟

(ب) اس وقت صوبہ میں کس کس ضلع میں اس کے دفاتر کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس وقت مذکورہ دفاتر میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(د) سال 2001 سے آج تک حکومت نے کتنی گرانٹ پنجاب سیڈ کارپوریشن کو سال وار کس کس مد میں فراہم کی تھی؟

(ہ) اس عرصہ کے دوران پنجاب سیڈ کارپوریشن کو کتنی آمدن کس کس مد میں ہوئی؟

(و) اس عرصہ کے دوران کتنی رقم بطور تنخواہ اس کارپوریشن کے ملازمین کو حکومت کے طرف سے دی گئی؟

(ز) اس عرصہ کے دوران اس کارپوریشن نے کسانوں کے لئے کیا خدمات سرانجام دیں، تفصیلاً بیان فرمائیں۔

وزیر زراعت:

(الف) بیج کو فصل کی بنیاد کا درجہ حاصل ہے اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ صرف خالص، صحت مند اور تصدیق شدہ بیج کا استعمال کسی بھی فصل کی پیداوار میں 15 تا 20 فیصد اضافہ کو یقینی بناتا ہے۔ پاکستان میں تصدیق شدہ بیجوں کی فراہمی کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن محکمہ زراعت پنجاب کے ذیلی ادارہ کی حیثیت سے 1976 میں قائم کیا گیا جس کے بڑے بڑے مقاصد یہ تھے:-

1۔ زرعی تحقیقی اداروں کے اشتراک سے کلیدی و بنیادی بیج کی جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ سیڈ پروڈکشن فارمز پر افزائش کا نظام قائم کرنا۔

2۔ سرکاری فارمز کا نظم و نسق حکومت کی ہدایات اور ضوابط کے تحت چلانا۔

3۔ تصدیق شدہ بیج کی وسیع پیمانے پر افزائش کے لئے رجسٹرڈ کاشتکاروں کے رقبہ پر عصر حاضر کی ٹیکنالوجی فارمز ایڈوائزری سروس کے ذریعے بہم پہنچانا۔

4- سیڈ سرٹیفیکیشن کے ماہرین کی تصدیق کردہ پیداوار کی پروکیورمنٹ کا مربوط بندوبست کرنا۔
5- خرید کردہ تصدیق شدہ بیج کی سیڈ پروسیسنگ پلانٹس پر صفائی، سکھائی، درجہ بندی وکیمیاوی عمل اور پیکنگ سائنسی مراحل میں تیار کرنا۔
6- بیج کو مارکیٹنگ تک سائنٹیفک سٹورز میں محفوظ کرنا۔
7- بیج کو بروقت بآسانی اور نہایت ارزاں نرخوں پر کاشتکار کی دہلیز تک پہنچانے کے لئے مارکیٹنگ کے موثر انتظامات کرنا۔
8- تصدیق شدہ بیج کے استعمال کا شعور بیدار کرنے کے لئے کاشتکاروں کو ذرائع ابلاغ و ماڈل فارمز کے ذریعے ترغیب دینا۔
9- فاضل بیج کو بیرون ملک کے لئے زرمبادلہ کمانااور درآمدی بیجوں کی ملک ہی میں تیاری کو ممکن بناکر خاطر خواہ زرمبادلہ بچانا۔
10- نجی شعبے میں بیجوں کی صنعت قائم کرنے والوں کو تکنیکی رہنمائی وبنیادی بیج کی فراہمی میں معاونت کرنا۔

(ب) صوبہ پنجاب میں سیڈ کارپوریشن کے مراکز کی تفصیل۔

نمبر شمار	مراکز
1-	پنجاب سیڈ کارپوریشن پاکپتن روڈ، ساہیوال۔
2-	پنجاب سیڈ کارپوریشن پیرووال، خانیوال
3-	پنجاب سیڈ کارپوریشن چوک بہادرپور چوک رحیم یار خان
4-	پنجاب سیڈ کارپوریشن نزد کوکا کولا فیکٹری بالمقابل اسلم فلنگ سٹیشن ملتان
5-	پنجاب سیڈ کارپوریشن ماڈل ٹاؤن سی نزد مسجد قبابہاولپور
6-	پنجاب سیڈ کارپوریشن اعوان چوک نوشہرہ روڈ، گوجرانولہ
7-	پنجاب سیڈ کارپوریشن A-1 بلاک ایکس ماڈل ٹاؤن، ڈیرہ غازی خان
8-	پنجاب سیڈ کارپوریشن اولڈ بروک بانڈ سٹور بھکر روڈ، نزد ڈائیوواڈہ جھنگ
9-	پنجاب سیڈ کارپوریشن 625-اے سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا۔
10-	پنجاب سیڈ کارپوریشن 44 گرین مارکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور
11-	پنجاب سیڈ کارپوریشن نزد لاری اڈہ فتح جنگ
12-	پنجاب سیڈ کارپوریشن 248-ڈی نزد ریلوے گیٹ چشتیاں

13۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن چوبارہ روڈ نزد مسلم کمرشل بنک، لیہ
14۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن 1۔این شرقی کالونی، وہاڑی
15۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن مارکیٹ کمیٹی سٹور غلہ منڈی 8 ایم ایل پیپلاں
16۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن بھکر
17۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن ایوب ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ جھنگ روڈ فیصل آباد
18۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن 10 گرین مارکیٹ، راجن پور

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن میں افسران و عملہ کی تعداد ضلع و ہیڈ کوارٹرز پر درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد افسران	تعداد عملہ	ٹوٹل
1۔	فتح جنگ	2	5	7
2۔	گوجرانوالہ	3	5	8
3۔	میانوالی	5	8	13
4۔	سرگودھا	1	9	10
5۔	جھنگ	1	3	4
6۔	فیصل آباد	1	4	5
7۔	لاہور	1	3	4
8۔	لیہ	-	2	2
9۔	ساہیوال	17	99	116
10۔	وہاڑی	1	4	5
11۔	ملتان	1	3	4
12۔	بہاولپور	1	6	7
13۔	لودھراں	-	1	1
14۔	خانیوال	24	227	251
15۔	رحیم یار خان	13	47	60
16۔	ڈیرہ غازی خان	1	2	3
17۔	راجن پور	1	2	3
18۔	ہیڈ کوارٹرز	35	80	115

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن محکمہ زراعت حکومت پنجاب کا ذیلی ادارہ ہے مگر یہ حکومت پنجاب سے کوئی فنڈز حاصل نہیں کرتا اور حکومت نے سال 2001 سے آج تک کوئی گرانٹ کسی مد میں فراہم نہیں کی۔

(ہ)

سال	منافع کروڑوں (ٹیکس ادائیگی کے بعد)	منافع ملین میں (ٹیکس ادائیگی کے بعد)	ذریعہ آمدن
2000-2001	70,640,474/-	70.64	فروخت بیج گندم، کاٹن لفٹ، بیج کپاس اور فروخت بیج دیگر چھوٹی فصلیں وغیرہ
2001-2002	5,982,381/-	05.98	ایضا
2002-2003	27,341,393/-	27.34	ایضا

(و) اس کارپوریشن کے ملازمین کو حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی تنخواہ نہیں دی گئی تاہم پنجاب سیڈ کارپوریشن کی اپنے وسائل سے 2001 سے اب تک ادائیگی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) پنجاب سیڈ کارپوریشن کی شاندار کارکردگی کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب محمد وقاص: جناب چیئرمین! جو لسٹ ہمیں فراہم کی گئی ہے اس کے مطابق راولپنڈی ڈویژن جو شمالی پنجاب ہے یعنی جہلم، اٹک، چکوال اور راولپنڈی میں کوئی بھی دفتر پنجاب سیڈ کارپوریشن کا نہیں ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ شمالی پنجاب بڑی زرخیز زمین والا علاقہ ہے کیا انہوں نے اس علاقے کو زراعت کے خانے سے نکال دیا ہے؟

وزیر زراعت: جناب چیئرمین! میرے دوست سیڈ کارپوریشن کی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے شمالی پنجاب کی بات کی ہے تو انھیں علم ہونا چاہئے کہ وہاں پر زرعی یونیورسٹی کام کر رہی ہے۔ چکوال اور اٹک میں ہمارے ریسرچ سنٹر کام کر رہے ہیں۔ وہ علاقہ بڑا زرخیز ہے اور وہ پنجاب کا دل ہے۔ یہ کیوں وہم کر رہے ہیں؟ جہاں تک پنجاب سیڈ کارپوریشن کی بات ہے تو اس کے پراسیسنگ پلانٹ ہیں، ایک رحیم یار خان میں ہے اور ایک بہاولپور میں ہے---

جناب چیئرمین: ان کا سوال یہ ہے کہ راولپنڈی ڈویژن میں نہیں ہے۔ آپ یہ کہیں کہ وہاں ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے نہیں بنایا گیا یا اگر بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو پھر یہ جواب دیں۔

وزیر زراعت: فتح جنگ میں ہے اور اگر ضرورت ہو گی تو ہم وہاں پر بھی بنا دیں گے۔

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زراعت: میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بہاولنگر میں اتوار بازاروں کا قیام

*1552 محترمہ نور النساء ملک: کیا وزیر زرعی مارکیٹنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے بڑے شہروں کی طرح بہاول نگر میں اتوار بازار نہیں لگائے جاتے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اتوار بازار لگانے کی ذمہ داری ضلعی حکومت کی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت شہریوں کی سہولت کی خاطر بہاول نگر میں اتوار بازار لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زرعی مارکیٹنگ:

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ صوبے کے بڑے شہروں کی طرح بہاولنگر میں اتوار بازار نہیں لگائے جاتے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) فی الحال بہاولنگر میں اتوار بازار لگانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 30-12-04 کو ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹی کا اجلاس بلایا گیا تھا۔ جس میں تاجران، آڑھتیان، کریانہ مرچنٹس ایسوسی ایشن اور صارفین کے نمائندوں نے شرکت کی۔ انہوں نے مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر ضلع بہاولنگر میں اتوار بازار نہ لگانے کا مشورہ دیا۔

(I) ضلع بہاولنگر ایک زرعی ضلع ہے۔

(II) زیادہ تر سبزیاں اور فروٹ وغیرہ مقامی سطح پر ہی اگائے جاتے ہیں۔

(III) ضلع میں کل آبادی کا تقریباً 80 فیصد دیہات ہیں۔

(IV) کسان لوگ زیادہ تر اپنی ضروریات کے لئے سبزیاں، پھل، دالیں، چاول وغیرہ خود کاشت کرتے ہیں۔

(V) شہروں، قصبوں اور دیہات میں ہر چیز وافر مقدار میں موجود ہوتی ہے۔

(VI) عوام کا اتوار بازاروں سے اشیاء خریدنے کا رجحان نہ ہے۔

(VII) ماہ رمضان میں مقامی حکومت اتوار بازار لگواتی ہے۔ جس سے کوئی خاطر خواہ نتائج برآمد

نہیں ہوتے کیونکہ ان بازاروں سے ضلع کی کل آبادی کا10 سے 15فیصد حصہ ہی مستفید ہوتا ہے۔

محکمہ زراعت،1999 تاحال،بیرون ملک ٹریننگ حاصل کرنے والے آفیسرز کی تفصیلات

*5005چودھری زاہد پرویز: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری1999 سے آج تک محکمہ زراعت فیلڈ سٹاف کے کتنے افسران کو کن کن ممالک میں ٹریننگ کے لئے بھیجا گیاان افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تجربہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان آفیسرز کی نامزدگی کس طریق کار کے تحت کن کن افسران نے کی تھی؟ان افسران کے نام،عہدہ، گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) جن افسران کو بار بار فارن ٹریننگ پر بھیجا گیاان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے نیز ان کو بار بار فارن ٹریننگ پر بھیجنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت:

(الف) یکم جنوری1999 سے آج تک محکمہ زراعت فیلڈ سٹاف کے کل 43افسران کو بیرون ملک ٹریننگ کے لئے بھیجا گیا۔ان افسران کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تجربہ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیلات منسلکہ ضمیمہ (الف) میں درج ہیں جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیاہے تاہم شعبہ وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

1-	شعبہ تحقیق	36
2-	شعبہ توسیع	4
3-	شعبہ فیلڈ	2
4-	شعبہ اطلاعات	1
	میزان	43

(ب) مندرجہ بالا افسران کی نامزدگیاں برائے بیرون ملک تربیت پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی وضع کردہ پالیسی کے تحت ان کی سنیارٹی، عمر، تجربہ، متعلقہ مضمون، تعلیمی قابلیت اور سپانسرنگ ایجنسی کے شرائط کے مطابق ان کی متعلقہ مجاز اتھارٹی نے منظور کر

کے محکمہ کو سفارشات پیش کیں جن کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے قائم کردہ بورڈ (پراونشل سپیشل سلیکشن بورڈ) کی منظوری/توثیق اور بعد ازاں وفاقی حکومت کی منظوری حاصل کرنے کے بعد زیر عمل آئیں۔

(ج) کسی بھی افسر کو بار بار فارن ٹریننگ پر نہیں بھیجا گیا۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن، کروڑوں روپے مالیت کے بیج کا ضیاع اور حکومتی اقدامات

*5635- چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 7۔جولائی2004 کے موقر اخبار کی خبر کے مطابق پنجاب سیڈ کارپوریشن کا کروڑوں روپے کا بیج ضائع ہو گیا ہے؟

(ب) یہ بیج کس کس فصل کا تھا اور کس کس سٹور میں کتنے عرصہ سے پڑا ہوا تھا؟

(ج) اگر حکومت نے اس بیج کے ضائع ہونے کے بارے میں کوئی انکوائری کمیٹی تشکیل دی ہے تو اس کمیٹی میں شامل ممبران کے نام، عہدہ اور گریڈ وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) یہ بیج ان سٹوروں میں جن افسران و اہلکاران کی نگرانی میں پڑا ہوا تھا ان کے نام بیان فرمائیں۔

(ہ) کیا حکومت اس نقصان کے ذمہ داران سے اس بیج کی قیمت وصول کرنے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت:

(الف) 7۔جولائی2004 کو روزنامہ "نوائے وقت" میں کروڑوں روپے کا بیج ضائع ہونے کی سرخی کے ساتھ شائع ہونے والی خبر حقائق پر مبنی نہیں۔اس خبر کی اشاعت کے اگلے ہی روزنامہ "نوائے وقت" سمیت قومی اخبارات میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کی جانب سے اس خبر کو غلط اور بے بنیاد قرار دیتے ہوئے یہ واضح کیا گیا کہ اولاً بیج کپاس کی فروخت میں بچ جانے والی مقدار کے بارے میں خراب یا ضائع ہونے کا تاثر دینا درست نہیں اس لئے کہ بچنے والے بیج میں سے اعلیٰ معیار کی مقدار آئندہ سال فروخت کرنے کے

لئے پی ایس سی سٹورز میں خصوصی انتظامات کے ساتھ محفوظ کر لی جاتی ہے۔ دوسرا قابل ذکر امر یہ ہے کہ سرکاری شعبے کے ادارہ کی حیثیت سے پنجاب سیڈ کارپوریشن منظور شدہ اقسام کا بیج وافر مقدار میں فراہم کرنے کا بندوبست کرتی ہے تاکہ اعلیٰ پیداواری صلاحیت کے بیج کی کاشت سے بہتر پیداوار حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ معیار کی روئی اور ریشہ کی نفاست و پختگی وغیرہ کے عوامل کو برقرار رکھتے ہوئے عالمی مارکیٹ میں ملکی ساکھ کو بحال رکھا جا سکے۔ منظور شدہ اقسام کے بیج کی مطلوبہ مقدار کا ہدف مقرر کرنے کے لئے شروع ہی سے بڑا سائنٹیفک نظام قائم کیا گیا ہے جس کے مطابق اقسام کے اعتبار سے بیجوں کی مقدار کا تعین کسانوں کی رائے پر مبنی تفصیلی سروے، ڈیلرز سروے، مقابل نجی کمپنیوں کی خرید کردہ اقسام کے بارے میں فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن محکمہ سے حاصل کردہ معلومات اور محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع، شعبہ تحقیق اور بریڈرز صاحبان سے تفصیلی اجلاسوں میں حاصل کردہ آراء کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔ بیج کپاس کی خاطر خواہ مقدار اس لئے بھی سٹاک میں رکھی جاتی ہے تاکہ شدید بارشوں و سیلاب جیسی آفات و ہنگامی صورتحال میں دوبارہ کاشت کے لئے بیج کپاس کاشتکاروں کو بروقت مہیا کیا جا سکے۔ موسمی شدائد کے اسی خدشہ کے پیش نظر دوبارہ کاشت کے لئے بیج کی فوری فراہمی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب بھی پی ایس سی کو محدود مقدار میں بیج کپاس دوسرے صوبوں خاص طور پر سندھ و بلوچستان کو فراہم کرنے کا پابند بناتی ہے تاکہ صوبہ پنجاب میں بیج کپاس کی قلت واقع نہ ہو۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ موجودہ مینجنگ ڈائریکٹر کے دور سے قبل ماضی میں، اس سال کی نسبت دگنی تگنی مقدار میں بھی بیج کپاس فروخت ہونے سے بچ جاتا رہا مگر پی ایس سی حکومت سے کوئی گرانٹ، سبسڈی یا سندھ سیڈ کارپوریشن کی طرح انتظامی اخراجات کے لئے حکومت پنجاب کے سالانہ بجٹ سے کوئی رقم لئے بغیر پنجاب سیڈ کارپوریشن ذاتی وسائل سے بچ جانے والے بیج کا خسارہ کاشتکاروں اور ملک کے وسیع تر مفاد میں برداشت کرتی آئی ہے اور یہ خسارہ کسی حد تک اعلیٰ معیار کا بیج آئندہ سیزن کے لئے محفوظ کرتے ہوئے اور اعلیٰ کوالٹی کی روئی بہتر نرخوں پر فروخت کر کے پورا کیا جاتا رہا۔ یہاں یہ بات توجہ ہے کہ اس سال پنجاب سیڈ کارپوریشن کے بیج گندم، بیج دھان، مکئی، دالوں اور سبزیوں کے بیجوں کی تمام مقدار

فروخت ہو جانے اور حالیہ خریف کے دوران بیج کپاس کی کچھ مقدار بچ جانے کے باوجود پنجاب سیڈ کارپوریشن نے اعلیٰ معیار کی روئی کی بہتر نرخوں پر فروخت سے خاطر خواہ نفع کمایا ہے۔ حالیہ سیزن کے دوران بیج کپاس کی تمام مقدار فروخت نہ ہو سکنے پر تحقیقات کرنے والی کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق اس سال سرکاری و نجی شعبے کا کافی مقدار میں بیج کپاس بچ جانے کے بڑے بڑے اسباب درج ذیل ہیں:-

1۔ سرکاری و نجی شعبے کا منظور شدہ اقسام کا 40 فیصد سے زائد بیج فروخت نہ ہو سکا اس لئے کہ ساڑھے پانچ سو سے زائد رجسٹرڈ کی گئی سیڈ کمپنیوں میں سے بیشتر زیادہ سے زیادہ منافع کمانے کے لالچ میں نام نہاد نئی اور غیر منظور شدہ اقسام کے نام پر بیج کپاس کی بلیک مارکیٹنگ پر مبنی کاروبار تک محدود ہیں۔

2۔ جنرز، آڑھتیوں، کاشتکاروں اور زرعی تحقیقی اداروں کے عملہ و دیگر غیر مستند ذرائع کی جانب سے غیر منظور شدہ اقسام اور نئی اقسام کے نام پر ناقص و جعلی بیج کپاس کے کھلم کھلا کاروبار پر متعلقہ محکموں کا کنٹرول نہ ہونے کے برابر ہے۔

3۔ تقریباً 30 فیصد رقبے پر پٹریوں و کھیلیوں کے ذریعے کاشت کے سبب تصدیق شدہ بیج کی مجموعی مانگ میں کافی کمی واقع ہوئی ہے۔

4۔ زرعی ماہرین کی جانب سے ذرائع ابلاغ کے ذریعے تواتر کے ساتھ کپاس کا بیج خود تیار کرنے کی ترغیب پر کاشتکاروں میں گھر کے رکھے ہوئے بیج کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ وائرس سے خوف زدہ کاشتکار گھر کے رکھے ہوئے بیج یا قریبی کاشتکاروں سے حاصل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

5۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن پر نئی اقسام کا بیج کپاس دوسرے صوبوں کو فراہم کرنے پر پابندی سے پی ایس سی کی مجموعی فروخت پر بڑے منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ حالیہ سیزن کے دوران پنجاب سیڈ کارپوریشن کو پرانی اقسام کے بیج کپاس کی صرف فیصد مقدار دوسرے صوبوں کو فراہم کرنے کی اجازت دی گئی جب کہ نئی اقسام کا بیج اس خدشے کے پیش نظر فراہم کرنے سے منع کیا گیا تاکہ پنجاب میں بیج کی قلت واقع نہ ہو اس صورتحال کے سبب یہ ادارہ دوسرے صوبوں کو نئی اقسام کا 26 ہزار من بیج فروخت نہ کر سکا اس لئے بھی کہ اگر خدانخواستہ غیر موافق موسمی شدائد یا شدید بارشوں کی وجہ سے دوبارہ کاشت کے لئے بیج کی ضرورت پڑ جاتی تو اس کا ذمہ دار کون ہوتا، کیونکہ نجی شعبہ تو ایسی کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا۔

6۔ کپاس کی قسم نایاب۔78 پر وائرس کے شدید حملہ کی وجہ سے اس ورائٹی کا بیج کاشت و تیار کرنے پر حکومت پنجاب نے گزشتہ سال پابندی عائد کر دی تھی مگر ملک کے وسیع تر مفاد

میں حکومت کے اس حکم نامہ کی تعمیل سرکاری ادارہ ہونے کے ناتے صرف پنجاب سیڈ کارپوریشن ہی نے کی جس کے سبب اسے صوبہ سندھ میں اس قسم کے بیج کی 40تا45ہزار من بیج کی مارکیٹ سے ہاتھ دھونا پڑا جبکہ نجی شعبہ نے حکومت پنجاب کی جانب سے نایاب۔78 کے بیج پر پابندی کے حکم نامہ کی پرواکئے بغیر رحیم یار خان میں تقریباً ایک لاکھ من بیج نایاب۔78 تیار کر کے صوبہ سندھ میں فروخت کیا جس سے یہ بات واضح ہے کہ ملکی مفاد کے منافی متروک ہونے والی اقسام پر پابندی کا اطلاق بھی سرکاری شعبے کا یہی ادارہ کرتا ہے۔ نجی شعبہ ذاتی مفاد اور اندھا دھند نفع کے لالچ میں ایسی کسی پابندی کی پروا نہیں کرتا۔ لہذا درج بالا حقائق کی بناء پر غیر منظور شدہ اور متروک شدہ بیجوں کی فروخت کا دھندہ بڑھنے کے باعث پنجاب سیڈ کارپوریشن کے منظور شدہ اقسام کے بیج کپاس کی فروخت بے حد متاثر ہوئی۔

(ب) یہ بیج فصل کپاس کا تھا جو ماہ فروری، مارچ سے پنجاب سیڈ کارپوریشن کے مراکز فروخت واقع، رحیم یار خان، بہاولپور، راجن پور، ڈی جی خان، ملتان، وہاڑی، خانیوال، چیچہ وطنی، ساہیوال، فیصل آباد، سرگودھا، لیہ، بھکر اور پیپلاں کو فروخت کے لئے بھجوایا گیا جہاں پر اس بیج کی فروخت مارچ تا جون 2004 تک جاری رہی جبکہ فروخت نہ ہو سکنے والی مقدار انہی مراکز کے سٹورز میں خصوصی انتظامات کے تحت محفوظ کر دی گئی ہے تاکہ مطلوبہ معیار کے مطابق اس کی کوالٹی برقرار رکھتے ہوئے اسے آئندہ سال فروخت کیا جا سکے۔

(ج) بیج کپاس کی درج بالا مقدار فروخت نہ ہو سکنے کے اسباب معلوم کرنے کے لئے قائم کی گئی کمیٹی تین ارکان پر مشتمل تھی جس کے سربراہ گریڈ بیس کے آفیسر عبدالشکور شاد، ڈپٹی مینجنگ ڈائریکٹر پنجاب سیڈ کارپوریشن تھے جب کہ دیگر ممبران میں 19 گریڈ کے دو افسران نزاکت علی بھٹی، ڈائریکٹر مارکیٹنگ و تعلقات عامہ اور محمد شفیع رامے منیجر مارکیٹنگ پنجاب سیڈ کارپوریشن ہیڈ کوارٹرز شامل تھے۔

(د) یہ بیج کپاس جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا گیا ہے ماہ فروری، مارچ سے پنجاب سیڈ کارپوریشن کے جن مراکز فروخت کو فراہم کیا گیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	مرکز فروخت	نام انچارج مارکیٹنگ آفیسر	بیج کپاس کی فراہم کردہ مقدار	فروخت کردہ مقدار	بچنے اور محفوظ کئے گئے کپاس کی مقدار
1۔	ساہیوال	شیر محمد بھٹی	2889 من	2753 من	136 من
2۔	خانیوال	محمد اختر طاہر	26523 من	13740 من	12783 من

3-	رحیم یار خان	محمد اختر بھٹی	18010من	16565من	1445من
4-	ڈی جی خان	محمد منظور	4915من	4915من	---
5-	ملتان	زاہد اسحاق	16058من	9437من	6621من
6-	جھنگ	خالد شہزاد	3312من	3312من	---
7-	وہاڑی	محمد صادق	8395من	5735من	2660من
8-	چیچہ وطنی	رانا محمد سلیم	6964من	6964من	---
9-	سرگودھا	سہیل بخاری	1684من	1684من	---
10-	فیصل آباد	عبدالغفار	1389من	1389من	
11-	بہاولپور	زاہد پرویز	12171من	6558من	5613من
12-	بھکر/پیپلاں	محمد استحاق	5340من	5340من	---
13-	راجن پور	شوکت ڈوگر	4282من	4282من	
14-	دوسرے صوبے	----	9480من	9480من	---
	کل میزان		131943من	102685من	29258من

(ہ) یہ وضاحت پہلے بھی کی جا چکی ہے کہ فروخت سے بچ جانے والا بیج ضائع ہونے کے زمرے میں نہیں آتا۔ اس بیج کو آئندہ سیزن تک محفوظ کرنے کے خصوصی انتظامات سے اس کی پیداواری صلاحیت و دیگر معیار ہرگز متاثر نہیں ہوئے چونکہ ان مراکز فروخت کے درج بالا افسران بیج کو خراب یا ضائع کرنے کے مرتکب نہیں ہوئے چنانچہ ان کے خلاف کوئی کارروائی زیر غور نہیں ہے۔

ضلع پاکپتن، واٹر مینجمنٹ سے متعلقہ مسائل اور حکومتی اقدامات

*5677 چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع پاکپتن میں واٹر مینجمنٹ کی کتنی ٹیمیں یکم جولائی 2004 سے کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹیمیں نہ ہونے سے ضلع پاکپتن میں کھالہ جات کو پختہ کرنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی حکومت پاکپتن اور محکمہ زراعت کی منظوری کے باوجود محکمہ خزانہ نے ملازمین کی پاکپتن میں تعیناتی کی منظوری نہ دی ہے؟ اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔

(د) واٹر مینجمنٹ کے کتنے ملازمین/افسران 30-جون 2004 کو فالتو قرار دے کر صوبائی ہیڈ کوارٹر پر تعینات کئے گئے ہیں؟

(ہ) ضلع پاکپتن کی زراعت کی ترقی میں رکاوٹ اور نقصان کا کون ذمہ دار ہے؟

وزیر زراعت:

(الف) ضلع پاکپتن میں ضلعی آفیسر (اصلاح آبپاشی) کام کر رہا ہے۔ یہاں پر نیشنل ڈرینج پروگرام کے تحت 30۔ جون 2004 تک دو فیلڈ ٹیمیں کام کرتی رہی ہیں۔ اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد یہ دفاتر بند ہو گئے تھے لیکن اب عارف والا اور پاکپتن تحصیلوں میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر کے دفاتر کی منظوری یکم جولائی 2004 سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ پاکپتن اور پنجاب حکومت سے ہو چکی ہے، علاوہ ازیں قومی منصوبہ برائے اصلاح آبپاشی کے تحت نئے دفاتر بھی کام کرنا شروع کر دیں گے۔

(ب) تحصیل پاکپتن اور عارف والا میں نئے دفاتر کھولنے کے لئے منظوری ہو چکی ہے۔ نیشنل پروگرام برائے اصلاح کھالہ جات کے تحت بھرتی بھی مکمل ہو چکی ہے اور منتخب شدہ افسران متعلقہ ٹریننگ سنٹرز پر تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ تربیت کی تکمیل کے بعد ان افسران کو فیلڈ میں تعینات کر دیا جائے گا۔

مذکورہ پروگرام کے تحت ضلع پاکپتن میں سات ذیلی دفاتر قائم کر دیئے گئے ہیں اور اب زمینداران کو کھالہ جات کی اصلاح کے لئے کوئی دشواری نہیں ہو گی۔

(ج) محکمہ خزانہ حکومت پنجاب نے ملازمین کی تعیناتی کی منظوری دے دی ہے۔

(د) ضلع پاکپتن سے واٹر مینجمنٹ کے کسی افسر کو فالتو قرار دیکر صوبائی ہیڈ کوارٹر میں تعینات نہیں کیا گیا ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب اور ضلعی حکومت ضلع میں زراعت کی ترقی کے لئے کاوشیں کر رہی ہیں اور نیشنل پروگرام برائے اصلاح کھالہ جات کا چار سالہ پروگرام شروع کیا گیا ہے، جس کے تحت ضلع میں تقریباً 1000 کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے، جس کے نتیجہ میں زراعت میں مزید ترقی ہو گی۔

کسانوں کے لئے رعایتی اور سبسڈائزڈ سکیموں کا دوبارہ اجراء

*5782 رانا تجمل حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق حکومتوں نے صوبہ ہذا کے کسانوں کے لئے مختلف ٹریکٹروں کی خرید پر سبسڈی دے رکھی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سبسڈی اب ختم کر دی گئی ہے؟
(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کسانوں کو مختلف ٹریکٹروں کی خریداری پر سبسڈی دینے اور ان کو رعایتی نرخوں پر ٹریکٹر دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر زراعت:

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ سابق حکومتیں صوبہ ہذا کے کسانوں کو ٹریکٹروں کی خرید میں سبسڈی دیتی رہی ہیں مثلاً 95-1994 کے دوران حکومت پاکستان نے عوامی ٹریکٹر سکیم کے تحت بیس ہزار درآمدی ٹریکٹر رعایتی قیمت (ایک لاکھ پچاس ہزار روپے فی ٹریکٹر) پر کاشتکار حضرات کو فراہم کئے۔ جس سے کاشتکاروں کو فی ٹریکٹر ستر ہزار روپے کی بچت ہوئی۔ اسی طرح 1998 کے دوران گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت پانچ ہزار مقامی ٹریکٹر کاشتکاروں میں رعایتی قیمت پر تقسیم کئے گئے اور فی ٹریکٹر ایک لاکھ روپے سبسڈی گئی۔

(ب) ہاں! یہ بھی درست ہے کہ اب یہ سبسڈی ختم کر دی گئی ہے۔

(ج) فی الحال حکومت وقت کسانوں کو ٹریکٹر کی خرید پر سبسڈی دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ہے۔ جہاں تک سبسڈی نہ دینے کی وجوہات کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ کیونکہ پاکستان WTO کا ممبر ملک ہے اور WTO کے چارٹر کے مطابق حکومت پاکستان کسی قسم کی سبسڈی فوری طور پر نہیں دے سکتی۔

تاہم حکومت کی طرف سے ٹیکسوں کی مد میں چھوٹ دیئے جانے کی وجہ سے بین الاقوامی مارکیٹ میں قیمتوں کے مقابلے میں پاکستان میں اس وقت بھی ٹریکٹروں کی قیمتیں بہت کم ہیں۔

سرکاری زرعی فارمز کا رقبہ اور 2002 تا 2004 آمدن و اخراجات کی تفصیل

*6069 جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پنجاب بھر میں کل کتنے سرکاری زرعی فارم ہیں۔ ان کا کتنا رقبہ ہے؟ سالانہ آمدنی اخراجات اور منافع پیداوار برائے سال 2004-2000 بیان فرمائی جائے۔

وزیرزراعت:

صوبہ بھر میں محکمہ زراعت پنجاب کے پاس کل 93زرعی فارمز ہیں۔ان میں سے 58 ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد، 32 شعبہ توسیع اور 3 پنجاب سیڈ کارپوریشن کے پاس ہیں۔ان سرکاری زرعی فارمز کی شعبہ وار مطلوبہ تفصیلات ضمیمہ (الف)،(ب) اور(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع لاہور اور شیخوپورہ۔پنجاب ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ سپلائی کارپوریشن کی واجب الوصول رقم کی تفصیلات

*6070جناب سمیع اللہ خان: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع لاہور اور شیخوپورہ میں پنجاب ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ سپلائی کارپوریشن کی طرف سے جن جن افراد کے ذمہ واجب الادا رقوم ہیں،ان کے نام وپتاجات نیزہر ایک کے ذمہ کتنی رقم کب سے واجب الادا ہے۔ان کے نام وپتاجات کیا ہیں۔ہر ایک کے ذمہ کتنی رقوم کب سے واجب الادا ہیں؟

وزیرزراعت:

حکومت پنجاب نے محکمہ ہذا11-اپریل1998 سے بند کر دیا ہے۔بمطابق ریکارڈ اس محکمہ نے سال 88-1985 میں یوریا کھاد اور زرعی ادویات قرضہ پر دی تھیں۔جس میں سے2,09,356.00 روپے واجب الادا ہیں۔نام و پتاجات باقیدار مع رقم واجب الادا(اصل زر) کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام وپتاجات باقیدار	رقم واجب الادا(اصل زر)
1۔	چودھری گلفام اشرف، موضع پونڈنی، تحصیل فیروزوالا ضلع شیخوپورہ	-/6,62,000روپے
2۔	زبیر فرید شاہ،قلعہ مسیتا، تحصیل فیروزوالا ضلع شیخوپورہ	-/14,453روپے
3۔	حاجی مشاق احمد، موضع کوٹ نذیر تحصیل فیروزوالا ضلع شیخوپورہ	-/32,903روپے

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے زیرانتظام زرعی فارمز سے متعلقہ تفصیلات

*6073ملک اصغر علی قیصر: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے زیر انتظام کتنے زرعی فارمز ہیں، ہر فارم کا زیر کاشت کتنا رقبہ ہے؟ الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) ان فارمز میں گزشتہ پانچ سال کے دوران کون کون سی فصلیں کتنے کتنے رقبہ پر کاشت کی گئیں؟ ہر فارم کی الگ الگ تفصیل بمطابق ریکارڈ گرداوری پٹواری نہر مہیا کی جائے۔

(ج) ان فارمز کا مینجمنٹ ڈھانچہ کیا ہے؟ گزشتہ پانچ سال کا گواشورہ آمدن و خرچ بابت ہر فارم الگ الگ تفصیل ایوان میں پیش کیا جائے۔

وزیر زراعت:

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے زیر انتظام کل پانچ زرعی فارم ہیں، ہر فارم کا نام اور زیر کاشت رقبہ درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام فارم	زیر کاشت رقبہ کنال	ایکڑ
1	123ج۔ب راجے والا	00	50
2	124ج۔ب چوہڑ ماجرا	00	19
3	217ر۔ب ایکیرہ فارم	00	80
4	218ر۔ب پروکا فارم	00	154
5	211ر۔ب پارس فارم	00	710

(ب) ان فارمز میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کاشت کی گئی فصلیں اور زیر کاشت رقبہ کی الگ الگ تفصیل بمطابق ریکارڈ گرداوری پٹواری نہر ملحقہ نمبر 1 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ فارم بنیادی طور پر یونیورسٹی کے طلباء کے لئے علمی، تحقیقی اور تجرباتی مقاصد کے لئے بنائے گئے ہیں اور تجارتی مقاصد کے لئے نہیں ہیں۔ ان فارمز کی گزشتہ پانچ سالوں کی آمدن اور خرچ کا گوشوارہ (ملحقہ نمبر 2) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

زراعت کی ترقی و اصلاح کے لئے وفاقی گرانٹس اور استعمال کی تفصیل

*6074 **ملک اصغر علی قیصر**: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وفاقی حکومت کی جانب سے سال 2000 سے 2004 تک زراعت کے شعبہ میں مختلف سکیموں کے تحت کس کس مد میں کتنی گرانٹ دی گئی اور متذکرہ امداد زمینداروں کو

کس ذریعہ سے فراہم کی گئی؟

(ب) موجودہ مالی سال (2004-05) میں وفاقی حکومت کی جانب سے زرعی شعبہ میں کتنی گرانٹ فراہم کی جارہی ہے اور کن کن سکیموں کے ذریعے یہ امداد زمیندار تک پہنچائی جا رہی ہے؟ تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے۔

وزیر زراعت:

(الف) وفاقی حکومت کی جانب سے سال 2000 سے 2004 تک محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے جن جن شعبہ جات کو جتنی گرانٹ وصول ہوئی جس کی شعبہ وار تفصیلات درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	نام شعبہ	رقم روپوں میں
1۔	شعبہ اطلاعات	16,80,00
2۔	شعبہ اصلاح آبپاشی	53,10,00,000
3۔	شعبہ ریسرچ	3,18,60,000
4۔	شعبہ توسیع	14,81,43,00
5۔	ریڈک وہاڑی	29,42,000
	میزان	71,56,25,000

متذکرہ بالا امداد زمینداروں کو جن مقاصد کے لئے فراہم کی گئی، ان سکیموں کی شعبہ وار تفصیلات درج ذیل ہیں:۔

1۔ شعبہ اطلاعات: وفاقی حکومت کی طرف سے Integration of agri.res&ext activities سکیم کے تحت نظامت زرعی اطلاعات پنجاب کو مالی سال 2002-03 میں مبلغ -/9,40,000 روپے جبکہ مالی سال 2003-04 میں مبلغ -/7,40,000 روپے زرعی لٹریچر پرانٹ کرنے کے لئے مہیا کئے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	فلپ چارٹ برائے فصلات		پیداواری منصوبہ جات برائے فصلات
I	دھان 400 کاپیاں	I	مسور 2000 کاپیاں
II	آم 300 کاپیاں	II	شلغم، خربوزہ، دھنیا 6000 کاپیاں
III	مونگ پھلی 100 کاپیاں	III	مٹر، سرخ مرچ 4000 کاپیاں
IV	ترشاوہ پھل 200 کاپیاں	IV	گاجر، بند گوبھی، شملہ مرچ 6000 کاپیاں
		V	کماد فلپ چارٹ مع جیکٹس 430 کاپیاں

درج بالا تمام فلپ چارٹس کو شعبہ توسیع کے زیر اہتمام کاشتکاروں کی تربیت کے لئے استعمال کیا گیا جبکہ تمام مطبوعات ڈائریکٹر جنرل زراعت توسیع کے توسط سے کاشتکاروں کو فراہم کی گئیں۔

2۔ شعبہ اصلاح آبپاشی:۔ وفاقی حکومت کی جانب سے سال2000 سے2004 تک زرعی (منصوبہ اصلاح آبپاشی) کے تحت کھالوں کی اصلاح اور ہمواری زمین کے لئے مندرجہ ذیل سکیموں کے لئے531.294 ملین روپے گرانٹ دی گئی۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	آبپاشی سکیمیں	بارانی سکیمیں	میزان
1	خشک سالی کی فوری بحالی کا منصوبہ (DERA)	117.339ملین روپے	212.251ملین روپے	329.59ملین روپے
2	فصلوں کی زیادہ سے زیادہ پیداوار کا منصوبہ (CMP)	8.441ملین روپے	0ملین روپے	8.441ملین روپے
3	قومی منصوبہ برائے اصلاح	166.032ملین روپے	27.231ملین روپے	193.263ملین روپے

3۔ شعبہ ریسرچ: وفاقی حکومت کی جانب سے سال2000 سے2004 تک زراعت کے شعبہ میں صرف ایک ہی مد یعنی زرعی تحقیق اور شعبہ توسیع کے مربوط نظام Integrated agri.res& ext activities (IAREA) کے لئے مندرجہ ذیل گرانٹ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کو دی گئی۔

سال	فراہم کردہ گرانٹ (روپوں میں)
2002-03	1,76,35,000
2003-04	1,42,25,000
میزان	3,18,60,000

متذکرہ بالا امداد وفاقی حکومت نے تحقیق کے علاوہ پنجاب کے آبپاشی اور بارانی علاقوں میں جدید ترین ٹیکنالوجی کے حصول برائے کاشت گندم، کماد، دھان، کپاس، مونگ پھلی، چنا اور باغات کی دیکھ بھال کے لئے فراہم کی۔ چنانچہ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد، شیخوپورہ، ملتان، چکوال، لیہ، بہاولپور، خوشاب اور بھکر کے اضلاع میں اپنے ملحقہ تحقیقاتی اداروں کے توسط سے ساڑھے بارہ ایکڑ یا اس سے کم رقبہ والے کاشتکار حضرات کو جدید ترین پیداواری ٹیکنالوجی کی طرف راغب کرنے کے لئے ان کی تربیت، کسان ڈے منانے، ورکشاپ منعقد کروانے، لٹریچر کی اشاعت اور نمائشی پلاٹ بشمول بیج، کھاد اور دوسری ضروریات کی مد میں یہ امداد خرچ کی۔

4۔ شعبہ توسیع: وفاقی حکومت کی جانب سے سال2000 سے2004 تک زرعی توسیع شعبہ میں درج ذیل ترقیاتی منصوبہ جات اور ان کے تحت دی گئی گرانٹس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1۔ منصوبہ برائے فروغ پیداوار کے لئے مہیا کئے گئے فنڈ92.581ملین روپے Crop Maximization Project (CMP)

2۔ منصوبہ برائے مربوط زرعی تحقیق و توسیع کو مہیا کئے گئے فنڈ 47.237ملین روپے Integrated agri.res& ext activities (IAREA)

3۔ بورے والا کپاس وائرس کنٹرول کے منصوبے کے لئے مہیا کئے گئے فنڈ 8.325 ملین روپے Managing Burewala Strain of Cotton Virus(BSCV)، اس سلسلہ میں زمینداروں کو درج ذیل ذرائع سے امداد فراہم کی گئی:۔

(1) منصوبہ برائے فروغ پیداوار کی تفصیل Crop Maximization Project (Cmp) یہ منصوبہ مئی 2000 سے اگست 2005 تک پاکستان اور آزاد کشمیر کے 109 دیہاتوں میں شروع کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت پنجاب کے ہر 6۔اضلاع میں ایک یونین کونسل کو منتخب کیا گیا ہے۔ اس طرح پنجاب کے 49 دیہاتوں میں یہ منصوبہ چل رہا ہے۔ اضلاع، یونین کونسل اور گاؤں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	ضلع	یونین کونسل	تعداد گاؤں
1۔	مظفر گڑھ	مہارہ	9
2۔	رحیم یار خان	ٹبی گلن	10
3۔	ساہیوال	L 69/141	6
4۔	سرگودھا	45/SB	7
5۔	سیالکوٹ	مالومے	12
6۔	گوجرانوالہ	تلونڈی موسیٰ خان	5

اس منصوبہ کے تحت درج ذیل سہولتیں زمینداروں کو پہنچائی جا رہی ہیں۔

(الف) زرعی توسیع کی خدمات: اس منصوبہ کے تحت متعلقہ یونین کونسل میں ایک زراعت افسر توسیع اور ہر گاؤں میں ایک فیلڈ اسسٹنٹ (زرعی وسیع) کو خدمات کے لئے تعینات کیا گیا ہے۔

(ب) زرعی مشینری پول کا قیام: اس منصوبے کے تحت متعلقہ اضلاع کے زمینداروں کی سہولت کے لئے دو تا تین زرعی مشینری کے مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ ان مراکز کے قیام کے لئے نصف رقم حکومت نے مہیا کی ہے جب کہ باقی نصف رقم زمینداروں نے اکٹھی کر کے فراہم کی ہے۔

(ج) فراہمی قرضہ جات برائے فصلات: اس منصوبہ کے تحت مذکورہ گاؤں کے زمینداروں کو کھاد، بیج اور کیڑے مار دواؤں کی خریداری کے لئے زرعی ترقیاتی بنک کی وساطت سے کم شرح سود پر قرضے فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے وفاقی وزارت خوراک و زراعت اور لائیو سٹاک نے زرعی ترقیاتی بنک کے ساتھ ایک معاہدہ کیا۔ مذکورہ زمینداروں تک کم شرح سود پر قرض فراہم کر رہا ہے۔

(2) منصوبہ برائے مربوط زرعی تحقیق و توسیع Integrated Agri Research and Extension Activies (IAREA) یہ منصوبہ وفاقی حکومت نے پاکستان کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر میں شروع کیا ہے۔ یہ ترقیاتی منصوبہ مارچ 2002 سے جون 2005 تک نافذالعمل رہے گا۔ اس منصوبہ کے تحت زمینداروں کو زرعی توسیع کی وساطت سے درج ذیل سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں:۔

(الف) زمینداروں کو جدید پیداواری ٹیکنالوجی کی فراہمی: اس منصوبہ کے تحت زمینداروں کی صلاحیت کو بڑھانے کے لئے شعبہ ریسرچ کی طرف سے منظور شدہ پیداواری ٹیکنالوجی کو عام زمیندار تک پہنچانے کے لئے ہر زراعت افسر توسیع اپنے حلقہ میں زمینداروں کے کھیت میں پانچ بڑی فصلوں یعنی گندم، کپاس، چاول، مکئی اور کماد کے دو دو نمائشی بلاک لگا رہا ہے۔ ان نمائشی بلاکوں میں جدید اقسام، وقت پر کاشت، صحیح طریقہ کاشت، مناسب شرح بیج، مناسب کھاد اور زرعی ادویات کی ترویج کی جاتی ہے۔

(ب) کماد میں ٹشو کلچر کے ذریعے کاشتہ بیج کی فراہمی:۔ اس منصوبہ کے تحت ٹوبہ ٹیک سنگھ اور منڈی بہاؤالدین کے اضلاع میں گنے کے کاشتکاروں کو ٹشو کلچر کے ذریعہ سے بنایا ہوا بیج فراہم کیا جا رہا ہے ہر سال یعنی 04-2003 اور 05-2004 کے دوران 92 زمینداروں کو ایک ایک ایکڑ کا بیج فراہم کیا جا رہا ہے۔

(ج) پیراشوٹ کے ذریعہ دھان کی پنیری کی کھیت میں منتقلی: اس منصوبہ کے تحت پیراشوٹ کے ذریعہ دھان کی پنیری کی کھیت میں منتقلی کی ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور حافظ آباد کے اضلاع میں 226 یونین کونسلوں میں 226۔ ایکڑ کے لئے 45200 پیراشوٹ ٹرے نصف قیمت پر زمینداروں کو فراہم کی گئی ہیں۔ ضلع وار یونین کونسلوں کی تعداد درج ذیل ہے:۔

1۔	گوجرانوالہ	85
2۔	سیالکوٹ	112
3۔	حافظ آباد	29

(د) آم پر پھل کی مکھی کا کنٹرول: اس مد میں آم کے پیداواری اضلاع یعنی ملتان، مظفر گڑھ، خانیوال، بہاولپور اور رحیم یار خان میں زمینداروں کو آم پر پھل کی مکھی کے تدارک کے لئے ہر یونین کونسل میں پانچ پانچ ایکڑ پر مشتمل آموں کے باغ کو جنسی پھندے اور دوائی

فراہم کی گئی ہے۔ ضلع وار یونین کونسلوں کی تعداد درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد یونین کونسل
1۔	ملتان	75
2۔	خانیوال	77
3۔	مظفر گڑھ	104
4۔	بہاولپور	85
5۔	رحیم یار خان	136

(ز) کپاس میں گلابی سنڈی کے کنٹرول کے لئے پی۔بی روپ کا استعمال: اس مقصد کے لئے وہاڑی اور خانیوال کی 50 یونین کونسلوں میں جہاں ہر سال گلابی سنڈی کا شدید حملہ ہوتا ہے، اس کو کنٹرول کرنے کے لئے پی۔بی روپ کے استعمال کے فروغ کے لئے پانچ پانچ ایکڑ پر مشتمل بلاک کے لئے پی۔بی روپ نصف قیمت پر فراہم کئے جا رہے ہیں۔ ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ وہاڑی 25 یونین کونسلیں 125۔ایکڑ

2۔ خانیوال 25 یونین کونسلیں 125۔ایکڑ

(ہ) فراہمی کتابچہ جات و فلپ چارٹ: شعبہ زرعی توسیع کے ذریعے گاؤں گاؤں زمینداروں کے ٹریننگ پروگرام کے تحت لٹریچر کی اشاعت کے لئے ہر سال 9 لاکھ 40 ہزار روپے فراہم کئے جا رہے ہیں یہ لٹریچر جو کہ پیداواری ٹیکنالوجی پر مشتمل ہوتا ہے، عام زمینداروں کو مفت فراہم کیا جاتا ہے۔

(و) زرعی ویب سائٹ کا قیام: اس منصوبے کے تحت ایک زرعی ویب سائٹ WWW. AGRI.PUNJAB.GOV.PK جاری کی گئی ہے جو کہ 200 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس پر عام زمیندار کو درج ذیل معلومات مہیا کی جا رہی ہیں۔

(1)۔ بڑی فصلوں کی پیداواری ٹیکنالوجی

(2)۔ فصلوں کے اہداف اور زیر کاشت رقبہ جات

(3)۔ موسم کی صورتحال

(4)۔ زمینداروں کے لئے خصوصی پیغامات

(5)۔ زرعی ادویات کے نمونہ جات کی رپورٹ

(6)۔ پسٹ وارننگ کی رپورٹ

(7)۔ پسٹ الرٹ کی رپورٹ

(8)۔ زراعت کے مختلف شعبہ جات کا تعارف

(3) بورے والہ وائرس کو کنٹرول کرنے کا منصوبہ Managing Burewala Strain of Cotton Virus (BSCV) ۔ وفاقی وزارت زراعت و خوراک اور لائیو سٹاک نے درج بالا منصوبہ دسمبر2002 تا30-جون2006 تک کے لئے شروع کیا ہے۔اس منصوبے سے زرعی توسیع کے ذریعے وہاڑی، خانیوال، پاکپتن اور ساہیوال کے اضلاع میں جہاں اس وائرس کا شدید حملہ نوٹ کیا گیا ہے زمینداروں کو اس وائرس سے بچاؤ کے لئے انسدادی تدابیر کی ترویج کے لئے گاؤں گاؤں جاکر زمینداروں کو تربیت دی جاتی ہے۔ اس منصوبے میں لٹریچر کی اشاعت کے لئے سات لاکھ پچاس ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں نیز عملہ کو سہولت کے لئے آسان اقساط پر موٹر سائیکل بھی فراہم کئے جارہے ہیں۔

5۔ چیف کوآرڈینیٹر (ریڈک وہاڑی): ریجنل ایگریکلچرل اکنامک ڈویلپمنٹ سنٹر برائے وہاڑی کو 03-2002 میں IAREA پراجیکٹ کی تکمیل کے لئے 1.157 ملین روپے (11 لاکھ 57 ہزار روپے) اور سال 04-2003 کے لئے 1.785 ملین روپے (17 لاکھ 85 ہزار روپے کل 2.942 ملین روپے (29 لاکھ 42 ہزار روپے) کی گرانٹ وصول ہوئی۔ یہ گرانٹ براہ راست کسانوں میں تقسیم نہ کی گئی لیکن RAEDC کیمپس کی طرف سے مختلف کسانوں کو ان کے گھروں پر ٹریننگ پروگراموں پر خرچ ہوئی اس کے علاوہ کسانوں کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مختلف زرعی شعبہ جات سے فصلات کی پیداواری ٹیکنیکس اور جدید زرعی ٹیکنالوجی پر خرچ کی گئی۔

(ب) موجودہ مالی سال 05-2004 میں وفاقی حکومت کی جانب سے زرعی شعبہ میں جتنی گرانٹ فراہم کی گئی اور جن جن سکیموں کے ذریعے یہ امداد زمینداروں تک پہنچائی گئی ان کی شعبہ وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ شعبہ اطلاعات: مالی سال 05-2004 کے دوران نظامت زرعی اطلاعات پنجاب کو اہم فصلوں کی پیداواری ٹیکنالوجی کے لٹریچر پرنٹ کرنے کے لئے مبلغ 9,40,000 روپے مہیا کئے گئے ہیں۔ یہ مطبوعات ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) کے توسط سے کاشتکاروں کو فراہم کی جائیں گی تاکہ وہ مختلف فصلوں کی جدید

پیداواری ٹیکنالوجی سے آگاہ ہو سکیں۔

2۔ شعبہ اصلاح آبپاشی: موجودہ مالی سال05-2004 میں وفاقی حکومت کی جانب سے صدر پاکستان کے "قومی منصوبہ برائے اصلاح کھالہ جات" کے تحت747 ملین (74کروڑ70لاکھ) کی رقم فراہم کی گئی ہے یہ رقم کاشتکار خود اپنے کھالہ جات کی اصلاح کے لئے استعمال ہونے والے تمام میٹریل کی خریداری کے لئے خرچ کریں گے۔ اس سکیم کے تحت پنجاب میں 1,736 آبپاش کھالوں کی اصلاح و پختگی کی جارہی ہے اور 215 سکیمیں بارانی علاقوں میں مکمل کی جارہی ہیں۔

3۔ شعبہ ریسرچ: موجودہ مالی سال05-2004 سے ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کو ایک ہی مدیعنی زرعی تحقیق اور شعبہ توسیع کے مربوط نظام Integrated agri. res. & ext activities (IAREA) کے تحت مندرجہ ذیل گرانٹ متذکرہ بالا بیان کردہ مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے دی گئی:۔

سال	فراہم کردہ گرانٹ (روپوں میں)
2004-05	ایک کروڑ چار لاکھ پینتیس ہزار (1,04,35,000)

4۔ شعبہ توسیع: موجودہ سال05-2004 میں جز (الف) میں بیان کی گئی سکیمیں جاری ہیں۔ سال05-2004 کے لئے ان سکیموں کی مختص شدہ رقوم درج ذیل ہیں:۔

1	منصوبہ برائے فروغ پیداوار (CMP)	3,23,11,000/- روپے
2	منصوبہ برائے مربوط زرعی تحقیق و توسیع (IAREA)	78,85,000/- روپے
3	منصوبہ بورے والا وائرس کنٹرول (BSCV)	45,25,000/- روپے
	میزان	4,47,21,000/- روپے

5۔ چیف کوآرڈینیٹر (ریڈک وہاڑی) موجودہ سال05-2004 میں کوئی امداد فراہم نہیں کی گئی۔

ضلع لودھراں، اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر (فیلڈ) کی اسامیوں کی تعداد

*6253: سید محمد رفیع الدین بخاری: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام اضلاع ماسوائے لودھراں کے محکمہ زراعت کے field ونگ میں اسسٹنٹ ایگریکلچر انجنیئر کی اسامیاں ہیں؟

(ب) کیا حکومت لودھراں میں بھی اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر (فیلڈ) کی اسامی create کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت:

(الف) صوبہ پنجاب کے 34 میں سے 30 اضلاع میں اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر فیلڈ کی اسامیاں موجود ہیں، جبکہ درج ذیل چار اضلاع میں اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر (فیلڈ) کی اسامیاں موجود نہ ہیں:۔

1۔	لودھراں	2۔	پاکپتن
3۔	منڈی بہاؤالدین	4۔	حافظ آباد

(ب) موجودہ set up میں ضلع لودھراں میں شعبہ زرعی انجینئرنگ کا یونٹ آفس موجود ہے، جہاں پر یونٹ سپروائزر نائب زرعی انجینئر ملتان کی زیر نگرانی کاشتکاروں کو بلڈوزر و دیگر مشینری کرایہ پر مہیا کر رہا ہے۔ فی الوقت اس ضلع میں صرف چار عدد بلڈوزر ہیں جن سے کاشتکاروں کی ضروریات احسن طریقے سے پوری کی جا رہی ہیں۔ محکمہ زراعت کے شعبہ فیلڈ ونگ نے ضلع لودھراں میں نائب زرعی انجینئر فیلڈ کی نئی اسامی پیدا کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس نہ کی ہے کیونکہ ایک تو اس ضلع میں بلڈوزر کی ڈیمانڈ زیادہ نہ ہے، دوسرا گورنمنٹ کے اخراجات کو کم سے کم سطح پر رکھنا ضروری تھا۔ تاہم ضلع لودھراں میں اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر فیلڈ کی نئی اسامی صرف اس صورت میں پیدا کی جا سکتی ہے اگر وہاں بلڈوزر کی ڈیمانڈ زیادہ ہو تاکہ ان پر اٹھنے والے انتظامی اخراجات کو justify کیا جا سکے لہذا محکمہ نے بلا ضرورت یہ اسامی پیدا نہ کر کے گورنمنٹ کے اخراجات کی بچت کی۔

ضلع لودھراں۔ اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر (ویل ڈریلنگ) کی اسامی کی منظوری

*6254: سید محمد رفیع الدین بخاری: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام اضلاع میں اسسٹنٹ ایگریکلچر انجنیئر Well Drilling کی اسامیاں ہیں مگر ضلع لودھراں میں مذکورہ اسامی ابھی تک منظور نہ کی گئی ہے؟

(ب) کیا حکومت ضلع لودھراں میں بھی مذکورہ اسامی create کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت:

(الف) صوبہ پنجاب کے 34 میں سے 30 اضلاع میں اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر (ویل ڈریلنگ) کی اسامیاں موجود ہیں جبکہ درج ذیل چار اضلاع میں اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر (ویل ڈریلنگ) کی اسامیاں موجود نہ ہیں:۔

1۔ لودھراں 2۔ پاکپتن

3۔ منڈی بہاؤالدین 4۔ حافظ آباد

(ب) موجودہ set up میں ضلع لودھراں میں ویل ڈریلنگ کا کام نائب زرعی انجینئرنگ ویل ڈریلنگ ملتان سرانجام دیتے ہیں کیونکہ ضلع لودھراں میں فی الوقت تین ہینڈ بورنگ پلانٹ ہیں جن سے ٹیوب ویل بورنگ کی ضروریات احسن طریقے سے پوری کی جارہی ہیں۔ محکمہ زراعت کے شعبہ فیلڈ ونگ نے ضلع لودھراں میں نائب زرعی انجینئر ویل ڈریلنگ کی نئی اسامی پیدا کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس نہ کی ہے کیونکہ ایک تو اس ضلع میں بورنگ پلانٹ کی ڈیمانڈ زیادہ نہ ہے دوسرا گورنمنٹ کے اخراجات کو کم سے کم سطح پر رکھنا ہے۔ تاہم ضلع لودھراں میں اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر ویل ڈریلنگ کی نئی اسامی صرف اس صورت میں پیدا کی جاسکتی ہے اگر وہاں بورنگ پلانٹ کی ڈیمانڈ زیادہ ہوتا کہ ان پر اٹھنے والے انتظامی اخراجات کو justify کیا جاسکے۔ لہذا محکمہ نے بلا ضرورت یہ اسامی پیدا نہ کر کے گورنمنٹ کے اخراجات کی بچت کی۔

تحصیل خیر پور ٹامیوالی۔ دفتر واٹر مینجمنٹ کی بحالی

*6286 میاں محمد لطیف عاقل پنوار راجپوت: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خیر پور ٹامیوالی (تحصیل) ایک بہت بڑا زرعی علاقہ ہے، جو گندم، سورج مکھی اور کاٹن کی کاشت کا مرکز ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس تحصیل سے Water Management کا دفتر ختم کر دیا گیا ہے؟ وجوہات بیان فرمائیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کروڑوں روپے مالیت کا سامان جو Water Management کی ملکیت تھا، وہ کباڑ خانوں میں پڑا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ارد گرد کی تحصیلوں میں Water Management کے دفاتر موجود ہیں؟

(ہ) کیا حکومت پنجاب اس دفتر کو دوبارہ بحال کرنا چاہتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر زراعت:

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے سال 01-2000 تک تحصیل خیر پور ٹامیوالی میں واٹر مینجمنٹ کا دفتر کام کرتا رہا ہے جو کہ اس منصوبہ کی تکمیل پر بند کر دیا گیا۔ اس تحصیل میں واٹر مینجمنٹ کا کوئی دفتر تا حال کام نہیں کر رہا۔ واٹر مینجمنٹ کے نیشنل پروگرام کے تحت کھالہ جات کی تعمیر کے لئے ضلع بہاول پور میں نئے دفاتر کھولے جا رہے ہیں۔ خیر پور ٹامیوالی میں بھی عنقریب دفتر کھول دیا جائے گا۔

(ج) درست نہ ہے۔ دفتر واٹر مینجمنٹ، خیر پور ٹامیوالی کا تمام ریکارڈ مع سٹور دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر محکمہ زراعت (توسیع) کی پرانی بلڈنگ میں محفوظ پڑا ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ ماسوائے خیر پور ٹامیوالی کے ضلع بہاول پور کی تمام تحصیلوں میں واٹر مینجمنٹ کے دفاتر موجود ہیں۔

(ہ) واٹر مینجمنٹ کے نیشنل پروگرام کے تحت کھالہ جات کی تعمیر کے لئے ضلع بہاول پور میں 18 نئے دفاتر کھولے جا رہے ہیں۔ خیر پور ٹامیوالی میں عنقریب دفتر کھول دیا جائے گا۔

ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ان کی کارکردگی

*6360 لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کام کر رہے ہیں؟ تحصیل وار ان کی تفصیل مہیا کی جائے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زرعی ادویات میں ملاوٹ کی شکایات عام ہیں، محکمہ نے ان شکایات کے ازالہ کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں، کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ملاوٹ میں محکمہ کے لوگ شامل ہیں؟

(ج) کیا محکمہ نے ملاوٹ کی شکایت پر کوئی مقدمات درج کئے ہیں اور اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیل بتائی جائے۔

(د) کیا حکومت زرعی ادویات میں ملاوٹ کے خاتمہ کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات کرنے کو تیار ہے اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر زراعت:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ زراعت کے مختلف شعبہ جات کے ضلع کی سطح پر 8 اور تحصیل کی سطح پر 16 دفاتر کام کر رہے ہیں ان کی شعبہ وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

	ضلع کی سطح پر تعداد	تحصیل کی سطح پر تعداد
شعبہ توسیع	1	4
شعبہ اصلاح آبپاشی	1	4
شعبہ پیسٹ وارننگ	1	3
پنجاب سیڈ کارپوریشن	1	--
شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس	1	2
شعبہ ریسرچ	1	--
شعبہ معاشیات و تجارت	1	--
شعبہ زرعی انجینئرنگ	1	3
کل تعداد	8	16

ان دفاتر کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں زرعی زہروں کی ملاوٹ کی شکایت عام ہے۔ اگر کبھی کبھار کوئی شکایت زمینداروں یا دیگر ذرائع سے موصول ہو تو اس پر فوراً کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے انسپکٹر زرعی ادویات تحصیل کی سطح پر یہ فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور باقاعدگی سے ڈیلرز کی پڑتال کرتے رہتے ہیں۔ ملاوٹ ثابت ہونے کی صورت میں پیسٹی سائیڈ آرڈیننس 1971 ترمیم شدہ 1997 کے تحت کارروائی عمل

میں لائی جاتی ہے، اس سے ملاوٹ میں کافی حد تک کمی ہوئی ہے اور زمینداروں کو معیاری زہریں مہیا ہو رہی ہیں۔ محکمہ کے لوگ عمومی طور پر زرعی ادویات میں ملوث نہیں ہیں تاہم محکمہ کو جہاں سے بھی اپنے کسی اہلکار کے خلاف کسی قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو محکمہ اس پر انکوائری کروا کر متعلقہ آفیسر یا اہلکار کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کرتا ہے۔

(ج) محکمہ زراعت توسیع گوجرانوالہ نے ملاوٹ اور دوسری بے ضابطگیوں پر سال 2000-04 کے دوران 80 مقدمات درج کروائے ہیں اور چھاپے مار کر جعلی اور ملاوٹ شدہ ادویات بھی پکڑی ہیں۔ مقدمات کی تفصیل منسلکہ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت زرعی ادویات میں ملاوٹ کی روک تھام کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے:-

1۔ حکومت اس کام کو مزید موثر بنانے کے لئے پیسٹی سائیڈ آرڈیننس میں مناسب ترامیم کا عمل جاری رکھے ہوئے ہے۔

2۔ صوبائی سطح پر ایڈیشنل سیکرٹری زراعت کی زیر قیادت ٹاسک فورس قائم کی گئی ہے جو زرعی ادویات کی کوالٹی کو بہتر بنانے کے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔

3:۔ ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) اور تحصیل کی سطح پر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) کو انسپکٹر زرعی ادویات کے اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔

4۔ صرف ان کمپنیوں اور ڈیلروں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے جو قانونی معیار پر پورا اترتے ہوں۔

5۔ ضلع کی سطح پر تمام ڈیلروں کی تحفظ نباتات اور مناسب زرعی زہروں کے استعمال کے متعلق تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

شعبہ توسیع محکمہ زراعت رحیم یار خان، 2004 تا حال بھرتی کی تفصیل

*6416 انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک محکمہ زراعت شعبہ توسیع ضلع رحیم یار خان میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، قابلیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ بنانے کا طریق کار بیان فرمائیں؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے نیز رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) جن افراد کو وزیر زراعت اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) یکم جنوری2004 سے آج تک محکمہ زراعت شعبہ توسیع ضلع رحیم یار خان میں کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

(ب) بھرتی نہ کی گئی اس لئے میرٹ لسٹ بھی نہیں بنی ہے۔

(ج) بھرتی نہ کی گئی اس لئے ریکروٹمنٹ کمیٹی کی فہرست بھی نہیں بنی۔

(د) بھرتی نہ کی گئی اس لئے رولز میں نرمی کی تفصیل مہیا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ہ) وزیر زراعت اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھی کوئی اہلکار بھرتی نہ کیا گیا۔

رحیم یار خان شعبہ تحقیق محکمہ زراعت میں 2004 تاحال بھرتی کی تفصیل

*6417 انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2004 سے آج تک محکمہ زراعت شعبہ ریسرچ ضلع رحیم یار خان میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، قابلیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ بنانے کا طریق کار بیان فرمائیں؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے نیز رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) جن افراد کو وزیر زراعت اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک محکمہ زراعت شعبہ تحقیق ضلع رحیم یار خان میں کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

(ب) چونکہ بھرتی نہ کی گئی اس لئے میرٹ لسٹ بھی نہیں بنی ہے۔

(ج) چونکہ بھرتی نہ کی گئی اس لئے ریکروٹمنٹ کمیٹی بھی نہ تشکیل دی گئی۔

(د) چونکہ بھرتی نہ کی گئی اس لئے مزید تفصیلات پیش نہیں کی جاسکتیں۔

(ہ) چونکہ بھرتی نہ کی گئی اس لئے مزید تفصیلات پیش نہیں کی جاسکتیں۔

رحیم یار خان محکمہ زراعت کراپ رپورٹنگ سروس میں جنوری 2004 تاحال بھرتی کی تفصیل

*6419 شیخ عزیز اسلم: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک محکمہ زراعت کراپ رپورٹنگ سروس ضلع رحیم یار خان میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، قابلیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ بنانے کا طریق کار بیان فرمائیں؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے نیز رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) جن افراد کو وزیر زراعت اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک محکمہ زراعت کراپ رپورٹنگ سروس ضلع رحیم یار خان میں پانچ افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، قابلیت، پتا جات اور ڈومیسائل کی تفصیل منسلکہ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کراپ رپورٹنگ سروس میں ریکروٹمنٹ (بھرتی) کا میرٹ پنجاب کی سطح پر کیا گیا ہے، میرٹ لسٹ اور میرٹ بنانے کا طریقہ (بمطابق مروجہ میرٹ پالیسی) ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب گورنمنٹ ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق تعلیمی قابلیت کے نمبر 80، تحریری ٹیسٹ کے نمبر 10 اور انٹرویو کے نمبر بھی دس ہیں۔ تمام امیدواروں کا دس نمبروں کا تحریری ٹیسٹ لیا گیا ہے، کامیاب امیدواروں میں سے باقی دس نمبروں کا انٹرویو لے کر کامیاب ہونے والے امیدواروں کو میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل منسلکہ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کسی فرد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ہ) کسی فرد کو وزیر زراعت اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی نہیں کیا گیا۔

محکمہ زراعت شعبہ فیلڈ رحیم یار خان، جنوری 2004 تا حال بھرتی کی تفصیل

*6420 شیخ عزیز اسلم: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک محکمہ زراعت شعبہ فیلڈ ضلع رحیم یار خان میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، قابلیت، پتا جات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ بنانے کا طریق کار بیان فرمائیں؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے نیز رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) جن افراد کو وزیر زراعت اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، پتا جات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک محکمہ زراعت شعبہ فیلڈ ضلع رحیم یار خان میں کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

(ب) بھرتی نہ کی گئی اس لئے میرٹ لسٹ بھی نہیں بنی ہے۔

(ج) بھرتی نہ کی گئی اس لئے ریکروٹمنٹ کمیٹی کی فہرست بھی نہیں بنی۔

(د) بھرتی نہ کی گئی اس لئے رولز میں نرمی کی تفصیل مہیا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ہ) وزیر زراعت اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھی کوئی اہلکار بھرتی نہ کیا گیا۔

تحصیل ٹیکسلا۔ سبزی منڈی سے متعلقہ تفصیل

*6440 جناب محمد وقاص: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں قائم سبزی منڈیوں کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ہر سبزی منڈی کا رقبہ اور دکانوں کی تفصیل الگ بیان کی جائے؟

(ج) گزشتہ دو سالوں میں ان دکانوں سے حاصل ہونے والی آمدن مفصل طور پر بیان کی جائے۔ منڈی کے اخراجات کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں کوئی بھی سبزی منڈی نہ ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دیا گیا ہے۔

(ج) جواب جز (الف) میں دیا گیا ہے۔

ضلع راولپنڈی۔ تعینات زراعت آفیسرز اور خالی اسامیوں کی تفصیل

*6441 جناب محمد وقاص: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں اس وقت جو زراعت آفیسر تعینات ہیں ان کے نام، مدت ملازمت، تعیناتی کی جگہ اور گزشتہ پانچ برسوں میں ہونے والی پروموشنز کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) محکمہ کے پاس ضلع راولپنڈی میں گریڈ 16 یا 17 کی کتنی پوسٹیں خالی ہیں؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو انہیں پُر کرنے کا کب تک ارادہ ہے؟

وزیر زراعت:

(الف) ضلع راولپنڈی میں اس وقت محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع کے دس زراعت افسر اور شعبہ پسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول کا ایک زراعت افسر کام کر رہا ہے۔ شعبہ وار مزید تفصیلات درج ذیل ہیں:۔

1۔ شعبہ توسیع

ضلع راولپنڈی محکمہ زراعت شعبہ توسیع میں زراعت افسران (بی ایس 17) کی کل 22 اسامیاں منظور شدہ ہیں اور اس وقت دس زراعت افسر کام کر رہے ہیں، جن میں چار ریگولر اور چھ کنٹریکٹ کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں گزشتہ پانچ سالوں میں درج ذیل زراعت افسران کی اگلے عہدے میں ترقی ہوئی۔

نمبر شمار	نام زراعت آفسر	عہدہ و ترقی	مستقل / عارضی
1-	مرزا شفیق الرحمن	نائب ضلعی افسر زراعت (توسیع) راولپنڈی	مستقل بنیاد پر
2۔	چودھری سیف الرحمن	نائب ضلعی افسر زراعت (توسیع) کوٹلی ستیاں	عارضی بنیاد پر
3۔	زاہد حسین ذکی	نائب ضلعی افسر زراعت (توسیع) گوجر خان	۔ایضاً۔
4۔	ملک اعجاز احمد	نائب ضلعی افسر زراعت (توسیع) ٹیکسلا	۔ایضاً۔
5۔	خالد محمود	نائب ضلعی افسر زراعت (توسیع) مری	۔ایضاً۔

2۔ شعبہ پسٹ وارننگ

نام	مدت ملازمت	تعیناتی کی جگہ	کیفیت
عبدالرازق	01-04-2001	تحصیل مری ضلع راولپنڈی	یہ افسر فیلو شپ پروگرام میں شامل ہونے کے لئے جاپان چلا گیا ہے۔ گزشتہ پانچ برسوں میں ضلع راولپنڈی میں کسی زراعت افسر کی پرموشن نہیں کی گئی۔

(ب)

1- شعبہ توسیع

محکمہ زراعت شعبہ توسیع راولپنڈی میں زراعت افسر (بی ایس 17) کی 12-اسامیاں خالی ہیں۔

2- شعبہ پسٹ وارننگ

محکمہ زراعت شعبہ پسٹ وارننگ راولپنڈی میں گریڈ سترہ کی ایک پوسٹ خالی ہے۔

(ج)

1- شعبہ توسیع

مندرجہ بالا خالی اسامیاں محکمہ زراعت شعبہ توسیع راولپنڈی میں پُر کرنے کے لئے متعلقہ حکام سے اجازت لینے کے لئے معاملہ زیر غور ہے۔ جونہی اجازت ملی ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن سے رجوع کیا جائے گا۔

2- شعبہ پسٹ وارننگ

اسامی پُر کرنے کے لئے گورنمنٹ نے منظوری کے لئے S& GAD ڈیپارٹمنٹ میں کیس بھیجا ہوا ہے۔

ضلع وہاڑی۔ 2003 تا 2005، مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمینوں، آمدن وخرچ اور منصوبہ جات کی تفصیل

*6458 **جناب طاہر اقبال چودھری:** کیا وزیر زرعی مارکیٹنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں کل کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں؟

(ب) سال 2003 سے 2005 تک ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں کی کل آمدن کتنی تھی اور یہ کہاں خرچ ہوئی؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں، ہر منصوبے کی مالیت کتنی ہے اور کتنے منصوبے زیر تکمیل ہیں؟

(د) ضلع بھر کی مارکیٹ کمیٹیوں کے 2003 سے کون کون چیئرمین رہے اور ان کا تقرر کس اتھارٹی نے کب کیا؟ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ:

(الف) ضلع وہاڑی میں تین مارکیٹ کمیٹیاں ہیں۔

1۔ مارکیٹ کمیٹی وہاڑی 2۔ مارکیٹ کمیٹی میلسی

3۔ مارکیٹ کمیٹی بورے والہ

(ب) ضلع وہاڑی کی مارکیٹ کمیٹیوں کی کل آمدن دوران سال 04-2003 اور 05-2004

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمپنی	کل آمدن 2003-04	کل آمدن 2004-05
1۔	وہاڑی	5770252.00روپے	4282403.00روپے
2۔	میلسی	2672555.00روپے	3747341.00روپے
3۔	بورے والہ	5319223.00روپے	9054423.00روپے

ضلع وہاڑی کی مارکیٹ کمیٹیوں کے خرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع وہاڑی میں صرف کمیٹی بورے والہ نے ترقیاتی کام کروائے ہیں، ان کے منصوبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع بھر کی مارکیٹ کمیٹیوں کے 2003 سے چیئرمینوں کی تفصیل

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	نام چیئرمین	تاریخ تقرری	تقرر کرنے والی اتھارٹی
1۔	وہاڑی	محمد شعبان خان بدھ	18-02-02	ضلع ناظم بعد از منظوری ضلعی اسمبلی وہاڑی
2۔	میلسی	خان محمد سردار خان لچھی	18-02-02	ضلع ناظم بعد از منظوری ضلعی اسمبلی وہاڑی
3۔	بورے والہ	چودھری محمد یونس	23-08-02	۔ایضاً۔

ضلع وہاڑی میں 2003تا2005، جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات

*6459 جناب طاہر اقبال چودھری: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں جعلی زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) سال 2003 سے جنوری 2005 تک ضلع وہاڑی میں کتنے افراد کو جعلی زرعی ادویات فروخت کرنے پر گرفتار کیا گیا، کتنا جرمانہ کیا، کتنی سزا دی گئی؟ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

وزیر زراعت:

(الف) جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے زرعی زہروں کے آرڈیننس 1971، ترمیم شدہ 1997، 2004 کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

1۔ درآمد کنندہ کو زرعی ادویات پیک کروا کر تقسیم کنندہ کو مہیا کرنے کا پابند کیا گیا ہے۔

2۔ پیکنگ پلانٹ رجسٹرڈ کروانا لازم قرار دیا گیا ہے۔ کوئی پلانٹ رجسٹریشن کے بغیر پیکنگ نہیں کر سکتا۔ ہر پلانٹ کے ساتھ لیبارٹری بھی لازم ہے۔

3۔ پیکنگ پلانٹ جو زہر پیک کرتا ہے اس کا ریفرنس سیمپل بھی اپنے پاس رکھنے کا پابند ہے۔

4۔ پیکنگ پلانٹس اور زرعی ادویات کے سٹوروں سے بلا امتیاز نمونے لئے جاتے ہیں اور لیبارٹری سے ان کی کوالٹی چیک کرائی جاتی ہے۔

5۔ ڈیلر حضرات کی ٹریننگ لازمی قرار دی گئی ہے، ٹریننگ کے بعد ہی زرعی ادویات فروخت کرنے کا لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔

6۔ بغیر لائسنس کے کوئی آدمی زرعی ادویات فروخت نہیں کر سکتا۔

7۔ درآمد کنندگان و تقسیم کنندگان کو اپنے ڈیلرز بنانے اور ڈیلر شپ سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا پابند کیا گیا ہے۔

8۔ دفعہ 26۔اے کے تحت یہ قانون ناقابل دست اندازی پولیس بنا دیا گیا ہے۔

9۔ پیسٹی سائیڈ انسپکٹروں پر مشتمل چھاپہ مار پارٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں تاکہ لوگ جعلی زرعی زہروں کا کاروبار نہ کر سکیں۔

10۔ اس ایکٹ کے تحت تقسیم کنندہ کو بھی رجسٹرڈ کیا جاتا ہے تاکہ کوئی پارٹی بغیر رجسٹریشن یہ کاروبار نہ کر سکے۔

11۔ کسی بھی تقسیم کنندہ/ڈیلر یا کسی بھی متعلقہ شخص کا نمونہ غیر معیاری/ جعلی آنے پر ان کے خلاف باقاعدہ ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہے تاکہ جرائم پیشہ افراد کی حوصلہ شکنی ہو۔

(ب) 2003 سے جنوری 2005 تک ضلع وہاڑی میں 20۔افراد کو گرفتار کیا گیا جن میں سے ایک فرد کو 2003 میں بری کر دیا گیا، لیکن باقی 19۔افراد کے خلاف کیس ابھی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

غلام محمد آباد، فیصل آباد، سبزی و فروٹ منڈی کی صفائی

*6535 محترمہ کنول نسیم: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سبزی و فروٹ منڈی غلام محمد آباد فیصل آباد کے انتظامی معاملات کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے حکومت نے انتظامی کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منڈی کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے حکومت کسی مجاز فرم کو صفائی کے کام کا ٹھیکہ دیتی ہے۔ اس کام پر ہونے والے اخراجات کی تفصیل سال 2001 سے جنوری 2005 مع فرم کے نام ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سبزی و فروٹ منڈی میں صفائی و ستھرائی کا انتظام انتہائی ناقص ہے، صارفین اور آڑھتیوں کو اس ضمن میں شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ سبزی و فروٹ منڈی میں صفائی و ستھرائی کے انتظامات کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) درست نہ ہے۔ سبزی و فروٹ منڈی غلام محمد آباد، فیصل آباد کے انتظامی معاملات مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد سرانجام دے رہی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد سبزی و فروٹ منڈی غلام محمد آباد کو صاف رکھنے کے لئے ہر سال بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دیتی ہے۔ اس کام پر ہونے والے اخراجات کی تفصیل سال 2001 سے جنوری 2005 مع نام فرم درج ذیل ہے:-

سال	اخراجات (روپے)	نام فرم / ٹھیکیدار
2001-02	1,80,000/-	خالد حسین ولد حاکم علی سکنہ کھوہ والا چوک چوہڑ ماجرہ فیصل آباد
2002-03	2,23,800/-	سید فیاض الحسن ولد سید اختر حسین شاہ سکنہ مکان نمبر D435/، گلی نمبر 2 غلام محمد آباد، فیصل آباد
2003-04	1,87,700/-	۔ایضاً۔
2004-05	2,38,000/-	اعجاز احمد ولد نور احمد، چک نمبر 64 ج۔ب فیصل آباد

(ج) ٹھیکیدار سبزی و فروٹ منڈی غلام محمد آباد فیصل آباد میں صفائی کا کام باقاعدگی سے کرتا ہے۔ تاہم حالیہ بارشوں کی وجہ سے منڈی میں صفائی کروانے میں مشکلات در پیش آئی ہیں۔ لیکن اب صفائی کا کام احسن طریقے سے سرانجام دیا جا رہا ہے اور کسی قسم کی شکایت کی صورت میں فوری ازالہ کیا جاتا ہے۔

(د) سبزی و فروٹ منڈی غلام محمد آباد، فیصل آباد میں صفائی و ستھرائی بہتر طریقہ سے ہو رہی ہے اور اس کو مزید بہتر کروانے کے لئے عملی اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

محکمہ زراعت، لاہور، شیخوپورہ اور اوکاڑہ، 2003 تا حال،
بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*6621 رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ زراعت لاہور، قصور، شیخوپورہ اور ضلع اوکاڑہ میں جنوری 2003 تا حال بھرتی ہونے والے افراد کے نام، ولدیت، پتاجات، تعلیمی قابلیت، تاریخ تقرری اور ڈومی سائل کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ سے متعلقہ جملہ تفصیلات اور کون کون سے اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے، مکمل تفصیلات مہیا کی جائیں؟

(ج) جن افراد کو قواعد و ضوابط میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان سے متعلقہ اتھارٹی کے متعلق تفصیلات مہیا کی جائیں؟

وزیر زراعت:

(الف) محکمہ زراعت لاہور، قصور، شیخوپورہ اور ضلع اوکاڑہ میں جنوری 2003 تا حال بھرتی ہونے والے افراد کی کل تعداد 538 ہے جن کی شعبہ وار تفصیل درج ذیل ہے:-

نام شعبہ	تعداد بھرتی افراد
شعبہ پلاننگ اینڈ ایوولیوشن سیل	2
شعبہ زرعی اطلاعات	2
شعبہ باغبانی	14
شعبہ تحقیق	26
شعبہ زرعی انجینئرنگ	21
شعبہ توسیع	43
شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس	32
شعبہ اصلاح آبپاشی	398
کل تعداد	538

ان تمام افراد کے نام، ولدیت، پتاجات، تعلیمی قابلیت، تاریخ تقرری اور ڈومی سائل کی شعبہ وار تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا۔ جملہ تفصیلات اور اخباری اشتہارات کی شعبہ وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کسی فرد کو قواعد وضوابط میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

محکمہ اصلاح آبپاشی دیپالپور و رینالہ خورد، ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی

*6678 محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیپال پور اور رینالہ خورد (ضلع اوکاڑہ) میں اصلاح آبپاشی کے دونوں دفاتر میں تقریباً 22۔افراد کام کر رہے ہیں اور ان کی تنخواہ کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے بجٹ بھی مختص کیا ہوا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان افراد کی تنخواہ کے لئے باقاعدہ منظوری فنانس ڈیپارٹمنٹ نے دینا ہے جو ابھی تک نہیں دی گئی۔ حکومت ان ملازمین کو تنخواہ کب تک دینے کا ارادہ رکھتی ہے، جو سال سے نہیں ملی ہے۔اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں، اگر ہاں تو کب تک، نیز ملازمین کی تفصیل بتائی جائے۔

وزیر زراعت:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں اصلاح آبپاشی کے دونوں دفاتر دیپالپور اور رینالہ خورد میں 18 افراد کام کر رہے ہیں اور ضلعی حکومت نے 39۔افراد کی تنخواہوں کے لئے باقاعدہ بجٹ مختص کر رکھا ہے۔

(ب) ضلعی حکومت اوکاڑہ نے دیپال پور اور رینالہ خورد میں اصلاح آبپاشی کے دفاتر کھولنے کے لئے کیس محکمہ زراعت کو بھجوایا جو کہ محکمہ زراعت نے قواعد وضوابط کے مطابق جانچا اور محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب کو یہ دفاتر کھولنے کی سفارش کے ساتھ بھجوا دیا۔ یہ کیس اس وقت محکمہ خزانہ میں زیر غور ہے اور محکمہ خزانہ کی منظوری کے بعد ضلعی حکومت اوکاڑہ مذکورہ افراد کو تنخواہوں کی ادائیگی کر دے گی۔

تفصیل ملازمین برائے دفتر اصلاح آبپاشی رینالہ خورد اور دیپال پور درج ذیل ہے:۔

دفتر دیپالپور

1۔ محمد سعید ولد محمد علی ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر

2۔ محمد یاسین ولد سردار محمد واٹر مینجمنٹ سپروائزر

3۔ محمد امجد ولد محمد اکرام واٹر مینجمنٹ سپر وائزر
4۔ شوکت جہانگیر ولد محمد ادریس سینئر کلرک
5۔ لیاقت بھٹی ولد محمد صدیق ٹریکٹر آپریٹر
6۔ ریاض احمد ولد علی محمد نائب قاصد
7۔ پیر بخش ولد محمد علی چوکیدار
8۔ محمد فیاض ولد جان محمد ڈرائیور

دفتر رینالہ خورد

1۔ گلزار احمد ولد غلام عباس ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر
2۔ محمد اقبال ولد غلام حسین واٹر مینجمنٹ آفیسر
3۔ محمد اسمٰعیل ولد محمد دین واٹر مینجمنٹ سپر وائزر
4۔ محمد سعید ولد خادم حسین سینئر کلرک
5۔ محمد اشرف ولد محمد حسین ٹریکٹر آپریٹر
6۔ اصغر بھٹی ولد محمد دین نائب قاصد
7۔ محمد بوٹا ولد محمد یوسف چوکیدار
8۔ محمد اکرم ولد بشیر احمد راڈ مین
9۔ محمد جمیل ولد مہر دین راڈ مین
10۔ لال دین ولد تاج دین ڈرائیور

شعبہ توسیع محکمہ زراعت، 2004 تا حال، بھرتی سے متعلقہ تفصیل

*6681 لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک محکمہ زراعت شعبہ توسیع میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، قابلیت، پتا جات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے، تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ بنانے کا طریق کار بیان فرمائیں؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے نیز رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) جن افراد کو وزیر متعلقہ اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(و) اگر مذکورہ بھرتی سے قبل اخبارات میں تشہیر ہوئی، تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے۔

وزیر زراعت:

(الف) محکمہ زراعت پنجاب (شعبہ توسیع) میں پہلے مرحلے (Phase-1) میں سکیل نمبر 1 تا10 تک 25 فیصد خالی اسامیوں پر بااختیار ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹیوں کے ذریعہ تقریباً تمام اضلاع میں میرٹ پر آنے والے امیدواروں کو 31۔دسمبر 2003 تک بھرتی کیا گیا۔ ان امیدواروں کی تعیناتی کی سفارشات حکومت پنجاب کے جاری کردہ ریکروٹمنٹ پالیسی بمطابق مراسلہ نمبر SOR-III(S&GAD)2-15/2003 مورخہ 03-05-05 کے تحت مرتب کیں اور کامیاب امیدواروں کے تقرری احکام بھی اسی پالیسی کے تحت جاری کئے۔ چند اضلاع میں اگرچہ ساری دفتری کارروائی دسمبر میں مکمل کی گئی تاہم تقرری احکامات یکم جنوری 2004 کے بعد جاری کئے۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔ جن اضلاع میں بھرتی کی گئی ان اضلاع کی میرٹ لسٹیں بالترتیب ضلع وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ میرٹ بنانے کا طریق کار حکومت کی وضع کردہ ہدایات نمبر SOR-III(S&GAD)2-15/2003 مورخہ 03-05-05 کے تحت اپنایا گیا۔ (نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اور تمام امیدواروں کو مطلوبہ تعلیمی قابلیت کے علاوہ اضافی تعلیمی قابلیت اور تجربہ وغیرہ کے اضافی نمبر دے کر میرٹ لسٹیں مرتب کی گئیں۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق معذور افراد کا 2 فیصد کوٹا اور حاضر سروس و ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے بچوں کے لئے 20 فیصد کوٹا کو دوران بھرتی ملحوظ خاطر رکھا گیا۔ تاہم دوران ملازمت وفات یا طبی لحاظ سے نااہل ہونے والے سرکاری ملازمین کے بچوں کو سکیل نمبر 1 تا 5

میں ملازمتیں دی گئیں۔ان کی تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جن اضلاع میں یکم جنوری 2004 تاحال بھرتی کی گئی ان اضلاع کے میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی بالترتیب ضلع وار ضمیمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یکم جنوری 2004 تاحال رولز میں نرمی کر کے کسی بھی اہلکار کو بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

(ہ) وزیر زراعت اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کی روشنی میں کسی بھی اہلکار کو بھرتی نہ کیا گیا ہے بلکہ تمام افراد کو میرٹ اور حکومت کے مقرر کردہ کوٹا کے تحت بھرتی کیا گیا ہے۔

(و) رولز کے مطابق بھرتی کو مزید شفاف اور میرٹ پر بنانے کے لئے قومی اخبارات روزنامہ "جنگ"، "نوائے وقت"، "خبریں"، "پاکستان"، "جذبہ"، "آواز" اور "اوصاف" وغیرہ میں باقاعدہ خالی اسامیوں کی تشہیر کی گئی تھی۔ان اخبارات میں چھپنے والے اشتہارات کی عکسی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

محکمہ زراعت شعبہ پسٹ وارننگ، 2004 تاحال، بھرتی سے متعلقہ تفصیل

*6684 چودھری محمد اشرف کمبوہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک محکمہ زراعت شعبہ پسٹ وارننگ میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، قابلیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے، تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ بنانے کا طریق کار بیان فرمائیں؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے نیز رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) جن افراد کو وزیر متعلقہ اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) اگر مذکورہ بھرتی سے قبل اخبارات میں تشہیر ہوئی، تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک محکمہ زراعت شعبہ پسٹ وارننگ میں کوئی بھرتی نہ کی گئی۔

(ب) چونکہ بھرتی نہ کی گئی اس لئے میرٹ لسٹ بھی نہیں بنی ہے۔

(ج) چونکہ بھرتی نہ کی گئی اس لئے میرٹ بنانے والے ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم نہیں کی جاسکتی۔

(د) چونکہ بھرتی نہ کی گئی اس لئے مزید تفصیلات پیش نہیں کی جاسکتیں۔

(ہ) چونکہ بھرتی نہ کی گئی اس لئے مزید تفصیلات پیش نہیں کی جاسکتیں۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن، 2004 تاحال، بھرتی سے متعلقہ تفصیل

*6685 چودھری محمد اشرف کمبوہ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک پنجاب سیڈ کارپوریشن محکمہ زراعت میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، قابلیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے، تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ بنانے کا طریق کار بیان فرمائیں؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے نیز رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) جن افراد کو وزیر متعلقہ اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) اگر مذکورہ بھرتی سے قبل اخبارات میں تشہیر ہوئی، توان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) مندرجہ ذیل جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے والد وفات پا چکے تھے، یا وہ پہلے سے کارپوریشن میں ملازم تھے، انہیں 17-A. Appointment and Conditions of Service Rules 1974 کے تحت رکھا گیا۔ دیگر کسی قسم کی کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

نمبر شمار	نام	ولدیت	عہدہ	قابلیت	پتاجات	ڈومیسائل
1-	سجاد احمد	ممتاز احمد	جونئیر کلرک	ایف اے	خانیوال	خانیوال
2-	عمران انجم	عبداللطیف	گریس مین			
3-	عباد محمد سرور	غلام سرور	جونئیر کلرک	میٹرک	لاہور	لاہور
4-	امیر امان اللہ	امان اللہ مسیح	نائب قاصد	میٹرک	ساہیوال	ساہیوال
5-	خضر حیات	ارشاد نبی	جونیئر کلرک	میٹرک	ساہیوال	ساہیوال

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

(ہ) متعلقہ نہ ہے۔

(و) متعلقہ نہ ہے۔

انجینئرنگ ونگ محکمہ زراعت، 2004 تاحال، بھرتی سے متعلقہ تفصیل

*6704 چودھری محمد اکرم گجر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک محکمہ زراعت انجینئرنگ ونگ میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی ہے تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟

(ہ) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت:

(الف) محکمہ زراعت انجینئرنگ ونگ میں جنوری 2004 سے آج تک کل 65 افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان میں سے 38 افراد کو بھرتی پالیسی 2003 کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا، 26 افراد کو پنجاب سول سرونٹس ایکٹ 1974 کی شق 17-A کے تحت طبی وجوہ کی بناء پر ریٹائرڈ اور دوران سروس فوت شدہ ملازمین کے بچوں کے طور پر بھرتی کیا گیا اور ایک فرد کو معذور افراد کے کوٹا کے تحت بھرتی کیا گیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 38 افراد کو حکومت کی بھرتی پالیسی 2003 میں وضع کردہ ضوابط کے تحت بھرتی کیا گیا۔ میرٹ لسٹ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔ فرد کو معذور افراد کے کوٹا میں بھرتی کیا گیا (سیریل 65) میرٹ لسٹ کی نقل (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 26 افراد کو (سیریل 39 تا 64) پنجاب سول سرونٹس ایکٹ 1974 کی شق 17-A کے تحت طبی وجوہ کی بناء پر ریٹائرڈ اور دوران سروس فوت شدہ ملازمین کے بچوں کے طور پر بھرتی کیا گیا۔ ان کے لئے میرٹ کی ضرورت نہ ہے اور دیگر شرائط کا اطلاق نہ ہوتا ہے۔

(ج) 38۔ افراد کو (سیریل 1 تا 38) بھرتی کرنے والی مختلف کمیٹیوں کی ہر دفتر کے لحاظ سے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ بھرتیاں باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کسی فرد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

شعبہ شماریات محکمہ زراعت، 2004 تا حال، بھرتی سے متعلقہ تفصیل

*6708 چودھری محمد اکرم گجر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک محکمہ زراعت شعبہ شماریات میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کرکے کی گئی ہے، تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟

(ہ) جن افراد کو رولز میں نرمی کرکے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت:

(الف) محکمہ زراعت کراپ رپورٹنگ سروس میں یکم جنوری 2004 سے آج تک بھرتی ہونے والے 154 افراد کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتاجات اور ڈومی سائل کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ تمام افراد کنٹریکٹ کی بنیاد پر مورخہ 30-06-06 تک کے لئے بھرتی کئے گئے۔

(ب) کراپ رپورٹنگ سروس محکمہ زراعت میں تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تھا۔ میرٹ لسٹ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ میرٹ بنانے کا طریق کار پنجاب گورنمنٹ ریکروٹمنٹ مروجہ میرٹ پالیسی کے مطابق تعلیمی قابلیت کے نمبر 80 اور انٹرویو کے نمبر 20 تھے۔ جن میں سے 10 نمبروں کا تحریری ٹیسٹ لیا گیا۔ کامیاب امیدواروں کا 10 نمبر کا انٹرویو لیا گیا۔

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل ضمیمہ (ج) میں درج ہے جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	تاریخ اشاعت	نام اخبار
1-	08-01-04	1۔نوائے وقت 2۔آواز
2-	09-03-04	1۔خبریں 2۔آواز

(ہ) کسی فرد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

صوبہ میں گندم، گنا اور مکئی کی فی ایکڑ پیداوار، اقسام، ریسرچ سنٹرز اور دیگر معلومات کی تفصیل

*6804 رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت گنے اور مکئی کی کون کون سی اقسام کاشت کی جاتی ہیں، ان کی فی ایکڑ پیداوار کیا ہے؟

(ب) صوبہ پنجاب میں گنے اور مکئی نیز گندم کے بارے کتنے ریسرچ سنٹرز قائم ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں نیز یہاں پر تعینات سکالرز / اہلکاران کے نام بیان فرمائیں؟

(ج) متذکرہ فصلوں کے کون کون سے بیج کن کن ممالک سے درآمد کئے جاتے ہیں کیا حکومت ان بیجوں پر subsidy دیتی ہے؟

(د) صوبہ بھر میں زراعت کے شعبے میں کتنے پی۔ایچ۔ڈی افراد ہیں اور سالانہ کتنے افراد پی۔ایچ۔ڈی شعبہ زراعت میں کر رہے ہیں نیز حکومت ان افراد کو کیا سہولیات مہیا کرتی ہے؟

وزیر زراعت:

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت گنے اور مکئی کی مندرجہ ذیل اقسام کاشت کی جاتی ہیں:۔

گنے اور مکئی کی کاشتہ اقسام

گنا کی اقسام

1-	سی او	1148	2-	سی او ایل	54
3-	سی او ایل	29	4-	سی او ایل	275
5-	سی او ایل	975	6-	بی ایل	4

7-	بی ایف	162	8-	پولڈا	
9-	سی پی	33-43	10-	ٹرائی ٹان	
11-	سی او جے	84	12-	ایس پی ایف	234
13-	سی پی	90	14-	سی او ایل	79

مکئی کی اقسام

ہائی بریڈ اقسام

1-	3335	2-	32 F 10
3-	33556	4-	34 N 43
5-	32 W 86	6-	3203 W
7-	6525	8-	میجک
9-	974 AW	10-	گاسٹ8288
11-	گاسٹ8362	12-	3062
13-	3012	14-	919
15-	پیسفک984	16-	پیسفک798

ترقی دادہ اقسام

1-	صدف	2-	گولڈن
3-	اگیتی 85	4-	ساہیوال2002
5-	اگیتی2002	6-	نیلم
7-	اکبر	8-	سلطان

ان فصلات کی فی ایکڑ اوسط پیداوار برائے سال 2000-1999 تا 04-2003 درج ذیل ہے:۔۔

فی ایکڑ پیداوار منوں میں

سال	گنا	مکئی
1999-2000	437	21.54
2000-01	471	20.40
2001-02	525	20.49
2002-03	489	22.82
2003-04	520	25.86

(ب) صوبہ پنجاب میں گنے کے چار اور مکئی کے سات نیز گندم کے دو ریسرچ سنٹرز قائم ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے، نیز یہاں پر تعینات سکالرز/اہلکاران کے نام منسلکہ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	نام ریسرچ سنٹر	تعداد سکالرز	تعداد اہلکاران
1-	شوگر کین ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد	26	76
2-	شوگر کین ریسرچ سب سٹیشن خان پور	2	4
3-	شوگر کین ریسرچ سب سٹیشن بہاول پور	1	4
4-	شوگر کین ریسرچ سب سٹیشن تریٹ مری	-	7
	میزان	29	91

مکئی

نمبر شمار	نام ریسرچ سنٹر	تعداد سکالرز	تعداد اہلکاران
1-	تحقیقاتی ادارہ مکئی، جوار، باجرہ یوسف والا ساہیوال	15	80
2-	مکئی سیڈ فارم چک نمبر 86/9-L ساہیوال	1	2
3-	مکئی سیڈ فارم چک نمبر 11/14-L اقبال نگر ساہیوال	1	9
4-	مکئی بریڈنگ سب سٹیشن چھرہ پانی، مری	1	5
5-	جوار ریسرچ سٹیشن، ڈیرہ غازی خان	1	2
6-	مکئی ریسرچ سٹیشن، فیصل آباد	5	15
7-	باجرہ ریسرچ سٹیشن، راولپنڈی	3	14
	میزان	27	127

گندم

نمبر شمار	نام ریسرچ سنٹر	تعداد سکالرز	تعداد اہلکاران
1-	ادارہ تحقیقات گندم، فیصل آباد	24	71
2-	سب سٹیشن تحقیقات گندم، مری	1	1
	میزان	25	72

(ج) صرف مکئی کی دوغلی اقسام (ہائی برڈ) کے بیج بین الاقوامی کمپنیاں امریکہ، فرانس و دیگر یورپی ممالک تھائی لینڈ، ملائیشیا اور انڈونیشیا وغیرہ سے درآمد کرتی ہیں۔ حکومت ان بیجوں کی درآمد پر کوئی subsidy نہ دیتی ہے۔

(د) صوبہ بھر میں محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع میں کل 18۔افراد پی ایچ ڈی ہیں جبکہ مزید 20۔افسران کو زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں پی ایچ ڈی کروانے کی سہولت دے رکھی ہے جبکہ شعبہ تحقیق میں 91 پی ایچ ڈی افراد خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ مزید سال 06-2005 میں 18۔افراد پی ایچ ڈی مکمل کریں گے۔ ہر تعلیمی سال کے شروع میں پی ایچ ڈی کے لئے دلچسپی رکھنے والے افسران سے درخواستیں وصول کی جاتی ہیں اور ان کے کاغذات کی مکمل جانچ پڑتال کے بعد تین سال کی تعلیمی رخصت مع پوری تنخواہ کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ پی ایچ ڈی مکمل کرنے والے افسران کو حکومت کی

طرف سے ماہانہ -/5000 روپے پی ایچ ڈی الاؤنس دیا جاتا ہے۔

جناب چیئر مین: تحاریک استحقاقات موجود نہیں ہیں، اس لئے اب تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ!

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب چیئر مین! زراعت کا محکمہ اس قدر اہم ہے لیکن لودھی صاحب نے تمام سوالات کو جس طریقے سے بلڈوز کیا ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! ہم اس پر بحث کے لئے ایک دن مقرر کریں گے۔ راجہ صاحب اور لودھی صاحب فیصلہ کر کے ایوان کو بتائیں کہ زراعت پر بحث کس دن رکھنی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئر مین! Coming week میں رکھ لیتے ہیں۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے کوئی تاریخ مقرر کر لیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

ایم پی اے صاحبان کو اپنی گاڑیوں سے نیلی ریوالونگ لائٹس اتارنے کا سرکولر جاری کیا جانا

میاں یاور زمان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، میاں یاور زمان!

میاں یاور زمان: جناب چیئر مین! مجھے کل سیکرٹری پنجاب اسمبلی کی طرف سے ایک چٹھی موصول ہوئی ہے۔ جس میں مجھے تنبیہہ کی گئی ہے کہ میں اپنی گاڑی سے بلیو ریوالونگ لائٹس اتار دوں جو کہ غیر قانونی ہے۔ اس کے ساتھ ایک عدد سرکولر ہوم ڈیپارٹمنٹ کا بھی لف ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا یہاں نمائندہ موجود ہوں۔ یہ پاکستان مسلم لیگ (نواز شریف) گورنمنٹ کا خاصہ رہا ہے کہ اس نے ملک سے وی آئی پی کلچر کا خاتمہ کیا، وی آئی پی لاؤنجز کو ختم کیا حتی کہ ایم این ایز اور ایم پی ایز کی نمبر پلیٹوں کو بھی انہوں نے غیر قانونی قرار دیا اور صوبائی وزراء اور مشیران کو قومی جھنڈے اپنی

گاڑیوں پر لہرانے سے بھی منع کیا۔ ہر خاص اور عام کے درمیان امتیاز ختم کرنے کی ہماری گورنمنٹ نے کوشش کی۔ اب جبکہ میں اپوزیشن کے اندر ہوں تو 23 اراکین صوبائی اسمبلی کا نام اس لسٹ کے اندر موجود ہے اور سر فہرست میرا نام ہے کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوں جو ان لائٹس کا استعمال کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا انتہائی افسوسناک اقدام ہے اور اس قسم کی کارروائیوں کے ذریعے وہ میری شہرت کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہماری ہی جماعت کے خواجہ سعد رفیق صاحب اور جناب زعیم قادری صاحب آج جیل کے اندر پڑے ہیں اور وہ اسی disinformation کی وجہ سے جیل کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جھوٹ کا پلندہ ہے اور سراسر غلط ہے۔ اس پر وزیر انچارج مجھے فوری طور پر جواب دیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون صاحب اس کا جواب دیں کہ یہ لیٹر جاری کیا گیا ہے، یہ کیوں جاری کیا گیا ہے؟ یا تو سب ایم پی ایز کو جاری ہوتا۔ یہ لیٹر اپوزیشن کو کیوں جاری کیا گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ صرف اپوزیشن کو ہی جاری نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین: یہ information سیکرٹری اسمبلی کو کس نے دی ہے کہ یہ لائٹس ان لوگوں نے لگائی ہوئی ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! اس میں ابتدائی طور پر بات یہ ہے کہ آپ کو یاد ہوگا کہ اسی معزز ایوان میں جب رانا آفتاب صاحب نے یہ پوائنٹ اٹھایا تھا کہ بعض لوگوں نے غیر قانونی طور پر جھنڈے لگائے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے اتفاق کیا تھا اور میں نے کہا تھا کہ یہ بات نہ صرف جھنڈوں تک محدود ہے بلکہ بعض لوگوں نے گاڑیوں پر بلیو ریوالونگ لائٹس بھی لگائی ہوئی ہیں۔ بعض لوگوں نے مجوزہ قانون سے انحراف کرتے ہوئے نمبر پلیٹس بھی لگائی ہوئی ہیں۔ بعض لوگوں نے کالے شیشے لگائے ہوئے ہیں۔ میری اس اسمبلی سٹیٹمنٹ کے بعد آئی جی پی آفس اور ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ہدایات جاری کی ہیں کہ جہاں کہیں خلاف ورزی ہو رہی ہے تو ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ یہ کسی ایک کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ ہدایت کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص بلیو ریوالونگ لائٹ لگاتا ہے تو وہ نہ لگائے اور اگر لگائی ہو تو اس کو اتروا دیا جائے۔ یہ نہ صرف ممبران اسمبلی تک ہے بلکہ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ ہائی کورٹ نے باقاعدہ اپنے جوڈیشل افسران کو بھی یہ ہدایات جاری کی ہیں کہ کوئی جوڈیشل افسر بھی بلیو ریوالونگ لائٹ نہ لگائے کیونکہ یہ صرف اور صرف پولیس کے لئے مختص ہے۔

جناب چیئرمین: یہ ہر ایم پی اے کو جانی چاہئے۔ انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ یہ کس نے کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اس کے بعد یہاں اسمبلی میں یہ بات دیکھی گئی ہے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کو باقاعدہ گاڑیوں کے نمبر دیئے گئے ہیں کہ ان ان گاڑیوں پر یہ لائٹس لگی ہوئی ہیں۔ یہ 23 کے قریب اراکین ہیں جن کی گاڑیوں کے نمبر بھی دیئے گئے ہیں۔ ان میں OKC-45 میاں یاور زمان صاحب کی گاڑی بتائی گئی ہے کہ اس پر بلیو ریوالونگ لائٹ لگی ہوئی ہے اور لکھا یہ گیا ہے کہ ان ممبران کو کہا جائے کہ مہربانی کر کے یہ لائٹس استعمال نہ کریں۔ ہم نے یہ request کی ہے۔ اگر اس میں ہم نے کوئی غلطی کی ہے تو آپ بتادیں۔ اگر معزز رکن کہتے ہیں کہ وہ استعمال نہیں کرتے تو ٹھیک ہے بات ختم ہو گئی۔ ہم نے اس میں کوئی قانونی کارروائی نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر! اگر کسی صاحب کو صرف یہی کہا جائے کہ نیلی ریوالونگ لائٹ خلاف قانون ہے۔ اس کو براہ مہربانی استعمال نہ کیا جائے۔ اگر یہ کہنا غلط ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس سے کسی ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ ہم نے تو ایک قانون کی بات کی ہے کہ فلاں گاڑی پر یہ لائٹ دیکھی گئی ہے۔ مہربانی کر کے اس کو استعمال نہ کریں۔ اگر استعمال نہیں کرتے تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگر یہ کرتے ہیں تو آئندہ نہ کریں تو ہم تب بھی ان کے شکر گزار ہیں۔ ہم نے تو یہ کہا ہے۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! اس میں ایک ضمنی سوال ہے کہ میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کی والدہ کے جنازے پر گیا تو سابق آئی جی کے ساتھ اسکواڈ چل رہی تھی۔ کیا سابق آئی جی کو اسکواڈ allowed ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میری گزارش یہ ہے کہ میں جس particular معاملے پر بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ اس کا جواب بھی کل تک لے آئیں۔ اگر آپ نے یہ لائٹ نہیں لگائی تو راجہ صاحب کے بیان کے بعد آپ کو stress نہیں کرنا چاہئے۔ اگر لگائی ہے تو فاضل ممبران سے میری درخواست ہے کہ وہ نہ لگائیں۔

میاں یاور زمان: اس میں میرا نام ہے۔

جناب چیئر مین: اور بھی کافی ممبران ہیں۔

میاں یاور زمان: میری بات سنیں۔ باقی سارے تو حکومتی بیڑے کے ہیں۔ میں تو اپوزیشن کا آدمی ہوں، میں تو نہیں لگاؤں گا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ درست نہیں ہے جس کی وجہ سے آج خواجہ سعد رفیق صاحب جیل میں پڑے ہیں، ہمارے زعیم قادری صاحب بھی جیل میں پڑے ہیں اور انہوں نے on the floor of the House قرآن اٹھا کر کہا ہے کہ جو الزامات مجھ پر لگائے گئے ہیں یہ جھوٹے ہیں۔ اب یہ ایک حوالدار کی بات کو درست مانتے ہیں لیکن ایک ایم این اے کی بات کو درست نہیں مانتے۔ ان بے چاروں کو بلاوجہ جیل میں ڈالا ہوا ہے یہ بھی اسی کی chain بنتی ہے۔ مجھے انہوں نے بلاوجہ پورے پنجاب کے اندر گھما دیا ہے کہ میں illegal بتیاں لگا رہا ہوں حالانکہ میں اس قسم کا بندہ نہیں ہوں۔

جناب چیئر مین: تشریف رکھیں۔ آپ کی بات سن لی ہے۔

ملک نذر فرید کھوکھر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، نذر فرید کھوکھر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب چیئر مین! ابھی یہاں پر جو فہرست پیش کی گئی ہے جو بتیاں لگاتے ہیں اس فہرست میں میرا ذکر بھی آیا ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے آج تک یہ نیلی بتی کبھی نہیں لگائی۔ البتہ ایک دفعہ دیوان اخلاق صاحب کی ان کے حلقے میں ڈکیتی ہوئی تھی، وہ رات کو گاڑی میں جا رہے تھے اور ان کی گاڑی کو روک کر ان کا اسلحہ بھی چھین لیا گیا اور ان سے رقم بھی چھین لی گئی تو اس ڈکیتی کے بعد دیوان صاحب نے کچھ دن اپنی گاڑی پر رات کے وقت نیلی بتی لگائی تھی۔ چونکہ وہ ڈاکو آج تک نہیں ملے یہ دو سال پہلے کی بات ہے تو انہوں نے اپنی گاڑی پر کچھ دن صرف رات کے وقت بتی لگائی ہے تو میں چونکہ ان کے ساتھ ہوتا ہوں، میری گاڑی کا نمبر بھی اس لئے دے دیا گیا۔ بہر حال اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے، جنہوں نے نام بھیجے ہیں اگر ان سے غلطی ہوئی ہے تو کوئی بات نہیں راجہ صاحب نے کہا ہے کہ اگر معزز ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ نہیں لگاتے تو وہ کہہ دیں کہ وہ نہیں لگاتے۔ میں ان کی بات کے جواب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میں بتی نہیں لگاتا۔ اگر کبھی میری گاڑی پر کوئی بتی لگی ہوئی نظر آ جائے تو جو سزا کسی بھی معزز ممبر کی ہو سکتی ہے وہ مجھے بھی دے دی جائے۔

محترمہ نشاط افزاء: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ بات کر لیں۔

محترمہ نشاط افزاء: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے راجہ بشارت صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ ہمیشہ فرماتے ہیں کہ ہم آہنی ہاتھوں سے اس قانون پر عملدرآمد کرائیں گے تو میری ان سے بڑی مؤدبانہ گزارش ہے کہ انہوں نے سارے ملک میں خاص طور پر پنجاب میں کھانوں پر پابندی لگائی ہوئی ہے لیکن آدھے پنجاب میں لوگ شادی پر مسلسل کھانے دے رہے ہیں۔ سب سے بڑی بات DHA کا علاقہ ان کی ناک کے نیچے ہے اور اس میں ایک کمیونٹی سنٹر مخصوص کر دیا گیا ہے جہاں پر مسلسل کھانے ہو رہے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ کمیونٹی سنٹر والے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے اوپر ان کا قانون لاگو نہیں ہے۔ لاء منسٹر صاحب توجہ فرمائیں کہ کمیونٹی سنٹر والوں سے دریافت کیا گیا کہ آپ یہاں کھانے کیوں دے رہے ہیں تو ان کا کہنا تھا کہ ہمارے اوپر پنجاب حکومت کا کوئی قانون لاگو نہیں ہے۔ میں آپ سے گزارش کر کے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کیا DHA کا علاقہ آپ کی حکومت سے باہر ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر کور کمانڈر کا حکم چلتا ہے۔ kindly آپ اس کی وضاحت پوچھیں کہ یہ کس طرح کا قانون ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ قانون بنا دیا گیا ہے، انشاء اللہ اس پر عملدرآمد ہو گا۔

محترمہ نشاط افزاء: وہاں پر کھانے مسلسل دیئے جا رہے ہیں، وہاں آپ کے آہنی ہاتھ کیوں نہیں چلتے؟

جناب چیئرمین: قانون بنا دیا ہے اس پر عملدرآمد ہو گا، کہیں بھی روٹی نہیں چلے گی۔

جناب محمد وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی۔

جناب محمد وقاص: جناب چیئرمین! میں راجہ بشارت صاحب کی توجہ چاہتا ہوں کہ ایک ستر سالہ بوڑھا جس کا نام انجینئر سلیم اللہ ہے، وہ دل کا مریض ہے اور اس وقت PIC میں زیر علاج ہے۔ جو لاہور میں ریلی ہوئی تھی اس کی وجہ سے انہیں 25۔ تاریخ کو پہلے ہی گرفتار کر لیا گیا تھا وہ جے یو پی اور متحدہ مجلس عمل کے ذمہ دار ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس وقت پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں زیر علاج ہیں اور زیر حراست بھی ہیں۔ کل جب مجھے اطلاع ملی تو انتہائی افسوس

ہوا کہ اس ستر سالہ بوڑھے کو PIC میں جس بستر پر لٹایا گیا ہے ان کی ٹانگ کو بیڑی لگائی گئی ہے کیا وہ اتنا خطرناک مجرم ہے کہ اس کو بیڑی لگانی پڑی کہ کہیں وہ فرار نہ ہو جائے تو میں محترم راجہ بشارت صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کو دیکھیں۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! آپ ذرا چیک کر کے بتائیں کہ کیا مسئلہ ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: وقاص صاحب! تشریف رکھیں۔ آج جمعہ کا دن ہے اور wind up کرنا ہے۔

جناب محمد وقاص: جناب چیئرمین! میری بات تو سن لیں۔

جناب چیئرمین: میں نے آپ کی بات سن لی ہے اور راجہ صاحب نے بھی سن لی ہے۔ انہوں نے آپ کی بات کا جواب جیب میں تو نہیں رکھا ہوا کہ فوراً جواب دے دیا جائے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

جناب محمد وقاص: جناب چیئرمین! مسئلہ یہ ہے کہ محترم وزیر اعلیٰ نے یہیں پر کہا تھا کہ وہ تمام اسیران کو رہا کریں گے تو کیا وہ ستر سالہ بوڑھا، بے شک اس نے جلوس نکالا ہو، بے شک اس نے اس کی قیادت کی ہو، اس کا جرم اتنا بڑا ہے کہ اس کی ٹانگ کو بیڑی لگائی گئی ہے۔ وہ دل کا مریض بھی ہے۔ پلیز اسے ذرا دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب اسے دیکھ لیں گے۔

محترمہ نشاط افزاء: جناب والا! میری بات کا جواب نہیں آیا۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: محترمہ! میں نے رولنگ دے دی ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 824 حاجی محمد اعجاز، ملک اصغر علی قیصر کی ہے۔

ستوکتلہ میں ڈاکوؤں کے ہاتھوں قتل ہونے والے ٹھیکیدار کی ایف آئی آر درج کرنے میں تاخیر

حاجی محمد اعجاز: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ

28-نومبر 2005 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت لاہور میں ڈکیتی، چوری کی وارداتوں کے دوران لاکھوں مالیت کی نقدی، زیورات، غیر ملکی کرنسی، موبائل فون چھیننے کی 15 وارداتیں ہوئیں۔ ڈکیتی کی ایک واردات کے دوران مزاحمت کرنے پر ایک ٹھیکیدار کو قتل کر دیا گیا۔ ستوکتلہ میں موٹر سائیکل سوار دو ڈاکوؤں نے کام کرنے والے ٹھیکیدار کو مزاحمت کرنے پر فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور گھر سے نقدی لوٹ کر فرار ہو گئے۔ جبکہ پولیس واردات کی FIR درج کرنے کی بجائے ابھی تک اس مسئلہ پر تحقیق کر رہی ہے کہ یہ ڈکیتی کی واردات ہے یا کہ قتل کی واردات۔ پولیس کی اس قسم کی غیر قانونی اور غیر اخلاقی حرکات مقدمات تاخیر سے درج کرنے میں رکاوٹ ہیں اور ان سے ملزمان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ بشارت صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب چیئرمین! معزز رکن نے 28۔نومبر کی ایک اخباری خبر کو بنیاد بنا کر کچھ وارداتوں کی نشاندہی کی ہے کہ اس دن لاہور میں کتنے واقعات ہوئے۔ اس دن کے واقعات کے متعلق محکمہ پولیس سے ڈکیتی اور چوری کے مقدمات کی رپورٹ مانگی گئی۔ پہلے محترم نے تھانہ شفیق آباد کی بات کی تھی تو وہاں ایک دفعہ 392 ت پ کا مقدمہ درج تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری ظہیر اور ثقلین صاحب! اگر باتیں کرنی ہیں تو باہر تشریف لے جائیں، باہر جا کر باتیں کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! پہلا مقدمہ تھانہ شفیق آباد میں درج ہوا ہے اور یہ تین چار چوری اور ڈکیتی کے مقدمات کے حوالے سے میں بات کرنا چاہتا ہوں اور میرے محترم بھائی نے نشاندہی یہ کی ہے کہ وارداتیں ہوئی ہیں لیکن ملزمان گرفتار نہیں ہوئے۔ اس میں تقریباً پانچ مقدمات چوری، ڈکیتی اور قتل کی وارداتوں کے ہوئے ہیں، پانچ میں سے چار کے ملزمان trace ہو چکے ہیں اور وہ گرفتار بھی ہو گئے ہیں اور ان کے خلاف چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ سب سے پہلے گزارش میں یہ کرنا چاہوں گا کہ ایک مقدمہ 392، (ت پ) 1031/2005 جو تھانہ شفیق آباد کا تھا اس میں ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ اسی طرح دفعہ (ت پ) 392 کا ایک اور مقدمہ نمبر 706/2005 میں بھی ملزمان کی گرفتاری کے لئے کوشش کی جا رہی ہے اس میں گرفتار نہیں ہوئے ہیں، اسی طرح 2005 کا مقدمہ نمبر 819 یہ بھی دفعہ

392 ت پ کا ہے اس میں ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں، مقدمہ نمبر 575 بھی دفعہ 379 (ت پ) کا مقدمہ ہے اس میں بھی ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس خبر کو آپ نے بنیاد بنا کر جس دن کی بات کی تھی اس دن جتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اس دن کے تقریباً 95 فیصد مقدمات ایسے ہیں کہ جن کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں، پولیس نے مقدمات بھی درج کئے ہیں، تفتیش بھی کی ہے اور باقاعدہ چوری شدہ سامان کو recover بھی کیا ہے اس لئے یہ تاثر قطعی طور پر غلط ہے کہ پولیس نے مقدمات درج کئے ہیں، چوروں کو گرفتار کیا ہے اور نہ ہی کوئی اور کارروائی کی ہے اگر اس کے علاوہ مزید کوئی specifically کسی مقدمہ کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کی خدمت میں وہ ریکارڈ دے سکتا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سو فیصد کلی طور پر کارروائی کی گئی بلکہ کوشش کی گئی ہے اور 95 فیصد مقدمات workout ہوئے ہیں۔ جتنی وارداتیں ہوئی ہیں ان پر مقدمات سو فیصد درج ہوئے ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاثر غلط تھا کہ پولیس نے مقدمے درج کئے ہیں اور نہ ہی ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب والا! راجہ صاحب نے بڑی ٹھیک بات کی ہے لیکن اس میں تھوڑی سی بات یہ ہے کہ روزانہ ڈکیتی کی وارداتیں ہو رہی ہیں، عورتوں سے پرس چھینے جا رہے ہیں۔ موبائل فون چھینے جا رہے ہیں۔ کل میرے ایک دوست کی بیٹی میڈیکل کالج میں ایک فنکشن کے لئے گئی تو وہ گیٹ سے باہر نکل کر اپنے باپ کا انتظار کر رہی تھی کہ میرا باپ آئے گا اور مجھے لے کر جائے گا۔ اس کے باپ کو تھوڑی دیر ہو گئی اس لڑکی نے اپنے باپ کو فون کیا۔ فون کرنے کے بعد اس نے اپنا ہاتھ نیچے کیا ایک اوباش نوجوان نے اس کا فون چھینا اور نو دو گیارہ ہو گیا۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس سے کہا جائے کہ وہ اس سلسلہ میں ایک تو مقدمات جلد درج کرے، دوسرا یہ جو ڈکیتی کی وارداتیں ہو رہی ہیں، خدا کے لئے ان پر توجہ دی جائے اور ان کو کنٹرول کیا جائے۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! پولیس کو احکامات جاری کریں کہ جہاں پر عورتوں نے جانا ہوتا ہے مثلاً انار کلی، لبرٹی وغیرہ وہاں پر پولیس کا گشت زیادہ کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے۔ جناب والا! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عام طور پر تاثر یہ ہوتا تھا کہ پولیس ڈکیتی کا مقدمہ درج نہیں کرتی بلکہ چوری کا مقدمہ درج کرتی ہے اسی لئے میں نے specifically جرم زیر دفعہ 392 (ت پ) کا عرض کیا تھا یعنی جو جرم ہوا ہے اسی کے تحت مقدمات بھی درج کئے گئے ہیں اور اس کو باقاعدہ بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے ٹرانسپورٹ منسٹر کی توجہ چاہتی ہوں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ٹرانسپورٹ کا محکمہ ان کی مرضی سے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! ابھی تحریک التوائے کار چل رہی ہیں اور اس میں آپ ٹرانسپورٹ کے محکمہ کا پوائنٹ آف آرڈر لے آئے ہیں۔ ایک دفعہ ان کو تو ختم کر لیں۔

جناب چیئرمین: وہ اپنے پرس چوری کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہی ہیں۔ ان کا پرس چوری ہوا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتی ہوں کہ لاقانونیت کا یہ عالم ہے کہ ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ میرے ہاتھ سے پرس چھینا گیا۔ میں نے ایس ایچ او سے شکایت کی تو ایس ایچ او نے کہا کہ اس نے کس رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے تو اس وقت یہ بھی پتا نہیں چلا کہ میرے ساتھ ہوا کیا ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ کپڑے کیسے پہنے تھے؟ ایس ایچ او نے کہا کہ وہ موٹا تھا یا پتلا؟ میں نے کہا کہ یہ تو آپ کو پتا ہوگا۔ رات کو آپ کے پاس آ کر جمع کرواتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ان کو علم ہے کہ ایم پی اے کے پاس زیادہ پیسے ہوتے ہیں۔ آپ پرس میں پیسے نہ رکھا کریں۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب چیئرمین! میں تو مزدور ہوں، پیدل جاتی ہوں۔ میں اپنے گھر کے پاس سے گزر رہی تھی کہ مجھ سے پرس چھین لیا گیا۔ ایک دفعہ میں اقبال ٹاؤن کے علاقے میں تھی اور مجھ سے پرس چھین لیا گیا۔ میں اپنی دوست کے گھر پیدل گئی اور اس سے پیسے لے کر اپنے گھر گئی۔ مقصد یہ ہے کہ پولیس جو گشت کرتی ہے انہیں ہدایت کی جائے کہ وہ ادھر ادھر اپنے علاقے میں دیکھا کریں کہ ہو کیا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 825 حاجی محمد اعجاز، ملک اصغر علی قیصر صاحب کی ہے۔

مانگا پنڈ لاہور میں کمسن بچی کے ساتھ زیادتی کے ملزم کی گرفتاری میں تاخیر

ملک اصغر علی قیصر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 28۔نومبر 2005 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق مانگا پنڈ لاہور میں ایک اوباش نوجوان اکبر نے آٹھ سالہ بچی کے ساتھ زبردستی کر ڈالی۔ ملزم فرار ہو گیا مقدمہ درج ہونے کے باوجود ابھی تک پولیس ملزم کو گرفتار نہیں کر سکی۔ کمسن بچیوں سے زبردستی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پولیس ملزمان کو گرفتار نہیں کرتی یا پھر بھاری رشوت نذرانہ وغیرہ لے کر چھوڑ دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے ملزمان ایسی وارداتیں کرتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ تحریک التوائے کار حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ یہ 28 تاریخ کی ایک اخباری خبر کو بنیاد بنا کر تحریک التوائے کار دی گئی اور اس میں کہا یہ گیا کہ پولیس نے ابھی تک مقدمہ درج نہیں کیا جبکہ 28 تاریخ کی اخبار میں یہ خبر آئی ہے اور مقدمہ 26 تاریخ کو درج ہو چکا تھا۔ اسی طرح یہاں پر کہا گیا ہے کہ مقدمہ درج ہونے کے باوجود پولیس نے ابھی تک ملزم گرفتار نہیں کیا۔ ملزم بھی گرفتار ہو چکا ہے اس کا چالان بھی مکمل ہو چکا ہے اور ملزم جوڈیشل حوالات میں ہے اور چالان عدالت میں پیش کیا جا چکا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ملزم بھی گرفتار ہے اور، پرچہ بھی درج ہے۔ اب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

ملک اصغر علی قیصر: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ ایک تو راجہ صاحب نے کہا ہے کہ میں نے یہ لکھا ہے کہ مقدمہ درج نہیں ہوا ہے۔ میری تحریک میں یہ بات موجود ہے کہ مقدمہ درج ہونے کے باوجود ملزم گرفتار نہیں ہوا۔ بہرحال اگر ملزم گرفتار ہو گیا تو یہ ایک اچھی بات ہے۔

جناب چیئرمین! کل بھی میری اسی طرح کی ایک تحریک تھی جس پر ایوان میں بحث ہوئی اور پھر جناب سپیکر نے کہا تھا کہ اس پر ایک مخصوص وقت مقرر کرتے ہیں۔ اس شہر میں واقعات بہت بڑھ رہے ہیں اس کے علاوہ میں نے کل کا اخبار پڑھا تو ایک واقعہ سبزہ زار کالونی کا تھا جس میں آٹھ سالہ بچی کے ساتھ اسی طرح زیادتی کی گئی۔ یہ بڑھتے ہوئے واقعات اس ایوان اور اس حکومت کے لئے alarming situation ہے کہ معصوم بچیوں کے ساتھ شہر کے مختلف کونوں میں جرائم ہو رہے ہیں۔ کل راجہ صاحب نے بھی کہا تھا کہ اس پر بحث کر لیتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس کے لئے وقت مخصوص کر کے announce کیا جائے تاکہ اس پر law and order کے دن کی بحث میں یا پھر علیحدہ طور پر صرف اسی issue پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین: فیصلہ کر کے ایوان کو بتا دیں گے اور بحث رکھیں گے۔ شکریہ۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

پنجاب پبلک سیفٹی کمیشن کی کمیٹی کا اجلاس نہ کیا جانا

چودھری زاہد پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

چودھری زاہد پرویز: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے راجہ بشارت صاحب کی توجہ چاہتا ہوں کہ 15-12-2005 کو پنجاب پبلک سیفٹی کمیشن کی کمیٹی بنی ہے۔ اس کا باقاعدہ نوٹیفکیشن ہو گیا ہے اس کا ایک ممبر میں ہوں اور ایک فرزانہ راجہ ہیں۔ قانون کی رو سے یا آئین کی رو سے ہر ماہ اس کی میٹنگ ہونا ضروری ہے لیکن تین ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک اس کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔ نہ تو اس کا کوئی سیکرٹریٹ ہے، آیا یہ کمیٹی چلنی ہے یا اس کو قائم ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیا جانا ہے۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! یہ کوئی سیفٹی کمیشن کے ممبر ہیں اس حوالے سے بات کر رہے ہیں کہ کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے چیک کر کے آپ کو بتا سکتا ہوں کہ اس کی constitution مکمل ہو چکی ہے یا نہیں لیکن ڈسٹرکٹس کی کمیٹیز مکمل کی جا رہی

ہیں اور جیسا کہ آپ کے نوٹس میں ہے کہ تمام ڈسٹرکٹس میں الیکشنز ہو رہے ہیں۔ اس دفعہ وہ constitutions مکمل ہو جائیں تو پھر اس کے اجلاس ہوا کریں گے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ حکومت نے دفعہ 144 پر دوبارہ ایک ماہ کے لئے extention کر دی ہے۔ ہمارے ملک کے آئین میں freedom of Assembly, Freedom of movement کی بات کی گئی ہے۔ ایسے کون سے برے حالات ہیں کہ باقی صوبوں میں دفعہ 144 نافذ نہیں ہے لیکن پنجاب میں نافذ ہے۔ پنجاب میں ہم نے پہلے ایک ماہ کے لئے نافذ کیا اور اب دوبارہ نافذ کر دیا ہے حالانکہ یہ معاملہ اضلاع کا ہوتا ہے لیکن پالیسی فیصلے حکومت پنجاب کرتی ہے۔ میں راجہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ کیا حکومت کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! یہ حکومت کی مرضی اور اس کا حق ہے، آپ تشریف رکھیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): نو، نو۔ اس کا کوئی right نہیں ہوتا۔۔۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! تشریف رکھیں۔

لیڈی ہیلتھ ورکروں کے مسائل کا ازالہ

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ میرے حلقے کے لئے لیڈی ہیلتھ ورکروں کا کوٹا nil ہے۔ میرے adjoining حلقے کے لئے 19/19 لیڈیز ہیلتھ ورکرز ہیں۔ میں نے محترم وزیر صحت صاحب سے کل یہ گزارش کی تھی اور اب میں یہ آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں جبکہ میں نے پچھلے اجلاس میں محترم راجہ بشارت صاحب کی توجہ بھی اس طرف دلائی تھی کہ باہر کچھ خواتین آئی ہوئی ہیں جنہیں overage قرار دیا گیا ہے۔ اس پر جناب نے بھی رولنگ دی تھی کہ ہاں ان کو relaxation دی

جائے گی اور وہ پہلے ہی گورنمنٹ کی سروس میں ہیں۔ بجائے اس کے ان کے grivances دور کئے جاتے، میرے حلقے کو nil کر دیا گیا ہے۔ یہ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ میرے adjoining حلقے میں 19 سیٹیں اور میرے حلقے میں زیرو۔ اس کا کوئی نہ کوئی جواب دیا جائے کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: وزیر صحت صاحب! ان کی بات کا مفصل جواب سوموار کو پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ایک بات اور یہاں پر بتانا چاہتا ہوں کہ لارنس گارڈن میں کسی قسم کی گاڑی اور موٹر سائیکل کی کوئی اجازت نہیں ہے۔ میری بات کا یقین کریں کہ معذور عورتیں جو بیچاری وہاں بیس بیس سال سے نماز پڑھ رہی ہیں۔ وہ بے چاری پتا نہیں کس مصیبت سے آتی ہیں لیکن محکمہ زراعت کے افسران کی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں اندر جاتی ہیں، میں نے لودھی صاحب سے ایک دن گزارش کی تھی کہ کم از کم معذور عورتوں کو جمعہ کی نماز کے لئے گاڑی پر اندر آنے دیں۔ انہیں اجازت نہیں ہے لیکن سرکاری افسران کی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں لارنس گارڈن میں دندناتی پھرتی ہیں۔ یا تو انہیں بھی بند کر دیں یا پھر کم از کم عورتوں کے لئے جمعہ کے لئے گاڑیوں کو اندر جانے کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! اس پر بھی سوموار کو جواب دے دیں گے کہ کیا ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! یہ محکمہ زراعت سے متعلق مسئلہ ہے اور محکمہ زراعت کی گاڑیاں ہیں اور لارنس گارڈن بھی محکمہ زراعت والوں کا ہے۔

جناب چیئرمین: لودھی صاحب! سوموار کو اس کا جواب لے آئیں جو بھی ہے۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا جائے گا)

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2006

MR CHAIRMAN: Now we take up the Provincial Motor Vehicle (Amendment) Bill 2006. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the Provincial Motor Vehicle (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into conisdertion at once.

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> that the Provincial Motor Vehicle (Amendment) 2006, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once.

There are three amendments in the motion. The first amendment is from Rana Aftab Ahmad Khan, Rana Sanaullah Khan, Mr. Samiullah Khan, Syed Nazim Hussain Shah, Malik Asghar Ali Qaiser, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi (Advocate), Raja Riaz Ahmad, Ch Zahid Pervaiz, Lala Shakeel ur Rehman(Advocate), Syed Hassan Murtaza Sheikh Ejaz Ahmad, Dr. Asad Ashraf, Mr Ehsan ul Haq Ahsan Naulatia, Babu Nafees Ahmad Ansari, Malik Muhammad Iqbal Channer, Sheikh Tanveer Ahmad, Mr Muhammad Ajasam Sharif, Mr Javed Hassan Gujjar, Rao Ejaz Ali Khan, Mr Muhammad Yar Mummunka, Ms Azma Zahid Bokhari, Mrs Faiza Ahmad, Mrs Farzana Raja, Mr Ejaz Ahmad Samma, Mr Tanvir Ashraf Kaira, Dr Asad Muazzam, Mirza Muhammad Afzal, Mr Ishtiaq Ahmad Mirza, Mr Amir Fida Piracha, Mr Tahir Akhtar Malik, Ch Asghar Ali Gujjar, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ehsanullah Waqas, Mr Muhammad Waqas, Ch Muhammad Shaukat, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Mr Arshad Mehmood Baggu, Mrs Tahira Munir and Ms Zaib un Nisa Qureshi Rana Aftab Ahmad Khan or any mover may.....

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! اس بل کی ضرورت کا ہمیں احساس ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس بل کا آنا اور اس قانون سازی کی بڑی ضرورت تھی۔ اس میں صرف ایک اعتراض ہے اور اس سے

پہلے کچھ دوستوں نے لاء منسٹر صاحب سے discuss کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر انہیں غور کرنا چاہئے اور جس طرح سے باقی ساری ترامیم پر consensus ہوا ہے تو اس کے متعلق اگر وہ تھوڑا سا غور فرما لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ کیا ہے؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! میں عرض کر دیتا ہوں کہ clause 4 ہے کہ:

> If the motorcycle is owned by the accused or any of his blood relations, the same shall not be released before or during the trial of the offence and may be forfeited at the time or conviction of the accused.

جناب چیئرمین! اب اس میں یہ ہے کہ ایک نوجوان غلطی سے یا سرکشی سے موٹر سائیکل لے کر روڈ پر آ کر ون ویلنگ کرتا ہے۔ ٹھیک ہے یہ legislation ضروری ہے۔ اس پر conviction ہونی چاہئے fine ہونا چاہئے لیکن بات یہ ہے کہ اگر اس کی موٹر سائیکل forfeit ہوتی ہے اور during trial اس نے release نہیں ہونا یا تو پھر ٹرائیل کی مدت مقرر کر دی جائے کہ within one month summary trial ہی ہونا ہے تا کہ within one month یا within two weeks اس کا trail conclude ہو جائے تو ٹھیک ہے اس کا فیصلہ ہو جائے۔ اگر conviction ہونی ہے تو وہ ہو جائے اور اگر وہ بری ہو تو اس کے ساتھ ہی موٹر سائیکل ریلیز ہو جائے لیکن یہاں پر ہمارے ملک میں trial تو دو دو سال مکمل نہیں ہوتا تو پھر in case کہ دو سال بعد وہ ملزم بے گناہ ثابت ہو جاتا ہے تو پھر دو سال میں تو اس کی موٹر سائیکل کا ایک پرزہ بھی اسے نہیں ملے گا بلکہ جہاں پر وہ بند ہو گا وہ کسی نہ کسی طرح تمام پرزہ جات کسی کے استعمال میں آ جائیں گے۔ اس میں ہمارا یہ concern ہے کہ لاء منسٹر صاحب اس کو یا تو delete کر دیں یا پھر اس کو modify کر دیں کہ trial سے پہلے اگر اس کو سپرداری پر دے دیا جائے اور اس کے بعد اگر conviction ہو تو چلو ٹھیک ہے for future ہو جائے۔ اگر ملزم بری ہو تو پھر اس کو اتنی سزا کیوں ملے یا پھر trial کا کوئی پیریڈ ہو کہ ایک ہفتہ، دو ہفتہ یا ایک ماہ میں ہو جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ لاء منسٹر سے پوچھ لیتے ہیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ رانا صاحب اور ہم اس پر بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ principally اس بات کو طے کر لیا جائے کہ بل کی باقی کلاز یا concept پر کوئی اعتراض نہیں ہے تو اس کو پیر تک pending فرمالیں۔ اس ایک کلاز کو jointly amend کر کے لے آتے ہیں اور سوموار کو پاس کر لیں۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب۔ ٹھیک ہے؟

رانا ثناء اللہ خان: ٹھیک ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! ہم نے یہ پرائیویٹ بل پیش کیا تھا تو حکومت نے کہا کہ ہم ون ویلنگ پر قانون لا رہے ہیں تو آپ ہمارے ساتھ coordinate کر لیں۔ مجھے اور احسان اللہ وقاص صاحب کو اس کمیٹی میں شامل کیا گیا۔ اس اسمبلی میں، میں ٹرانسپورٹ منسٹر اور ان کی منسٹری اور خصوصاً اُن کے سیکرٹری اور قانون سازی کے جتنے لوگ جن میں نقوی بھی ہیں، میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ کمیٹی میں اتنے اچھے طریقے سے اس بل کو thrash out کیا گیا، اتنے اچھے طریقے سے اس بل کو پیش کیا گیا اور سیکرٹری ٹرانسپورٹ، دوسرے لوگوں اور منسٹر صاحب نے اس طریقے سے بل پیش کیا اور میں ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ون ویلنگ کے تحت صرف لاہور میں پچھلے چار مہینوں میں 72 کے قریب teenagers نوجوانوں کی deaths ہوئی ہیں اور اسی طرح 79 کے قریب serious injuries ہوئی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ تو بات ہو گئی ہے۔ اب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! میرا مقصد یہ ہے کہ اس کو بڑے اچھے طریقے سے thrash out کیا گیا تھا۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس حد تک اس قانون پر فوری عملدرآمد ہونا چاہئے اور اس کو فوری نافذ ہونا چاہئے کیونکہ روز ایک دو اموات ہو رہی ہیں تو میں وزیر ٹرانسپورٹ رانا شمشاد احمد خان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ان کی منسٹری کو، ان کے سیکرٹری صاحب کو اور نقوی صاحب جن کا لاء ڈیپارٹمنٹ سے تعلق ہے۔ ہم سب نے بڑے اچھے طریقے سے کمیٹی میں بیٹھ

کر اس کو thrash out کیا تھا۔

جناب چیئر مین: جی! احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب چیئر مین! گزارش یہ ہے کہ اس پر جس پوائنٹ کے بارے میں رانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا ہے اسی پر کمیٹی کے اندر بھی میں نے resevation کا اظہار کیا تھا کہ پولیس کے پاس جو چیز چلی جاتی ہے وہ پھر واپس نہیں ملتی۔ گزشتہ دنوں میرے ایک دوست کی ڈکیتی میں موٹر سائیکل چھین لی گئی جو دو دن کے بعد برآمد ہو گئی اور اس کے بعد جب ہم موٹر سائیکل لینے گئے تو پولیس والوں نے اس کا انجن بھی اتار لیا ہوا تھا اور ٹینکی بھی اتار لی تھی۔ دوسری میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ ہم نے یہ amendment بھی دی ہے کہ اس کی اچھی طرح سے تشہیر کی جائے۔ اس کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ اس قانون کے لئے ٹی وی اور اخبارات کے ذریعے مؤثر تشہیر کا انتظام بھی کیا جائے۔ قانون بن جانے کے بعد پولیس والے دیہاڑیاں لگانا شروع کر دیں گے۔

جناب چیئر مین: شاہ صاحب! جو آپ نے فیصلہ کرنا ہے بیٹھ کر بات کر لینا۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب چیئر مین! میں نے amendment دی ہوئی ہے اس پر بھی میں درخواست کروں گا کہ یا لاء منسٹر یقین دہانی کرا دیں۔۔۔

جناب چیئر مین: میری بات سنیں، کسی اور ممبر کو بھی آپ بات کر لینے دیں۔ اسے پیر کو لے آئیں اس کو کر دیں گے، ٹھیک ہے۔ اب محترمہ نشاط افزا صاحبہ بات کر لیں اب میرے پاس ٹائم ہے۔ آپ اس وقت مجھ سے ناراض ہو رہی تھیں۔ آپ میری بڑی بہن ہیں، ہم آپ کا دل دکھانا نہیں چاہتے۔

محترمہ نشاط افزا: بہت شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں آپ کی بڑی ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ ہم یہاں پر اپنی کوئی ذاتی بات کرنے تو آتے نہیں ہیں ہم تو اپنی عوام کی بات یہاں کرتے ہیں۔ تو میں پھر آپ کی وساطت سے راجہ بشارت صاحب کی ہی۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! وہ بات سن لی تھی اور میں نے اس پر رولنگ دے دی تھی کہ آئندہ اس پابندی پر سختی سے عملدرآمد کریں گے۔ اگر کھانا پکے گا تو ہم جا کر اس کھانے کو اٹھا کر باہر پھینک دیں گے، تشریف رکھیں میری بہن۔

محترمہ نشاط افزا: جناب چیئر مین! میں ان کو کچھ اور بات کہنا چاہ رہی تھی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، کر لیں دو منٹ کے لئے کر لیں۔

محترمہ نشاط افزا: جناب چیئرمین! میں راجہ صاحب کی توجہ چاہتی ہوں۔ میری گزارش ہے کہ میں صرف اپنی بات نہیں کر رہی ہوں بلکہ یہ بات میں اپنے پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام کی آہ و بکا، ان کی درد بھری چیخ ان کی نذر کرنا چاہتی ہوں۔ پھر وہی بات کہ ”موضوع بہت پرانا ہے مگر سوال ایک نیا ہے۔“ میں ان سے گزارش یہ کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے شہنشاہ نما حکمران جن تک عوام کی رسائی نہیں ہو سکتی یہ اسمبلی ہی ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں سے اپوزیشن اپنے غریب عوام کی آواز ان کے کانوں تک پہنچاتی ہے تاکہ یہ سنیں، بے شک اس پر عملدرآمد ہماری کسی بات پر نہیں ہوتا۔ 8-مارچ کو اخبار میں شہ سرخیوں سے، یہ پرانی بات ہے مگر میرا سوال ان سے نیا ہے کہ 8-اکتوبر کو اخبار میں شہ سرخیوں سے بڑی نمایاں خبر لگی کہ وزیراعلیٰ صاحب نے پتنگ بازی پر پابندی عائد کر دی ہے اور اس کے نیچے راجہ بشارت صاحب کی چھوٹی شہ سرخی میں یہ خبر نمایاں طور پر لگی کہ "خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا۔"

جناب چیئرمین: جی، بی بی آپ کی بات سن لی ہے۔

محترمہ نشاط افزا: نہیں جناب والا! یہ میرے آٹھ کروڑ عوام کی بات ہے۔ یہ میرا سوال ہے جو میں ان سے پوچھنا چاہ رہی ہوں مگر جناب والی! اسی رات ان کے اپنے ہی شہر راولپنڈی میں اس پابندی کے باوجود ایک معصوم بچی کا قتل ہوا۔ میں ان سے صرف یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ یہ مجھے بتائیں کہ وزیراعلیٰ پنجاب کا جو حکم نامہ ہے اس کی دھجیاں کیونکر بکھیر دی جاتی ہیں۔ ان کے حکم نامے اور ان کے فیصلے کی تعمیل کیوں نہیں ہوتی؟ اور راجہ بشارت صاحب کے آہنی ہاتھ وہ سنگلاخ تاریں کس طرح کاٹ کر ان کو مفلوج بنا دیتی ہیں کہ وہ پتنگ بازیاں اور ہر غلط کام چلتا رہتا ہے۔ میں ان سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا ختم ہو گیا ہے اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 20-مارچ 2006 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔